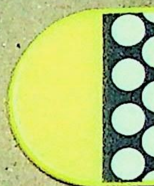


28

28


28;U

سنت مت کیٹیکزم

یعنی

سوال و جواب متعلقہ سنت مت

(در اصل سنت ہی سنت مت ہے اور یہی مالک کے ملنے کا سچا راستہ ہے)



مولفہ

سوامی شوگن چند ج

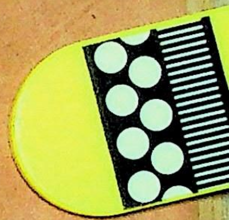
مہما کہی ہے اور

جینا چاہیے

مطبع مفید عام آگرہ میں چھپا

قیمت فی جلد ۴ر

طبع اول ۱۰۰۰ جلد



Presented by , R Ram

فہرست مضامین سنت مت کیٹیکزم

دیباچہ

١ - اس سنسار[٩١] مین جہان کوئی چیز استھر[٩٢] نہین ہے یعنی تمام کارخانہ متھیا، ناشمان - اور چھین ٩١ دنیا
چھین مین تبدیل ہوتا رہتا ہے عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ہر ایک جیو دُکھ سے بیزار اور سُکھ کا خواستگار ہے ٩٢ قایم
اور اگرچہ تمام جیو نہین جان سکتے کہ اصل سُکھ کیا ہے - اور اس وجہ سے اندریون[٩٣] کے وشیے[٩٤] بھوگنے ٩٣ حواس
کو ہی سکھ سمجھتے ہین - تاہم یہ تعجب ہے کہ حضرت انسان بھی جو وچار شکتی یعنے زیور عقل سے
آراستہ ہین - اونہین وشیون کے بھوگنے یا مان بڑائی وغیرہ مین مبتلا ہین - اور ان سُکھون کا ٩٤ خواہش
یہ حال ہے کہ یا تو میسر ہی نہین ہوتے - یا پورے میسر نہین ہوتے - اور اگر بالفرض پورے ٩٥ معمولی
بھی میسر ہو گئے تو اوہر ٹوٹ کے جاتے رہنے کا اندیشہ لگا رہتا ہے - اُدہر روزمرّہ بھوگنے سے وہ سُکھ
سامان[٩٥] ہو جاتے ہین - اور اون سے زیادہ سُکھ کی چاہ پیدا ہوتی ہے - اور اگر کوئی بیماری
یا مصیبت یا کسی قریبی رشتہ دار کی یا جس سے دل وابستہ ہو موت ہو گئی تو دفعتاً سارا سُکھ دُکھ ٩٦ شکل
روپ[٩٦] معلوم ہونے لگتا ہے -

٢ - غور کرنے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر سُکھ - آنند اور مزے - دنیا مین دکھائی دیتے
ہین - اون سب کا بھنڈار یعنی خزانہ ہماری روح مین موجود ہے - مثلاً جب ہم کوئی چیز کھاتے ہین ٩٧ بے حس حرکت
اوسکا مزہ زبان اندری کے وسیلہ سے معلوم ہوتا ہے - مگر زبان جڑ[٩٧] ہے اور صرف روح کا ایک

بیرونی اوزار ہے - جسکے اوپر بیٹھکر روح کی دہار ہر ایک خوردنی اشیاء کا ذائقہ چکھتی ہے - اسیطرح سب حواس ظاہری و باطنی یعنے باہر مکُھی و انتری اندریون کا حال سمجھنا چاہئیے - یعنی جس اندری (و نیز جس چیز یا بہوگ) کے مقام پر روح کی دہار موجود ہوتی ہے - وہان ہی اوس اندری کے وسیلہ سے اوسکے بھوگ یعنے لذت کی کیفیت معلوم ہوتی ہے - اگر روح کی دہار نہ آوے تو ہرگز مزہ معلوم نہین ہوسکتا - چنانچہ بحالت بیہوشی جب روح کی تمام دہارین اندرین کھینچی ہون - اگر کسی کی زبان یا کسی اور اندری پر کوئی چیز رکہو تو اوسکو کچھہ ذائقہ محسوس نہوگا -

٣ - بحالت خواب باوجود نہ موجود ہونے کسی باہر کے پدارتھہ یا اندریون کے روح اپنی دہارون اور انتری اندریون کے ذریعہ تمام بہوگ اور سکھہ حاصل کرتی ہے - اور اگر کوئی بیماری یا دیگر تکلیف ہمارے استھول شریر مین ہو اوسکی تکلیف بھی حالت خواب مین محسوس نہین ہوتی (سُشپن سکھوپت - یعنے نیند - گہری نیند - ان دونون حالتون کے وقت روح کی توجہ نیچے کے مقامات مین جاتی ہے اور اس وجہ سے یہ حالتین متہیا کہی ہین - اور ابھیاسی ان حالتون سے حتی الامکان دور رہتے ہین) پس اگر کسی جتن سے کوئی شخص جب اور جسقدر عرصہ تک چاہے - جاگرت مین خواب کی سی حالت پیدا کرسکے - تو جب تک وہ حالت رہیگی - جسطرح کا سُکھہ چاہے بہوگ سکتا ہے - اور تمام رنج و تکالیف دنیا سے بچ سکتا ہے -

٤ - اگر کوئی کسی جتن سے روح کے خاص مقام تک پہونچ جاوے تو بلا مدد کسی انتر مکُھی اندری وغیرہ کے اور بلا کسی محنت اور تکلیف کے - جب تک اوس مقام مین رہے - جو سکھہ چاہے بہت آسانی اور صفائی کے ساتھہ اور اعلی درجہ کا حاصل کرسکتا ہے - اور روح جس سورج (یعنے مالک کُل) کی ایک کرن یا جس سندھ کی ایک بوند ہے - اگر کسی جتن سے اوس سورج یا سندھ تک پہونچ جاوے تو جسقدر بے اندازہ اور دوامی سکُھہ حاصل ہونا ممکن ہے اوسکا اندازہ صرف انہوین کیا جاسکتا ہے

۵ - مذکورہ بالا دونون جتن حاصل کرنے کو ہی سچا پرمارتھ کہا جا سکتا ہے -

۶ - سنتون یعنی فقرائے کامل نے یہ دونون جتن اور انکے پہل بذریعہ سُرت شبد جوگ حاصل کئے ہین اور آچارج سنتون نے اونکو اپنی بانی ہین (گو عموماً معمون مین) ظاہر کیا ہے چنانچہ وہی ذکر نہایت ہی مختصر طور پر اور حتی المقدور نہایت عام فہم عبارت مین دوسنت مت کیٹیکزم یعنی سوال جواب - نام سے اس چھوٹے سے رسالہ مین مندرج ہے -

۷ - یہی دونون جتن ہین جنکے حاصل کرنے کے واسطے مین اپنے لڑکپن کی عمر سے عموماً وبعد ترک ملازمت قریب پانچ سال سے خصوصاً دل وجان سے کوشش کر رہا ہون - قریب قریب سارے ہندوستان مین پہرا سینکڑون ہزارون فقراو دیگر مشہور آدمیون سے ملا - مگر مطلب کا سہارا کہین نہ پایا - جو جانتے ہین (بلا ادھکاری) بتلاتے نہین اور چپ ہین - جو نہین جانتے ہین مثل ڈہول شور کرتے ہین - اور اونکے ست سنگ (در اصل کو سنگ) سے زیادہ بہرم وزیادہ مایوسی پیدا ہوتی ہے

۸ - مثل مشہور ہے "جوینده یابنده" - "جن کہوجا تن پائیا" آخر ایک مہاتماجی کا کنجاہ ضلع گجرات ملک پنجاب مین درشن ہوا - مگر یہ مہاراج جی ایسے اعلیٰ درجہ پر پہونچے ہوئے ہین اور اپنے مہا آنند مین ایسے محو ہین کہ ہمیشہ خاموش رہتے ہین - اور اگرچہ مہاراج جی موصوف کی کرپا درشٹی اور انتری توجہ سے مجھکو بے شمار فوائد حاصل ہوئے ہین تاہم جوگ جیسی سوکھشم ودیا بغیر کسیقدر باہر مکھی ست سنگ - بحث مباحثہ - پرشنوتر (سوال وجواب) وغیرہ کے حاصل نہین ہو سکتی اور بے شما بہرم وسنشے ہین کہ بلا مذکورہ بالا کارروائی کے شروع مین نوارن نہین ہو سکتے -

۹ - پچھلے سال کائستہ سوشل ریفارم کے تعلق کیوجہ سے میرا آگرہ جانا ہوا اور وہان راے سالگ رام صاحب بہادر کے درشن ہوئے - اور اونکے ست سنگ مین شریک ہونے کا موقع ملا اور اگرچہ جس چیز کی تلاش تہی یہان موجود پائی - تاہم بعض باہر مکھی باتون کو دیکھکر

اور بعض شُنیدہ باتون کیوجہ سے کسیقدر تامل ہوا اور اس وجہ سے کامل ایک سال تک جہان
جہان مین گیا - رائے صاحب کے مت[۵۱] کا جو حال دیکھا - سُنا - اور کتاب مین پڑہا تہا - مناسب ۵۱ مذہب
طور پر ظاہر کرکے - بلا پکش پات یعنی بلا رو و رعایت اپنی بُدہی[۵۲] انوسار دیگر متون سے مقابلہ کیا - اور اچہا پایا

۱۰ - شروع ماہ مئی سنہ ۱۸۹۰ع مین یکایک مجہکو لکہنو سے کنجاہ جانا ہوا اور وہان سے حکم ملا کہ ۵۲ عقل کے موافق
انتر ملکہہ برتی[۵۳] کرنی چاہیئے چنانچہ بہ تعمیل اوسکے کالستہ سوشل ریفارم سے قطع تعلق کر کے
کوہ ہمالیہ کی شاخ بھمبر کیطرف جسکو پیر پنجال بھی کہتے ہین روانہ ہوا - چند مقامات دامن ۵۳ دیکھو حوالہ ۵۸
پہاڑ کے طے کئے - مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ کوئی مقام قابل ابھیاس - یا کوئی سادہو
جس سے ضرورت کیوقت کچہہ مدد مل سکتی نہ دکہائی دیا -

۱۱ - ممکن تہا کہ کسی زیادہ اونچے مقام پر جانے سے کوئی عمدہ استہان اور کسی اچہے ابھیاسی کا
سہارا ملجاتا کہ اس عرصہ مین ایک روز بوقت دوپہر ایک پہاڑی ندی کے کنارہ پر بحالت دہیان
یہ پریرنا[۵۴] ہوئی کہ آگرہ جانا چاہیئے - ۵۴ ہدایت

۱۲ - اوس مقام سے مشہور شہر اکہنور متعلق ریاست جموں و کشمیر - قریب تہا - مین وہان گیا
اور اتفاق سے یا مسبب الاسباب کی کرنا[۵۵] سے پنڈت نندلال صاحب سکرٹری ۵۵ مہربانی
محکمہ جنگلات ریاست سے ملنا ہوگیا - پنڈت صاحب اور اونکے برادر رائے بہادر پنڈت رادہا کشن
صاحب گورنر جموں نے نہایت خاطر تواضع کی و کرایہ ریل وغیرہ بہی عنایت کیا - اور مین فوراً
بسواری ریل جموں سے روانہ ہوکر بتاریخ ۲۶ - جولائی سنہ ۱۸۹۰ع وقت ۱۲ بجے شب آگرہ پہونچا -

۱۳ - جو جو باتین متعلق ابھیاس[۵۶] یہان دنون مین معلوم ہوئین - شاید پہاڑون مین برسون مین ۵۶ شغل
بہی نہ معلوم ہوتین - اور جو چند باہر مکہی یا شنیدہ باتون کی وجہ سے تامل تہا وہ بہی بہت کچہہ رفع
ہوگیا - اور مجہکو کامل یقین ہے کہ اگر میری طرح جملہ سچے متلاشی اصحاب کو یہان کے مت کا حال

معلوم ہوجاوے تو وہ ضرور بالضرور اور فوراً اسمین شریک ہوکر فایدہ اوٹھاوین -

۱۴ - ملازمت سے مستعفی ہوکر ایک سال تک کُنجاہ مین مہاراج جی کے چرنون[51] مین رہنے کے بعد
(۵۱ قدمون) اکثر احباب مجھہ سے جوگ ابھیاس کی بابت کچھہ کچھہ دریافت کیا کرتے تھے - اسیطرح بوقت تعلقات
کائستھ سوشل ریفارم کے اکثر کائستھ سبھاؤن و معزز ارکین برادری مذہب (و نیز جوگ) کے
بارے مین - میرے خیالات معلوم کرنے چاہتے تھے! ایسے ہی گذشتہ مئی مین پہاڑون کیطرف
جانے کے وقت بہت سے نوجوان کائستھ صاحبان و دیگر اصحاب نے اپنے مذہبی خیالات خصوصاً
متعلق جوگ - ایک کتاب کی شکل مین تحریر کرنے کیواسطے مجھہ سے درخواست کی تھی - لیکن کُل امرِ
مرہون باوقات تھا اون موقعون پر اوّل[1] تو میری معلومات باقاعدہ اور مکمل نہ تھین - دویم[2] مجھکو خود
اون معلومات پر پورا بھروسہ نہ تھا - سویم[3] سوشل معاملات مین ہر وقت مصروفیت رہتی تھی - چہارم[4]
بعض دیگر وجوہات کے سبب بھی مذکورہ بالا درخواست کی تعمیل سے قاصر رہا -

۱۵ - آگرہ آنے اور رائے صاحب کے ست سنگ سے سابقہ معلومات کی بھی قدر ہوئی اور بہت سی
(۵۲ شک و شبہ) جدید باتین بھی معلوم ہوئین اور بہت سے بھرم و شکوک[52] دور ہوگئے - اسواسطے مناسب و ضروری
سمجھا کہ چند روز کیواسطے اپنا قدرے ہرج کرکے اور ابھیاس کو کسیقدر ملتوی کرکے مذکورہ بالا
(۵۳ لائق اصحاب) اصحاب و دیگر ادھکاری پرشون[53] کے نمت[54] یہ رسالہ لکھون -

(۵۴ واسطے) ۱۶ - انصاف پسند ناظرین خود اندازہ کرینگے کہ سنت مت کیسے وسیع اور قدرتی اصولون پر
مبنی ہے - اور عام طور پر ظاہر ہونے سے کیسے اعلیٰ درجہ کا اور عالمگیر مذہب ہوسکتا ہے - ہر ایک
موجودہ مذہب اور فرقہ کا آدمی - ہر ایک حصۂ دُنیا کا باشندہ - مرد - عورت - لڑکا - جوان - بڈھا -
اس سے یکسان فایدہ اوٹھا سکتا ہے - اور اسطرح اتفاق عام - برادرانہ برتاو - اخلاقی بزرگی اور
سچی روحانی آزادی اس دُنیا مین اور سچی سنجات آخرت مین سنت مت کے اصولون پر چلنے اور ہدایات

پر عمل کرنے سے میسر ہو سکتی ہے -

۱۷- ممکن ہے کہ کوئی **واچک گیانی** صاحب اپنی جبلی عادت کے موافق محض اپنی تھوتی علمی وعقلی دلائل سے (جیسا کہ آجکل عام دستور ہے) سنت مت کے اصول و فروعات مین اعتراض لفظی وظاہری پیدا کرین - سو انکی خدمت مین عرض ہے کہ سنتون نے برسون ابھیاس کر کے زندگی بھر نفس کشی کر کے - جیتے جی مر کے - دنیا سے موہنہ موڑ کے - مالک کے دربار مین رسائی حاصل کی ہے - اور راستہ کی منزلین اور وہانکی کیفیت اپنی آنکھون سے دیکھہ کے بیان کی ہے - پس معترض صاحب بھی جہان اُنھون نے دنیاوی علم و عقل حاصل کرنے کیواسطے برسون صرف کئے ہین - چند روز اپنی ہستی چند روزہ اور دنیا کی بے ثباتی اچھی طرح ذہن نشین کر کے - مالک کی قدرت کاملہ پر جسکے ذریعہ او سنے یہ دنیا بلکہ یہ برہمانڈ (جسمین چاند سورج وغیرہ کئی ستارے جو دنیا سے بدرجہا بڑے ہین شامل ہین) اور ایسے اننت یعنی بے شمار برہمانڈ رچے ہین اور اعلیٰ درجہ کے انتظام سے اونکی کارروائی نہایت ہی ٹھیک اور باقاعدہ چل رہی ہے - اور معترض صاحب کسی ذراسی کارروائی کی تہ کو بھی نہین پہونچ سکتے ہین - اوسکی قدرت کاملہ پر نظر ڈال کے - اس رسالہ کو غور سے پڑھ کے - ست گورو وقت یا اونکے ست سنگی یعنی شبد کے بھیدی سے اوپدیش لے کے دل کو دنیاوی خواہشون سے خالی کر کے - سچے شوق سے ابھیاس کرین - خود بخود اس مت کی بزرگی معلوم ہو گی - اور عین الیقین سے سب اعتراض رفع ہو جاوینگے - بقول ایک سنت مہاتما کے ++ اگر

سرت شبد کا ابھیاس بدھی پور ربک بن آوے تو من اور سرت نرمل ہو کر اور شبد کو پکڑ کے آکاش کے پرے جو گھٹ گھٹ مین دیا پک ہے - چڑھیگی - اور نو دوار اتھوا پنڈ دیس کو چھوڑ کر برہمانڈ یعنی تیر کُٹی مین پہونچے گی - اور وہان سے سُرت یعنی روح من سے الگ ہو کر آگے چلیگی - اور سُن اور مہا سن کے بلاس دیکھتی ہوئی اور ست لوک اور الکھہ لوک اور اگم لوک مین درشن ست پرش اور الکھہ پرش - اور اگم پرش کا کرتی ہوئی انامی پرش کے دیس مین پراپت ہو گی - اسی استھان سے

شغل

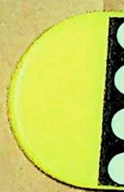
عمدہ طرح موجود یعنے جسم خاکی اس لفظ و دیگر اس قسم کے الفاظ کی پیکرام مین تشریح ہے

آدِ مین سُرت اوتری تھی - اور ترلوکی مین آکر کال کے جال مین پھنس گئی تھی - سو اوسی استھان مین پھر جا پہونچے گی ..... ابھیاسی کو شکتی اَوک لوک و برہم یا پر برہم پد - جینیون کا نِرِبان پد - عیسائیون کا روح القدس اور مقام خدا مسلمانون کا عالم ملکوت و جبروت - و لاہوت سن کے نیچے نیچے راستہ مین پڑینگے - یہ سب لیلا دیکھتی ہوئی سرت سنتون کے پرتاپ سے اپنے نج دیس کو پراپت ہوگی "-

۱۸ - بہر حال اصولون مین خواہ کسی کی نظر مین کچھ ظاہری اختلاف ہی کیون نہو - میرا تجربہ (گو وہ بہت تھوڑا ہے) اور پورا نشچا یہ ہے کہ عملی طور پر **سنت مت** نہایت سچا - سہل - سریع التاثیر - اور سمپورن سکھون کا سکھدایک ہے - اور اس واسطے مینے نہایت ہی جلدی مین فوراً اس رسالہ کو قلمبند کیا اور میری التجا ہے کہ اے سچے پرمارتھ کے کھوجیون! اے دنیا سے اوپرام چت والو! اے جوگ ابھیاس کے متلاشیو! اے سچے سکھ کے چاہنے والو! اس رسالہ کو غور سے پڑھو اور **سرت شبد جوگ** کا ابھیاس کر کے اپنی دلی مراد حاصل کرو -

سب جیون کا شبھ چنتک - شوگن -





*کیٹیکزِم یعنی سوال و جواب

سوال ۱۔ سنت مت کسکو کہتے ہین۔

جواب۔ سنت مت تمام روئے زمین کے مذہبون کا جوہر ہے۔ تمام علم حکمت کا سدہانت ہے جسکو سنتون یعنی فقراے کامل نے بے شمار تجربون اور ابھیاس کے بعد ظاہر کیا ہے۔ یہی مت ہے جسکے ذریعہ سچے مالک کی پہچان اور اوسکے راستہ اور منزلون کے بھید معلوم ہوکر سچی خوشی اور نجات حاصل ہوسکتی ہے۔ یہ مت اور اسکا ابھیاس خاص کر اون لوگون کے واسطے ہے۔ جنکو سچے مالک کے ملنے کی چاہ۔ اور اپنے جیو کے کلیان اور اودہار کی فکر ہے۔ دنیاوی خواہشون مان بڑائی چاہنے والون کے واسطے۔ و نیز جنہون نے مذہب کو اپنا روزگار بنا رکھا ہے۔ یا مذہبی بحث مباحثہ کو بطور دل بہلاؤ۔ یا تفریح طبع ایک شغل بنا رکھا ہے۔ یہ مت نہ فایدہ مند ہے۔ نہ اونکی سمجھ مین آویگا۔ سنتون نے اس مت کو **سُرت شبد جوگ** کہا ہے۔

سوال ۲۔ سُرت کسکو کہتے ہین۔

جواب۔ جیسے سنت مت تمام مذہبون کا جوہر ہے۔ ایسے ہی سُرت تمام جسم اور موجودات کا جوہر ہے اسی کو روح یا جیو آتما کہتے ہین۔ اسی کی طاقت سے کُل جسم۔ من۔ اندریان۔ وغیرہ اپنا اپنا کام کر رہے ہین۔ اسی مین تمام دُنیا کے علم و ہنر بھرے ہوئے ہین۔ جو جس طرف سچے دل سے اور محنت کر کے متوجہ ہوتا ہے وہ اوسیطرف سے بے شمار ادبہت (تعجب خیز) شکتیان حاصل کر کے اپنی دلی مراد پاتا ہے۔ جسم کے اندر روح کا اصلی مقام در ٹھہراؤ آنکھون کے پیچھے ہے۔ اور اسکا بھنڈار یا خزانہ آد شبد مین ہے۔

* Catechism

سوال ۳ - آدشبد کسکو کہتے ہین -

جواب - آدشبد کُل کا کرتا اور مالک ہے - اسی کو آدناد - ندا - انحد - آواز غیب - الہام
آکاش بانی وغیرہ کہتے ہین - ویدین شبد برہم کہا ہے - فارسی مین حکم الٰہی اور قدرت کُل کہا ہے
مذہب عیسائی مین لکہا ہے کہ آدمین کلام یعنے شبد تہا - شبد مالک کے ساتہہ تہا - اور شبد ہی
مالک تہا - شبد کی مہما سب مذہبون مین ہے - مگر اوسکا بہید کسی مذہب کے گرنتہون مین نہین ہے
سنتون نے شبدون کی تفصیل - اونکا بہید - اور اونکی مہما - کہین اشارہ مین - کہین مجمل طور پر اور کہین
صاف صاف اپنی بانی مین کہی ہے - اور اوسکا خلاصہ یہ ہے -

۱ - ست پُرش کا شبد - جسکو ست نام اور ست شبد بہی کہتے ہین - اور جسکی قدرت سے سوہنگ پُرش
پاربرہم - برہم - اور مایا پرگٹ ہوئے -

۲ - سوہنگ پُرش کا شبد -

۳ - پاربرہم کا شبد جسکی سہائتا سے تین لوک کی رچنا ٹھہری ہوئی ہے -

۴ - برہم شبد - جو کہ پرنو ہے - اور جس سے سوکشم یعنی برہمانڈی وید اور الیشری مایا پرگٹ ہوئے -

۵ - مایا اور برہم کا شبد - جس سے ترلوکی کی رچنا کا مصالح تیار ہوا -

مایا شبد کے نیچے ویراٹ پُرش کا شبد - اور جیو اور من کا شبد پرگٹ ہوا -

آجکل اوّل تو ابھیاس ہے ہی نہین - اور اگر کہین کہین ہے - تو نیچے کے شبدونکا - اکثر ابھیاسی
ویراٹ شبد کو ہی کرتا شبد مانتے ہین -

سوال ۴ - مذکورہ بالا گھٹ کے اندر کے شبد و بیکھری یعنی زبانی شبد مین کچھہ فرق ہی یا نہین

جواب - ہان فرق ہے - پہلا سوکشم اور دوسرا استھول شبد ہی - پہلے کو دہن آتمک اور
دوسرے کو برن آتمک کہتے ہین - پہلی آواز برہمانڈی یعنے آنکھون کے اوپر کے مقامات سے

ظاہر ہوتی ہے - دوسری آواز ناف کے مقام سے اوٹھتی ہے - اوس جگہہ اوسکا نام پرابانی ہے - پھر ہردے اور کنہٹہ مین ہوکر جہان اوسکو پشینتی اور مدہما کہتے ہین - زبان پر آتی ہے - اور اوسیکے وسیلہ سے تمام دُنیا کا انتظام ہو رہا ہے -

شبد ہی ہے کہ جسکو چاہے - ایک لمحہ مین ہنسا دے - یا رُلا دے - یا غصہ مین بھر دے - دوست و دشمن بنا دے - حاکم و محکوم بنا دے وغیرہ وغیرہ -

جبکہ اس شبد مین جو نیچے اور استھول یعنی کثیف مقامات سے پیدا ہوتا ہے - ایسی بڑی طاقت ہے تو اوس شبد مین جو اونچے اور سوکھشم یعنی لطیف مقامات سے ظاہر ہوتا ہے - ضرور زیادہ بڑی طاقت ہونی چاہیئے - چنانچہ وہی سوکھشم شبد تینون لوکون اور اون سے اوپر کے لوکون کی تمام کاروائی کر رہا ہے -

سوال ۵ - شبد کو آکاش کا گُن کہتے ہین اسکا کیا مطلب ہے -

جواب - اسکا یہ مطلب ہے کہ شبد آکاش کی جان ہے - گُن جوہر یعنی روح کو کہتے ہین - اور گُنی جسمین وہ گُن رہتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ شبد چدآکاش یعنی عرش کا چیتن کرنیوالا ہے -

سوال ۶ - اکثر مذہبون مین مالک کے نام کی بڑی مہما کہی ہے اور تاکید کی گئی ہے کہ اوسکا نام ہر وقت جپنا چاہیئے - کیا اوس نام اور شبد مین کچھہ تعلق ہے -

جواب - شبد ہی مالک کا اصلی نام ہے - اور اسکے جپنے سے یہ مراد ہے کہ ہر وقت اسکی دُہن کا خیال رکھنا چاہیئے رام رام - یا اللہ اللہ - یا اور کوئی اسی قسم کا نام زبان سے ہر وقت جپتے رہنا محض بے فایدہ ہے - یعنی اوس سے روح کا عروج نہوگا اور نہ سچی مکتی حاصل ہوگی - مفصل بھید ست گورو وقت سے معلوم ہو سکتا ہے -

سوال ۷ - سُرت اور شبد مین کیا تعلق ہے -

جواب - جیسا سمندر اور اوسکی لہرین - سورج اور اوسکی کرن ہین - سُرت جو مثل ایک بوند کے ہی
سندہ روپی شبد سے علیحدہ ہو کر کیچڑ روپی غلافون یا بندہنون مین لپٹ گئی ہے - سنت روپی لہر
جو ہر وقت سمندر سے نکلکر اوسمین پہر جاتی رہتی ہے - اس بوند کو اپنے ساتہہ لیجا کر غلافون یا بندہنون
سے چھٹکارا یعنی موکش دلا سکتی ہے -

سوال ٨ - بندہن و موکش کسکو کہتے ہین -

جواب - روح اپنی اصلی مقام سے اوتر کر تین گن[٩١] (ستوگن - رجوگن - تموگن) پانچ تت[٩٢] ٩١ صفت ثلاثہ
(اگنی - جل - پون - پرتہوی - آکاش) دس اندریون[٩٣] (پانچ گیان اندری[٩٤] یعنی آنکہہ - ناک ٩٢ عناصر
کان - زبان - تچا - اور پانچ کرم اندری یعنے ہاتہہ - پانون - موتہہ - لنگ - گدا) و انتہ کرن[٩٥] ٩٣ جوارح
(من - بدہ - چت - اہنکار) وغیرہ مین پہنس گئی ہے - اور اوسکے تعلقات شریر اور شریر کے ٩٤ حواس خمسہ ظاہری
سبندہی پدارتہون سے ایسے وابستہ ہو گئے ہین کہ اونسے علیحدہ ہونا ظاہرا بہت مشکل ہو گیا ہے -
ان تعلقات کو بندہن اور اونسے چہوٹنے کو موکش کہتے ہین - ٩٥ حواس خمسہ باطنی

سوال ٩ - بندہن کی قسم کئے ہین -

جواب - دو قسم کے - باہری و انتری - باہری بندہن - استری - پوتر - سبندہی[٩٦] - ٩٦ رشتہ دار
زر - زمین - جگت لاج[٩٧] - کل مریادا[٩٨] - وغیرہ - اور انتری بندہن - دیہہ[٩٩] - اندری - تت - انتہ کرن ٩٧ دنیا کی شہرت ٩٨ خاندانی رسوم
وغیرہ کے ساتہہ ہین -

سوال ١٠ - سُرت کا اصلی مقام یعنی بہنڈار کہان ہے - ٩٩ جسم

جواب - دیال دیس مین ہے - دیال دیس سے جیسے جیسے سُرت نیچے اوتری ہے - صفت ١٠٠ آمیزش
اور مایا کے ملونی[١٠٠] کے سبب سے درجات مقرر ہو گئے ہین - مثلاً سوکہشم یعنی لطیف - زیادہ لطیف - نہایت
لطیف - اور استھول یعنی کثیف - زیادہ کثیف - نہایت کثیف - اس دُنیا مین روح نہایت کثیف

خولون مین پوشیدہ ہوگئی ہے - اور یہ دُنیا دیال دیس سے تیسرے درجہ پر شمار کی گئی ہے -

سوال ۱۱ - تینون درجات آفرینش یعنی رچنا کا حال بتلاؤ -

جواب - اوّل دیال دیس جہان نرمل چیتن یعنی نور ہی نور ہے - دویم کال دیس - جہان کال یعنی برہمانڈی من اور نرمل مایا یعنی لطیف صفت کی روح کے ساتھ ملونی ہوئی ہے - سویم مایا دیس جہان پنڈی من یعنی جسمانی دل اور استھول مایا یعنی کثیف صفت کی روح کے ساتھ ملونی ہوئی ہے -

سوال ۱۲ - مایا کسکو کہتے ہین -

جواب - مایا اوس غبار کا نام ہے جو دیال دیس (ست لوک) کے نیچے چیتن پر غلاف ہو رہی ہے اور جیسے جیسے نیچے کیطرف اوس غبار کی آمد ہوئی ہے - ویسے ویسے وہ زیادہ استھول[۹۱] ہوتا گیا ہے اور اوسپر غلاف پر غلاف اور تہ پر تہ چڑہتے چلے گئے ہین - مایا چیتن کے ساتھ ایسی لپٹی ہوئی ہے جیسے جسم کے ساتھ میل - جب ابھیاس روپی جل (بلکہ صابن) سے یہ میل دور کیا جاویگا - تب اوسکا روپ بھی (کالا) دکھلائی دیگا - اوس سے نفرت بھی ہوگی - اور پھر وہ جسم سے نہین مل سکیگا

سوال ۱۳ - جسطرح سُرت نیچے اوتری معہ اوسکے مقامات تنزلی کے زیادہ تفصیل سے بیان کرو

جواب - سُرت یعنی روح کا اصلی[۹۲] مقام **انامی استھان** ہے - یہان کوئی ورلی ہی پہونچتے ہین اور اونکو پرم سنت کہتے ہین - اوس جگہہ سے ایک موج اوٹھی اور شبد روپ ہوکر نیچے اوتری اور دو مقام (الکھ - الکھہ) مین ہوکر **ست لوک** مین آئی - یہ استھان مہا پرکاشمان[۹۳] اور نرمل ہین اور محض روحانی یعنی چیتن ہی چیتن ہین - اس مقام یعنی ست لوک کے پہونچے ہوے کو سنت اور ست پرش کہتے ہین ان چارون مقام کو دیال دیس بھی کہتے ہین - اور مسلمان ست لوک کو **ہوت** کہتے ہین ست لوک سے دو مقام بھنور گپھا - مہا سُن چھوڑ کر **سُن** یعنی **دسوان دوار** ہے - یہان سے روح برہمانڈ اور پنڈ مین پہلے سنتون کا اتم پد - اور فقرا کا مقام **ہاہوت** یہی ہے

[۹۱] کثیف
[۹۲] خاص
[۹۳] نہایت روشن
اوصاف

اس جگہہ تک سُرت پانچ تت[۵۰] - وتین گن[۵۱][۵۲] - وکارن - سوکہشم - واستھول شریر سے علیحدہ ہے -
پُرش وپرکرتی کا ظہور اس جگہہ سے ہوا - اسکو پار برہم پد بھی کہتے ہین - اور اس مقام
پر پہونچے ہوے کو پورا سادہ کہتے ہین - سُن تُن سے نیچے ترکُٹی ہے جسکو گگن بھی کہتے ہین -
اسی کو برہم - پرنو - اور اوم کہتے ہین - اور مسلمانون نے اسکو عرش عظیم اور عالم لاہوت
کہا ہے - یہان سے مہا سوکہشم تین گن - پانچ تت - اور وید آدک آسمانی کتاب کی آواز - اور کُل
رچنا[۵۳] کا سوکہشم مصالح اور مایا پرگٹ[۵۴] ہوئی - اس استھان[۵۵] کو مہا آکاش بھی کہتے ہین اور استھان
کے مالک کو برہم اور سنت برہمانڈی من اور مسلمان خدائے عظیم کہتے ہین - اسکے نیچے
سہس دل کنول ہے - اوسکو جوت نرنجن - شِو شکتی - وغیرہ بھی کہتے ہین - اور سنت مت
مین یہانسے ہی سادہنا[۵۶] شروع کرائی جاتی ہے - اسی کو سنت نیچ من کہتے ہین اسی استھان
سے سوکہشم تت (شبد - سپرش - روپ - رس - گندھ) اور اوسکے پیچھے استھول تت (آکاش
پون - اگنی - جل - پرتھوی) اور اندریان - پران - پرکرتیان - پرگٹ ہوئین - اسی استھان
کا پرتی بمب یعنی عکس یا سایہ پہلے نقطۂ سویدا یعنی تیسرے تل مین جو آنکھون کے پیچھے مدھ[۵۷] مین
ہے - اور پہر دونو آنکھون مین اوسکی دہار آکر ٹھہری ہوئی ہے - اور اسی استھان یعنی سہس دل
کنول سے چید آکاش[۵۸] یعنی چیتن آکاش جسکو بعض گیانی برہم کہتے ہین تمام نپڈ یعنی دیہہ مین اور
کُل رچنا مین جو اس مقام سے نیچے ہے پہیلا ہوا ہے - اور اسی کو بیاپک چیتن کہتے ہین -
یہانتک تفصیل درجات علوی یعنی آسمانی ختم ہوئی - اسکے نیچے چہہ استھان (کہٹ چکر)
نپڈ مین انکے عکس ہین اور اونکو مقامات سفلی کہتے ہین - پہلا چکر دو آنکھون کے پیچھے ہے - جہان
سُرت یعنی روح کا ٹھہراؤ ہے - دوسرا چکر مقام کنٹھہ یعنی گلے مین ہے - اس جگہہ سُپنے کی رچنا
جیو آتما لنگ شریر کی مدد سے پیدا کرتا ہے - پران کا استھان یہی ہے - تیسرا چکر ہردے مین ہے

[۵۰] اربعہ عناصر
[۵۱] معہ پانچوین عنصر آکاش
[۵۲] صفت ثلاثہ
[۵۳] آفرینش
[۵۴] ظاہر
[۵۵] مقام
[۵۶] شغل
[۵۷] وسط
[۵۸] عرش

اور دل یعنی نیڈی من کا بھی استھان ہے - سنکلپ وکلپ اسی جگہہ سے پیدا ہوتے ہین - خوشی رنج - آس یاس - خوف بے خوفی - سکھہ دکھہ - وغیرہ کا اثر اسی استھان پر ہوتا ہے - چوتھا چکر نابھہ کنول ہے اور استھول پون کا بھی بھنڈار ہے - پانچوان اندری چکر اسی استھان سے پیدایش استھول شریر کی ہے - چھٹا گداچکر ہے - یہ چکر ناف کیطرف سے پرانون کو کھینچکر نیچے کے جسم یعنے ٹانگون - پانون - وغیرہ کو طاقت دیتا ہے -

یہ سب مقامات علوی وسفلی اندر مین ہین - درجات سفلی آنکھون کے نیچے تک ختم ہوتے ہین اسواسطے پنڈ کی حد آنکھون تک ہے - اور اسی سبب اسکو نودوار کا پسار ابھی کہتے ہین آنکھون کے اوپر سہس دل کنول کے میدان سے برہمانڈ کی شروعات ہوتی ہے - اور دسوین دوار تک ختم ہوجاتی ہے اور وہی پار برہم کہلاتا ہے - اور مہا سن کے میدان کے پرے دیال دیس ہے -

سوال ۱۴ - بارہ کنول کیا ہین - انکا نام - قسم - اور مقام تفصیل کے ساتھہ تبلاؤ -

جواب - مذکورہ بالا علوی وسفلی مقامات کو ہی بارہ کنول کہتے ہین اور اونکی شمار نیچے سے ہوتی ہے - اونکے نام - قسم - اور مقام کی یہ تفصیل ہے -

۱ - گداچکر ... چار دل کا کنول .... گنیش یعنی اندریون کے مالک کا باسا - چونکہ اگلے زمانہ مین جوگ ابھیاس اسی جگہہ سے شروع کرایا جاتا تھا - اس وجہ سے جوگیون کی دیکھا دیکھی اکثر گرہستی بھی ہر ایک کام کے آغاز مین گنیش جی کی پوجا کرتے ہین -

پنڈی عالم سفلی — یعنی تین دیوتا

۲ - اندری کنول .... چھہ دل کا — برہما یعنی قوت پیدایش کا باسا -

۳ - نابھی کنول .... آٹھہ دل کا — وشنو یعنے قوت پرورش کا باسا -

۴ - ہردے کنول .... بارہ دل کا — مہادیو یعنے قوت فنا کا باسا -

۵ - کنٹھہ چکر ...... سولہ دل کا .... درگا یعنی قوت اچھا (خواہش) کا باسا

۶ - تیسرا تل یا نیتر جسکو شب نیتر - شام سیت وغیرہ نام بھی کہتے ہین } دو دل کا - یہین تک عالم ناسوت ہین - داخل ہین - { سرت یعنے جیو آتما کا باسا - شروع مین اس جگہہ سرت کو سمیٹنا چاہیئے - اس مقام کے ساتھہ انتہہ کرن کی ڈور لگی ہوئی ہے - اور انتہہ کرن کے ساتھہ دسون اندریون وغیرہ کی -

۷ - سہس دل کنول یا سیت شام - مسلمان اسکو جبروت کہتے ہین - } آٹھہ دل کا .... جوت نرنجن کا باسا - یہان سے وہ آواز آسمانی نکلتی ہین - یعنی شبد پرگٹ ہوتا ہے - اوسکو پکڑ کر سرت اوپر کو چڑہتی ہے -

۸ - ترکٹی - لاہوت ... چار دل کا .... اوم کا باسا - یہ ترکٹی سنتون کی ہے جو گیشرونکی ترکٹی نہین ہے - اِسکو ہنس مکھی کہتے ہین -

۹ - سن یا دسوان دوار - ایک دل کا .... پاربرہم کا باسا -

مسلمان اسکو ہاہوت کہتے ہین

۱۰ - مہا سن ..... میدان .... چار شبد اور پانچ مقام گپت ہین -

۱۱ - بہنور گپھا ..... مسلمان اسکو ہوت الہوت کہتے ہین ... سوہنگ پرش کا باسا - یہ سوہنگ سوانسا سوہنگ نہین ہے -

۱۲ - ست لوک .... مسلمان اسکو ہوت کہتے ہین ... ست پرش کا باسا - اسکے اوپر تین مقام اور ہین - مگر سنتون نے اونکو پرگٹ کر کے نہین بیان کیا - اب ہوجہ سے اس زمانہ مین اُنکو صاف صاف وضح کیا ہے

سوال ١٥ - دَل کسکو کہتے ہین -

جواب - برتیون اور دہارون کو - یعنی سفلی مقامات کے دلون کو برتیان کہتے ہین اور علوی مقامات
کے دلون کو دہار ین -

سوال ١٦ - جب یہ تمام مقامات انتر مین ہین تو انکا تعلق استہول شریر سے کسطرح کا ہے -

جواب - جسم تین قسم کا ہے - استہول - سوکشم - کارن - استہول جو دکھلائی دیتا ہے یہ سُرت یا
جیوآتما کا ایک ظاہری لباس اور اوزار ہے - اور اسکا تعلق صرف جاگرت اوستھا مین ہے - اور اسکے
٩١ سطو
متعلق سکھہ دکہہ وغیرہ صرف جاگرت مین پرتیت ہوتے ہین - اسیطرح سوکشم شریر کا تعلق صرف
سپن اوستھا سے اور کارن کا سکھوپت سے ہے گویا یہ تین غلاف روح کے اوپر چڑہے ہوئے
ہین - یا یون سمجھنا چاہیے کہ روح ایک چیتن شکتی بے شمار دہارون والی ہے - وہ دہارین پہلے خالص
٩٢ شکل
نور تہین - درجہ بدرجہ ملونی ہوئی - اور جیسے جیسے ملونی ہوتی گئی ویسے ویسے آکار بنا شروع ہوا -
اور وہ دہارین درجہ بدرجہ استہول ہوتی چلی گئین - یہانتک کہ ہمارے استہول شریر مین
رگ - رس - رکت - پیپ - استہے - آدک یعنی ناڑی - پانی - خون - پیپ - ہڈی وغیرہ کی
شکل مین دکھلائی دیتی ہین -

٩٣ مثال
سوال ١٧ - اس بات کو درشٹانت سے سمجھاؤ -

جواب - سُرت یعنی روح کی برابر سوکشم یا اوسکی سی طاقت وفضیلت والی کوئی چیز نہین ہے -
تاہم صرف سمجھہ مین آنے کیواسطے پانی کا درشٹانت دیا جاتا ہے پس درشٹانت کا صرف ایک
٩٤ حصہ
انگ لینا چاہیے - پانی پہلے نہایت ہی سوکشم ہلکا روپ تہا - پہر گیس روپ ہوا - پہر بادل و بخارات
٩٥ زمین
بنا - اور بارش کے ذریعہ پرتہوی پر آکر استہول روپ ہوگیا - بعض جگہہ کیچڑ وغیرہ مین ملکر نہایت
کثیف ہوگیا اور بعض جگہہ سردی کے سبب برف بنکر بالکل بے حس وحرکت ہوگیا - اور عموماً برف سے

بادل تک مختلف شکلین بدلکر اور مختلف طاقتین حاصل کر کے کبھی روپ الا اور کبھی اروپ ہوجاتا ہے لیکن جب گیس یا اوس سے زیادہ باریک ہوجاتا ہے - تو نہایت ہی طاقتور ہوکر سورج مین جا ملتا ہے اور دور تسلسل سے نجات پاتا ہے - اسیطرح روح کا کوئی روپ نہین ہے - مگر ملونی ہوتے ہوتے اون ملونیون کا روپ دکہائی دیتا ہے - اور جسقدر زیادہ ملونی ہوتی جاتی ہے - روح کی طاقت اون ملونیون مین جذب یا پوشیدہ ہوتی جاتی ہے - اور جسوقت روح ان ملونیون کے خولون سے پریت چہوڑکر شبد مین پریم پورنک جوڑیگی - تو ہمین مثل اوس اگنی کے - جسکے اوپر سے راکہہ ہٹادیجاتی ہے ایسی طاقت پیدا ہوگی - جسکے ذریعہ - جڑ چیتن کی گانٹہہ کہولکر اور برہمانڈ کو چہوڑکر ست لوک اور انامی استھان مین جا پہونچے گی اور اوسوقت آواگون سے نجات پاویگی -

سوال ۱۸ - جڑ چیتن کی گانٹہہ کسکو کہتے ہین -

جواب - من - اندریان - دیہہ - وجملہ سنسارک پدارتہہ و بہوگ وغیرہ جڑ ہین - اور سرت یعنے روح چیتن ہے - مقام ترکٹی مین انکی ملونی شروع ہوئی ہے - اوسی مقام تک مایا کا اثر ہے اور اوسی جگہہ جڑ چیتن کی گانٹہہ شروع مین بندہی ہے - اوس جگہہ سرت کو - جن مقامات مین ہوکر سرت نیچے اوتری ہے - اونہین مقامات مین درجہ بدرجہ بذریعہ ابھیاس اوپر کیطرف کہینچکر لیجانے سے ترکٹی مین جڑ چیتن کی گانٹہہ کہل جاویگی - یعنی جڑ پدارتہہ اوسی جگہہ رہجاوینگے - وہان سے آگے نہین جاسکتے ہین -

سوال ۱۹ - سارے برہمانڈ کا ہمارے شریر سے تعلق بلکہ اوسمین موجود ہونا کسطرح ممکن ہے -

جواب - اگرچہ برہمانڈ کے مقامات نہایت بڑے ہین اور بہت دور و دراز فاصلہ پر واقع ہین تاہم (مثل تار برقی کے) اونکی ڈوری ہمارے انتر مین لگی ہوئی ہین - جب سرت شبد جوگ ابھیاس کرنے سے روح سارے جسم سے سمٹ کر - اوپر کے مقامات جسم مین چڑہ جاویگی - تو جب اور جسقدر دیر تک

شوق ۵

شغل ۵

چڑہی رہیگی اون مقامات اصلی کی سیر کرتی رہیگی - کیونکہ ہمارے انترین جو مقامات ہین اونکا سلسلہ باہر کے مقامات سے لگا ہوا ہے اور جو دہارین آتی جاتی ہین وہ بطور دوربین کے ہین جنکے ذریعہ ہم اون دور و دراز مقامات کو دیکھہ سکتے ہین - یا ہماری آنکھہ سے اوپر کا حصہ بطور ایک *ہیلیوگراف کے ہے جسمین تمام برہمانڈ کے مقامات اصلی کی ڈورین لگی ہوئی ہین - ذرا ہلایا - اور جس مقام کو چاہا دیکھہ لیا اور وہان کا آنند لے لیا - اور وہان کے مالک کا درشن کر لیا - اسی طرح آنکھہ کے مقام سے تمام باہر کے رچنا کے ساتھہ مثل سورج و چاند و ستارہ وغیرہ جو بہت بڑے بڑے ہین کرنون کے ڈوریان لگی ہوئی ہین جسکے ذریعہ ہم اون ستارون کو دیکھتے ہین -

سوال ۲۰ - مالک کو سرب دیاپک کہتے ہین - پس وسکے رہنے کے خاص مقامات کیس طرح ہو سکتے ہین -

جواب - مالک سرب دیاپک بھی ہے اور خاص مقامات مین بہی ہے - یعنی اوسکے وشیش وسامان روپ کا بہید ہے - جیسے سورج ایک دیسی ہے اور اپنے منڈل مین سرب دیسی بھی ہے - یعنی اوسکی شعاع اوس منڈل مین سب جگہہ موجود ہے -

سوال ۲۱ - روح کو ابھیاس کرکے اوپر چڑہانے سے کیا فایدہ ہوتا ہے -

جواب - اول تو روح مین اون مقامات کے سے عمدہ اثر پیدا ہو جاتے ہین - دویم جسوقت روح شریر کو چھوڑیگی فوراً اون مقامات مین پہونچے گی - اور موافق اوس مقام کے جہان وہ پہونچے زیادہ عرصہ تک اور بہت مستقل سرور حاصل کریگی - اور کام آوک و کارونکی بس مین نہ آویگی اور جب ست لوک مین پہونچ جاویگی تب آواگون قطعی دور ہو جاویگا اور امر اجر ہو جاوے گی اور سرور اور آنند دایمی حاصل ہو جاویگا -

سوال ۲۲ - کیا ثبوت ہے کہ اوپر کے مقامات زیادہ عمدہ - دیرپا - اور سکھدایک ہین -

*Heliograph

جواب - جسقدر جہان چیتن شکتی زیادہ ہے - وہان اوسیقدر زیادہ سرور اور اچہے سامان اور زیادہ عرصہ تک رہنے والے ہوتے ہین - مثلاً اس سنسار مین منش دیہہ مین بہ نسبت اور جونون کے زیادہ چیتنا ہے چنانچہ منش کو زیادہ آرام و آسایش کے سامان بہی موجود ہین اور وہ اونکو زیادہ عرصہ تک بہوگتا بہی ہے یعنی بہ نسبت اور جونون کے عموماً اوسکی عمر زیادہ ہوتی ہے - اور منشون مین بہی جنہون نے ابہیاس کیا اور صرف عکسی مقامات برہمانڈ وغیرہ مین اپنی سُرت لے گئے اونکی عمر اور ستوگنی برتی زیادہ ہوئی ہے - پس جب عکسی مقامات مین جانے سے یہ فایدہ ہے - تو اصلی مقامات مین جانے سے ضرور زیادہ فایدہ ہوگا -

سوال ٢٣ - ابہیاس کرنے سے کام آدک وکار کسطرح بس مین آجاوینگے -

جواب - کام کی اوتپتی نابہی سے - کرودہ کے ہردے سے - لوبہ کے کنٹہہ سے - موہ کی نیتر سے - اہنکار کی انتہہ کرن سے ہے - اور انتہہ کرن کی دوڑہی تیسرے تل سے لگی ہوئی ہے - اور ابہیاس کرنے سے روح تیسرے تل مین اور اوس سے پرے یعنی سہس دل کنول مین اور پہر وہان سے بہی زیادہ بلند مقامات مین پہونچ جاتی ہے - پس اوّل تو سبہاوک ہی ابہیاسی کو یہ وکار نہین ستاتے اور اگر کبہی اونکا ویگ ہووے تو فوراً سُرت کو اوپر کو چڑہانے سے اوس زور کو کم بلکہ بالکل بند کیا جاسکتا ہے -

سوال ٢٤ - جو ابہیاسی کام آدک وکارون کو بس مین کر لیتے ہین - اونکی کیا پہچان ہے -

جواب - جیسے ویشیون سے جب پریتی ہٹ جاتی ہے - تب انتہہ کرن شدہ سمجہا جاتا ہے - اسیطرح جب کام کے استہان پر سیل - کرودہ کے استہان پر کہما - لوبہ کے استہان پر سنتوکہ - موہ کے استہان پر بیبک - انہکار کے استہان پر دینتا - آجاوین - تب یہ وکار بس مین ہوئے سمجہنے چاہئین - لیکن جیسے کہ جب جسکا انتہہ کرن شدہ ہوجاتا ہے - وہ خود سمجہہ جاتا ہے - مگر

٩١ چونٹیان
٩٢ انسانی جسم
٩٣ شہوت
٩٤ تیزانی
٩٥ پیدائش
٩٦ ناف
٩٧ غصہ
٩٨ خودبخود
٩٩ زور
١٠٠ خواہش حیوانی
١٠١ حلم
١٠٢ فروتنی

دوسرا تا وقتیکہ اچھی طرح ست سنگ نہ کرے نہین جان سکتا - اسیطرح جب کام آدک وکار کسی کے بس مین آجاتے ہین - تو وہ خود ہی جان سکتا ہے - دوسرے کسی کو بلا اچھی طرح سنگ کیئے ہوئے نہین معلوم ہو سکتا - کیونکہ اگرچہ اوسنے ان وکارون کو بس مین کرلیا ہے - تاہم بعض ضرورت کے وقت (گو نہایت ہی جایز طور پر اور اعتدال وانصاف کے ساتھہ) اونکو استعمال کرنا ہی پڑتا ہے - ورنہ انتظام مین خلل پڑے -

سوال ۲۵ - ابھیاس نہ کرنے والون کی روح کہان جاتی ہے -

جواب - جو ابھیاسی نہین ہین اونکی روح آواگون مین رہ کر چوراسی بھوگتی ہے - یعنی اونکی روح پنڈ[۹۰] سے نکلتے ہی پہلے آکاش مین پہونچتے پہونچتے بیہوش ہو جاتی ہے - اور پھر موافق اپنی زبردست[۹۱] بہاونا یا درِڑہ[۹۲] آسا و کرم انوسار دوسرے شریر مین بھیجی جاتی ہے -

سوال ۲۶ - آواگون کسکو کہتے ہین -

جواب - اس سنسار مین بے شمار قسم کے جیو ہین اور ہر ایک قسم کے جیوون کی بے شمار تعداد ہے جسقدر کہ اسوقت تک دریافت ہوئے ہین چوراسی لاکھہ جون کہی جاتی ہین - جنمین تمام انسان - حیوان چرند - پرند - کیڑے - مکوڑے - درخت - جھاڑین - پہاڑ - پتھر - آدک شامل ہین - پس جیو کو موافق اپنے کرمون کے چوراسی بھوگنی پڑتی ہے - اور صرف منش دیہہ[۹۳] ہے جسمین یہ اچھے کرم اور ابھیاس آدک جتن کرکے چوراسی کے گھیرے سے نکل سکتا ہے -

سوال ۲۷ - کرم کسکو کہتے ہین -

جواب - کسی فعل کے کرنے کو کرم کہتے ہین - نِسکام[۹۴] کرم کو سنتون نے بہت اچھا مانا ہے - اور نکھید[۹۵] کرم کا قطعی تیاگ - اور سکام[۹۶] کا جہان تک ممکن ہو تیاگ کہا ہے - چنانچہ ایک مہاتما نے یہ لکھا ہے دوہا + + + جس کرم یا بچن سے کہ جو بغیر اپنے خاص مطلب کے کیا جاوے - اور اوس سے

۹۰ جسم
۹۱ زبردست خواہش
۹۳ جسم انسانی
۹۴ بلا خواہش
۹۵ برے یعنی جس سے کسی کو تکلیف ہو
۹۶ اپنے مطلب کا کام

جانداروں کو آرام پہونچے اور اونکا فایدہ ہووے - وہ کرم ثواب مین داخل ہے اور جس فعل (یا قول) سے جو اپنے خاص مطلب یا کسی اپنے عزیز کے مطلب کیواسطے کیا جاوے - اور جس سے دوسردن کو کسیطرح سے نقصان یا تکلیف پہونچتی ہو - وہ گناہ مین داخل ہے ...... غرضکہ جس بات کو کوئی شخص اپنے اوپر پسند نکرے - دوسرے کے اوپر بھی روا نہ رکھے - یا جسطرح وہ چاہتا ہے کہ اور اوس سے برتاوا کرین - ویساہی وہ اوروں سے برتاوا کرے " - ایک جگہہ کرمون کی یہ تعریف کی ہوئی ہے " کہ جس کرم سے روز بروز مالک کے قدمون کی نزدیکی میسر ہوئے وہ سب سے اچھا - اور جس سے دوری ہو - وہ نہایت بُرا کرم ہے " - ونیز " جس کرم کو کرتے وقت یا اوسکے پہل ہوگتے وقت کسی جیو کو سکھہ ملے وہ اچھا - اور جو دکھہ ملے - وہ بُرا کرم ہے "

سوال ۲۸ - جیو رکھشا خصوصاً گؤ رکھشا جسکا آجکل بہت چرچا ہورہا ہے - سنت مت مین کیسا کرم سمجھا گیا ہے -

جواب - اگرچہ سنت مت دیا کا مت ہے - تاہم جیسا یہ نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے - ایسے ہی نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی دیا کا اسمین ذکر ہے - جیو رکھشا آدک شبھہ کرم سمجھے گئے ہین - مگر ادنیٰ درجہ کے - اور انکے انجام دینے کے داسطے سیٹھ - ساہوکار - راجہ - آدک زیادہ موزون ہین - سنت مت فقیری کا مارگ ہے - اسمین نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی دیا کا برتاوا ہے - یعنی اپنا اور دوسرے ادہکاری جیون کا بذریعہ سُرت شبد جوگ ابھیاس اودہار کرنا یعنی موکش حاصل کرنی - اور اس اعلیٰ درجہ کی دیا مین - جیو رکھشا آدک ادنیٰ درجہ کی دیا خودبخود آجاتی ہین -

سوال ۲۹ - ایشری کرم و جیوی کرم کیا ہین -

جواب - جیسے ہماری روح کی بے شمار دہارین چارونطرف پہیلی ہوئی ہین - اسیطرح قدرتی دہارین بھی پہیلی ہوئی ہین - اور ہر دو اپنا اپنا کام پنڈ اور برہمانڈ مین کرر ہی ہین - اور انکا پسپر

دیا ۵ سنت مت لائق نجات دینا

ایک دوسرے پر اثر ہو رہا ہے - اور وہ اثر ہماری زندگی وسوت سے (یعنے پیدا ہونے سے مرنے تک) بہت بڑا تعلق رکھتا ہے - ان ہی دہارون کو سنت مت مین دو پرکار کے کرم - جیوی و ایشری کہتے ہین -

سوال ۳۰ - سنچت کرمون کو سنت کسطرح کٹوا دیتے ہین -

جواب - تین قسم کے کرم ہین جنکے ذریعہ جیو شریر دہارن کرکے - سکہہ دکہہ بہوگتا ہے - یا یون کہو کہ جو کرم جیو کرتا ہے - تین قسم پر منقسم ہین - کریہ مان - پراربدہ - سنچت - کریہ مان وہ کرم ہین جو موجودہ شریر مین کیئے جاتے ہین - اور اونکے بہت سے حصہ کا پہل سبہی اوسیوقت بہوگا جاتا ہے پراربدہ وہ کرم ہین جنکے ذریعہ شریر بنتا ہے - اور اچہے یا برے استہان مین جنم لیتا ہے سنچت وہ کرم ہین - جو ہر جنم مین کریہ مان کرمون سے کچہہ کچہہ پس انداز ہوتے رہتے ہین - اور پہر پراربدہ کرمون مین شامل ہوجاتے ہین - پس جب کوئی جیو سنتونکی سرن لیتا ہے تو پرما بہگتی کے پربہاو سے کریہ مان کرم - خصوصاً اونکی شاخ برے کرم - تو برائے آیندہ خودبخود نہین ہوتے - و نیز اچہے کرم بہی گو وہ جیو کرتا ہے - مگر اپنے تئین اونکا کرتا نہین سمجہتا ہے - یا اونکے کرنے کا ابہمان نہین کرتا ہے - اور پراربدہ کرم موجودہ شریر مین بہوگ لیتا ہے - اور سنچت کرم دہیان اور ابہیاس کی حالت مین بہوگ لئے جاتے ہین - یعنی سنچت کرمون کا ایک چکر ہے جو مثل میجک لینٹرن* یا کوے کے ریٹ کے گہومتا رہتا ہے - جب جس کرم کے بہوگنے کا سمے آتا ہے - اوس کرم کے بہوگنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے - اور اگر وہ خواہش زبردست ہے، تو وہ ضرور ہی بہوگا جاتا ہے - مگر سرت شبد جوگ ابہیاسی - بحالت ابہیاس سمے سے پہلے ہی - اون کرمون کو راستہ مین بحالت دہیان بہوگ لیتا ہے - اور چونکہ بحالت دہیان استہول شریر مین برتاؤ نہین ہوتا ہے پس وہ کرم سوکشم شریر کے ذریعہ ہی بہوگے جاتے ہین - دوسرا یہ بہی سدہانت ہے کہ تمام کرم

* Magic Lantern

اور جب ابھیاسی نے نت[1] ست سنگ انتر اور باہر کر کے جگت کی باسنا[2] آہستہ آہستہ تیاگ دی اور بھگتی

یعنی اوپاسنا کے پرتاب سے مایا کے جال سے نکلکر ترکٹی اور وہان سے آگے دیال دیس کی حد ۱ ہمیشہ

مین پہونچتا ہے اور وہان کے مہا آنند کو محسوس کرتا ہے۔ تو اوسیوقت اوسکی واسنا قطعی ٹوٹ جاتی ہے ۲ خواہش

اور سنچت کرمون کا چکر گھومنے سے رہجاتا ہے۔ بلکہ نشٹ ہوجاتا ہے۔ دراصل مطلب دونو سدہانتونکا ایک ہی ہے

سوال ۳۱ - بھگتی اور اوپاسنا کسکو کہتے ہین۔

جواب - مالک کے چرنون مین پریم - پریت - اور پرتیت کا ہونا بھگتی اور اوپاسنا ہے

اور یہ اوسیوقت سچے دل سے ہوسکتی ہے - جب سنت اور مالک کا انتر مین درشن ہو - اور چونکہ

سُرت شبد ابھیاسی کو کبھی کبھی دہیان اور بھجن اور حالت خواب مین سنت ستگرو اور شبد

سروپ مالک کا درشن انتر مین ہونے لگتا ہے - پس اوسیوقت سے بھگتی یعنی اوپاسنا شروع

ہوجاتی ہے - اور روز بروز پریم بڑہتا جاتا ہے - ترکٹی پر پہونچنے پر یہ پریم اور بھگتی نرمل ہوجاتی ہے

کرم کی کدورت نہین رہتی - پس ترکٹی کے پار چلنے سے سچی اور نرمل بھگتی شروع ہوتی ہے -

اور ست لوک مین پہونچنے پر بھگتی ختم ہوجاتی ہے - اور اوسکے آگے انامی پد مین گیان پراپت

ہوتا ہے -

سوال ۳۲ - گیان کسکو کہتے ہین -

جواب - ست اور اگم لوک کے پرے پہونچکر کُل مالک کے درشن کرنا - اور مہا آنند کو پراپت

ہوکر عین شبد اور پریم سروپ ہوجانا - اسکو گیان کہتے ہین - اس جگہہ پہونچکر ابھیاسی کل مایا

اور صفت اور قدرت کی حد سے پرے ہوجاتا ہے - اور کسی قسم کی دوری باقی نہین رہتی -

اسیکا نام ابھید بھگتی اور سچی موکش[3] ہے - کرم اوپاسنا - و گیان کی بابت ایک مہاتما کا یہ بچن ۳ نجات

ہے " + + + سنت مت مین پچھلے وقتون کے کرم اور دیوتاؤن یا مورتون کی اوپاسنا اور

صرف علمی گیان نہین مانا گیا ہے - کیونکہ اس سے کچھہ حاصل نہین ہوسکتا ہے مفت تضیع اوقات اور بیفائیدہ صرف تن - من - دہن کا ہوتا ہے - اور ہر ایک شخص کی طاقت بھی نہین ہے کہ پُرانے وقت کے کرم اور اوپاسنا کے قواعد کے بموجب اس سمے مین کارروائی کرسکے - اسوجہ سے وہ کرم بدہ پوربک[۱] نہین بنتے - اور اُہنکار[۲] پیدا ہوجاتا ہے -

اس سمے کی جیون[۳] کی حالت نازک دیکھکر سنتون نے ایسی ترکیب کرم اور اوپاسنا کی تبلائی ہے کہ جو ہر کوئی امیر و غریب ہر وقت اور ہر جگہہ بلا مدد غیرے باسانی انجام دیکر اوسکا فایدہ تہوڑے عرصہ مین حاصل کرسکتا ہے - اور وہ ترکیب یہ ہے -

(۱) کہ ست گور وقت کی سیوا - تن - من - دہن سے جسقدر باسانی اور بلا تکلیف ہوسکے - اور اونکا ست سنگ باہری اور سُمرن[۴] نام کا انتری - سچے ضرورتمند اور محتاج کی بلالحاظ ناموری - یا پرب[۵] کے دن کے یا اوقات معینہ برہمنان وغیرہ کے - اپنی طاقت کے موافق مدد کرنا - اور سنتون کی بانی جسمین سوائے مالک کی صفت اور پریم اور بہگتی اور ذکر ابھیاس انتری سُرت شبد جوگ کے اور کچھہ بیان نہین کیا ہے اور قصہ و کہانی وغیرہ سے مُبرا ہے - بتوجہ و غور تمام تہوڑی دیر روزانہ پاٹ کرنا - یہ کرم ہے -

(۲) اور جوگت کہ انتری دہیان کی ست گور بتلاوین اوسکو چت لگاکر کرنا - اور انتر مین سُرت لگاکر شبد کو سُننا اور باہر ست سنگ مین جاکر چت سے بغور تمام ست گور وقت یا سچے پریمی ست سنگی کے بچن سُنکر اور اونمین سے اپنی لایق باتین چہانٹ کر - اون پر سچے شوق سے جسقدر بن سکے عمل کرنا - اور سچے مالک کے چرنون مین روز بروز پریت اور پرتیت یعنی عشق اور محبت اور یقین کا بڑہانا - یہ اوپاسنا ہے -

(۳) اور جب یہ دونون باتین ٹہیک ٹہیک بن آوین - تب سچے مالک کے سروپ کا انتر مین جلوہ نظر آنا

ے۱ پہلی ورزش ے۲ غرور ے۳ وقت
ے۴ وظیفہ ے۵ متبرک

اوسکا درشن کرنا اور کلام سننا خودبخود حاصل ہوگا اسی کا نام گیان ہے + + +"

سوال ۴۳ - روح جسم مین کسطرح آتی ہے - اور کسطرح نکلتی ہے -

جواب - گرببہ (حمل) کے چار - یا زیادہ سے زیادہ پانچ - ماہ تک تو وہ ویاپک[۵۱] چیتن شکتی جو ویرج[۵۲] اور رکت[۵۳] مین ہے - شریر بناتی رہتی ہے - اور جسوقت سمپورن[۵۴] انگ جنمین روح اور اوسکے عکس - جنکے پرتاپ سے کُل شریر چیتن ہوتا ہے - تیار ہوجاتے ہین - تو مالک کی قدرت سے - جہان نیارکاری[۵۵] کرم انوسار[۵۶] نیار کرتا ہے - روح زبردست واسنا[۵۷] دکرم انوسار جسم مین پرویش[۵۸] ہوتی ہے اور اوسکا عکس سفلی چکّرون مین بتدریج پڑجاتا ہے - اور پران وغیرہ فوراً اپنا کام شروع کردیتے ہین اور جب شریر چھوٹنے لگتا ہے یعنی موت کا سمے نزدیک آتا ہے - تو روح کا بہاس ور توجہ - نہایت بیکلی اور بیہوشی کے ساتھ - گدا چکر سے کھچنے شروع ہوتے ہین - اور بتدریج آنکھون تک پہونچتے ہین - اور وہان سے روح تیسرے تِل مین ہوکر پرواز کرجاتی ہے - اور نیارکاری مالک کے سامنے جاکر - کرم - واسنا - ویسے انوسار دوسرا جنم لیتی ہے - چنانچہ روح کے آنے اور جانے کا حال ہر ایک جیو کی پیدایش و موت کے وقت دیکھا جاسکتا ہے -

مگر سُرت شبد جوگ ابھیاسی کی روح کے نکلنے کا دوسرا طریقہ ہے - یعنی وہ روزمرہ روح کو سمٹاتے سمٹاتے اور اوپر کو چڑھاتے چڑھاتے ایسا ربط باہم پہونچا لیتا ہے کہ بغیر بیکلی و بیہوشی ہونیکے - روح کے بہاس و توجہ وخود روح کو تیسرے تِل مین اور وہان سے اونچے استھان مین جہان تک اوسکی ابھیاس کی رسائی ہے پہونچاتا ہے - بلکہ موت سے پہلے بھی - تکلیف وغیرہ کیوقت یا جب چاہے - اپنی روح کو مقام بالا پر پہونچاکر تکلیف سے بچ جاتا ہے - اور برہمانڈ اور دیال دیس سے امرت[۵۹] رس کی دھار پی کر مہا آنند کو پراپت ہوتا ہے -

سوال ۴۴ - سنت مت کب سے جاری ہوا ہے -

[۵۱] ہرجگہ موجود ویسع قوت
[۵۲] آب منی
[۵۳] خون حیض
[۵۴] تمام اعضا
[۵۵] منصف
[۵۶] موافق اعمال
[۵۷] خواہش
[۵۸] جاگزین
[۵۹] آبحیات

✣

جواب - سنت مت ہمیشہ سے ہے - شروع مین اس مت کا پرگھٹ اوپدیش دینے سے پہلے پرانایام آدک سنجم اور پھر گھٹ چکر بند ہوا ے جاتے تھے جسمین قریب قریب ساری زندگی صرف ہو جاتی تھی - اور پھر بھی اکثر پورا کام نہین ہوتا تھا - اور اگر ذرا پرہیز مین فرق پڑتا تھا - تو بیشمار خطرات لاحق ہو جاتے تھے - اسکے بعد جوگیون نے مشہور پانچ مُدرا (چاچری - بھوچری - کھیچری - اگوچری - اونمنی -) کا رواج دیا - مگر اوسمین بھی بے شمار مشکلات واقع ہوئین - اسکے بعد کلجگ مین کبیر جی آدک سنتون نے پرانایام کا کرانا - گھٹ چکرون کا بند ہونا و مُدرا کا رواج ترک کرا دیا - اور آنکھون کے راستہ سہس دل کنول سے ابھیاس کرانا شروع کیا - اور اس طریقہ کا ذکر اپنی بانی مین کہین معمہ کے طور پر اور کہین اشارہ سے بیان کیا -

سوال ۳۵ - سنت مت کو کس کس سنت نے زیادہ پرگٹ کیا -

جواب - بہت سنت ہوئے ہین جنہون نے اس مت کے ذریعہ خود آنند لیا اور ادھکاری پرشون کو آنند دلایا - اونکی تفصیل کبھی سے نہین ہو سکتی - البتہ زیادہ مشہور آچارج سنت یعنی وہ سنت جو جیون کے اودہار مین دن رات لگے رہے کبیر جی آدک ہوئے ہین - کبیر صاحب سے پہلے جو آچارج سنت ہوئے ہین وہ گُپت رہے ہین یعنی اونہون نے بانی نہین کہی ہے -

سوال ۳۶ - زیادہ مشہور آچارج سنتونکے نام اور مختصر حال بیان کرو -

جواب - **(۱) کبیر صاحب**

کبیر جی بعہد سکندر لودہی شہر بنارس یعنے کاشی جی مین ہوئے ہین - مشہور ہے کہ کبیر جی نے چھتیس برس تک ایک چبوترے پر بیٹھکر نہایت سخت ابھیاس کیا - چنانچہ اسوقت اوس چبوترہ کو کبیر چورا کہتے ہین - (اور اسی نام سے کاشی جی کا ایک بازار بھی مشہور ہے) - بہت عرصہ تک ابھیاس کرنے اور گُپت رہنے کے بعد اتفاقاً ایک روز کبیر جی ایک سیٹھ دھرم داس نام کے مکان کیطرف

گذرے اور سیٹھہ کو مورتی پوجن کرتے دیکھہ کر اوسکے نقصانات بتلائے - سیٹھہ نے تمام پنڈتان کاشی کو جمع کرکے کبیر جی سے چرچا کرایا جسمین پنڈتان ہاری اور کبیر جی جیتے - چنانچہ سیٹھہ مذکور نے کبیر جی پر اعتقاد لاکر بہت سا روپیہ اونکی بھیٹ کیا - جسکے ذریعہ کئی نیک کام ظہور مین آئے اور کبیر جی کی بہت شہرت ہوگئی -

کبیر جی نے دہرم داس کو پانچ شبد اور پانچ نام (یعنی سرت شبد جوگ ابھیاس کا) اوپدیش دیا - جسکو دہرم داس اور اوسکے لڑکے چورامن نے بذریعہ کبیر بیجک - انوراگ ساگر - پدم ساگر انبو ساگر - وغیرہ گرنتہون کے راج جوگ - نام سے مشہور کیا - مگر ابھیاس کی جگتی کو ایسے مضمون اور اشارون مین لکھا کہ اوسکو بخوبی بلکہ بالکل نہ سمجھہ کر - اور محنت کو چھوڑکر کبیر جی کے پیروجکل صرف یہ منتر اوپدیش کردیتے ہین دوست صاحب - ست کبیر - دہنی دہرم داس کی دیا"

کبیر جی نے اپنی بانی مین ست لوک تک کا بطور عام بھید کہا ہے - اور دوست نام" مالک کا پرگٹ کیا ہے - چنانچہ اونکا بچن ہے - "+ + + ست شبد پرمان انحد بانی جوڑ رہے - اور جھوٹ سب گیان کہین کبیر وچار کے" اور ست لوک کے پرے کے مقامات کا ذکر ایک خاص گرنتہ مین لطور اسرار پوشیدہ بیان کیا ہے -

(۲) گورونانک صاحب

گورونانک صاحب پنجاب دیس مین بعہد بابر بادشاہ ہوئے ہین - لڑکپن سے ہی انہین ویراگ اور بمبیک بہت تہا - ذکر ہے کہ ایک دفعہ انکے باپ نے کچھہ روپیہ دیکر انکو کوئی اچہا یعنی زیادہ فایدہ کا بیوپار کرنے کو کہا - گورو صاحب نے وہ تمام روپیہ ایک مہاتما سادہو کی بھینٹ کرکے بھنڈارہ کرادیا -

معلوم ہوتا ہے کہ اونہین مہاتما سادہو و نیز دیگر متفرق سنتون سے گورو صاحب نے اوپدیش لیکر عرصہ تک بے شمار تکالیف اور مشکلات کا مقابلہ کر کے ۔ مسانون (مرگھٹون) اور جنگلون مین رہکر ۔ سخت ابھیاس کیا ۔ کئی برس تک قصبہ ایمن آباد مین ایک جگہہ کنکرون کے فرش پر شب بیداری کی ۔ اوس مقام کو اب روڑی صاحب کہتے ہین ۔ ابھیاس سے فارغ ہو کر بہت سے مقامات دور و دراز کی سیر و سیاحت کی ۔ اور اکثر جگہہ ادہکاری پُرشون کو ابھیاس کا بہی اوپدیش کیا ۔ چنانچہ راجہ شیو نابھ کو ۔ سُرت شبد جوگ ابھیاس ۔ **سہج جوگ** نام کہکر سکہلایا ۔ یہ بہی مشہور ہے کہ راجہ نے یہ پرشن[1] کیا تہا کہ جس حالت مین یہ ابھیاس زمانہ سابق مین ۔ پرانایام و کھٹ چکر بند ہنے کے بعد تبلایا جاتا تہا ۔ تو اوسکو بغیر اون منزلون کے طے کرنے کے کسطرح تبلایا گیا ۔ گورو صاحب نے جواب دیا کہ اول تو کلجگ مین اسقدر عمر نہین ہے کہ وہ سارے جتن کرے جاوین ۔ دویم وہ سب جتن اندریون اور من کی برتیون[2] کے روکنے کیواسطے ہین ۔ اگر نفس کُشی پہلے سے ہی کسی نے کر لی ہو تو اوسکو اون جتنون کی ضرورت نہین ۔ ادہکاری پُرش کو بلا طے کئے اون منزلون کے یہ ابھیاس اوسیقدر فایدہ بخشیگا ۔ جسقدر کہ منزلین طے کرنیوالے کو ۔ البتہ منزلین طے کئے ہوئے مین چند شکتیان[3] پیدا ہو جاتی ہین ۔ مگر شریر چہوٹنے کے بعد جسنے وہ منزلین طے کی ہون اور جسنے نہ طے کی ہون ۔ دونو جس مقام علوی تک پہونچے ہونگے وہان تک کا ایک سا فایدہ اوٹھاوینگے ۔

بعد سیر و سیاحت و ابھیاس و بے شمار دنیاوی تجربہ حاصل کرنے کے ۔ ضعیفی کی عمر[4] مین گورو صاحب نے اپنے وطن (کرتارپور ملک پنجاب) مین واپس جاکر عوام الناس کو اونکے ادہکار کے موافق اوپدیش دینا شروع کیا ۔ ہندو ۔ مسلمان دونو انکو نہایت بزرگ سمجھتے تھے ۔

گورو نانک صاحب نے بہی ست لوک تک کا بہید اور **دو ست نام** ۔ اور "**واہ گرو**" نام کو پرگٹ کیا چنانچہ اونکا بچن ہے "گھر مین گھر دکہلاے دے سو ست گورو پُرکھ سُجان ۔ پنچ شبد دہنکار دہن"

باجے شبد نشان"۔ دیگر "جیسے جل مین کنول نرالم مُرغابی نشانیئے۔ سُرت شبد بھوساگر ترسے نانک نام بکھانیئے"۔ ایک اعلیٰ درجہ کے مورخ نے گورو صاحب کے تمام خیالات زندگی کو تین الفاظ مین محدود کر دیا ہے۔ یعنے **مکھہ بھگتی۔ برتن ویراگ۔ ہردے گیان۔**

گورو صاحب نے ایک ادھکاری پُرش۔ بھای لینا سنگھہ کو گورو انگد کا خطاب دیکر اپنا جانشین کیا۔ اور اسیطرح دس گورو یکے بعد دیگرے ملک پنجاب کو فایدہ پہونچاتے رہے۔ ان سب کے بانی ایک کتاب **گرنتھہ صاحب** نام مین مندرج ہے۔ مگر آجکل گورو صاحب کے پیرو بھی عموماً ابھیاس کے بھید کو بھولکر۔ جسکا ذکر بار بار گرنتھہ صاحب مین اکثر جگہہ اشارون مین اور کہین کہین کھولکر بھی کیا ہوا ہے اور ست گورو وقت کے کھوجنے اور اون سے شبد کے بھید لینے کی تاکید کی ہوئی ہے۔ بھولکر باہر مکھی باتون مین مصروف دکھلائی دیتے ہین۔

(۳) دادو صاحب

دادو جی مہاراج بعہد اکبر بادشاہ ملک راجپوتانہ مین ہوئے ہین۔ آپکی جنم بھومکا شہر احمد آباد متصل بمبئی مین کہی جاتی ہے۔ لڑکپن کی عمر مین آپ احمد آباد سے سانبھر ضلع اجمیر مین آئے اور اوسیوقت سے آپ کو مذہبی اور پرمارتھی باتون مین ایک خاص توجہہ تھی۔ لڑکون کے ساتھہ معمولی کھیلون مین بھی آپ کچھہ نہ کچھہ پرمارتھی معاملات کا اشارہ کردیا کرتے تھے۔

عالم شباب مین سانبھر سے کلیان پور وغیرہ مقامات مین ہوتے ہوئے۔ قصبہ نرانا مین جو سانبھر سے ۲ کوس اور جے پور سے ۲۰ کوس ہے آپنے کسیقدر مستقل قیام فرمایا اور اسی جگہہ آپکو مالک کُل کیطرف سے پریرنا ہوئی کہ ابھیاس کرنا اور ملک کو چیتانا چاہیئے۔ چنانچہ بتعمیل اوسکے دادو صاحب بھرانا پہاڑ پر تشریف لے گئے اور عرصہ تک سُرت شبد جوگ کا ابھیاس کرتے رہے۔ اور فرصت کیوقت بے شمار بانی کہی اور ادھکاری پُرشون کو موافق اونکی لیاقت کے اوپدیش کرتے رہے۔

دادوجی نے کبیر صاحب کے گہر سے بہید لیا اور اپنی بانی مین اکثر جگہہ کبیر صاحب اور اونکی مہما کا بہت عمدہ طرح ذکر کیا ہے - اور اسی وجہ سے کبیر پنتہیون اور دادو پنتہیون مین بہت کچھہ برادرانہ تعلقات ہین - مورتی پوجن کو شل کبیر جی کے دادوجی بہی بہت برا سمجہتے تھے -

روایت ہے کہ جب دادوجی کے ابہیاس و اوپدیش کا شہرہ عام ہوا تو کاشی جی سے دو پنڈت صاحبان نہایت دلی شوق و سچی نشچا کے ساتہہ واسطے سیکہنے جوگ ودیا دادوجی کی خدمت مین روانہ ہوئے - جب دادوجی کے استہان کے قریب پہونچے تو ایک تالاب پر اشنان کرنے کیواسطے ٹھہرے اور اشنان کرکے (ساعت وغیرہ بچار کے) جب دادوجی کے استہان کیطرف قدم اوٹھایا تو سامنے سے ایک بے حیثیت فقیر کو آتے دیکہا سمجہے کہ بدشگونی ہوگئی - اوس فقیر کے سر پر بطور مضحکہ ہاتہہ مار کر پوچہا کہ دادوجی کا استہان کہان ہے - اوس نے نشان تبلایا اور جنگل کیطرف چلا گیا -

پنڈتان استہان دادوجی پر پہونچے اور بہت سے امیر و غریب آدمیون کو موجود پایا - مگر دادوجی موجود نہ تھے تہوڑی دیر مین دادوجی تشریف لائے اور سب موجودہ اصحاب نے نہایت تعظیم کی - مگر پنڈتان اونکو دیکھکر نہایت شرمندہ بلکہ زرد چہرہ ہو گئے - کیونکہ پہچانا کہ وہ بے حیثیت فقیر جس سے اونہون نے راستہ مین مضحکہ کیا تہا دادوجی ہی تھے - دادوجی نے اون پنڈتان کو چہاتی سے لگایا اور کہا کہ "بہائی جو کوئی مٹی کا گھڑا بہی خریدتا ہے تو اوسکو خوب ٹھوک بجاکر دیکھہ لیتا ہے اور تم تو گرو دہارن کرنے آئے ہو اگر تمنے ہمکو ٹھوک بجاکر دیکہا تو کیا ہرج ہوا - یہ کہکر ایسی کرپا درشٹی کی کہ وہ ہر دو پنڈت جوگ ابہیاس کے پاتر بن گئے اور اونکا انتہہ کرن شدہ ہوگیا - اور پہر اونکو سرت شبد جوگ کا ابہیاس تبلایا -

کچھہ عرصہ تک ملک کو چیتا کر دادوجی اوسی پہاڑ پر جہان اونہون نے ابہیاس کیا تہا - گپت ہو گئے - جس جگہہ وہ گپت ہوئے سالانہ ایک بڑا میلہ ہوتا ہے اور نیز نرائنا مین دادو پنتہیون کا بہت بڑا

گوردوارہ ہے - دادوجی کے چیلون مین رجب جی بہت مشہور ہوئے ہین - دادوجی نے بہی
ست لوک تک کا اپنی بانی مین ذکر کیا ہے - اور دہکاریون کو بہید تبلایا ہے - چنانچہ اونکا واک ہے -
"+ + دادو دیکھا مین پیارا - اگم جو بیٹھ نہارا - (ٹیک)
اشٹ کنول دل سُرت شبد مین روپ ریکھہ سے نیارا - پنڈ برہمنڈ اور وید کتب پانچ تت کے پارا -
ست لوک جہان پُرش بدیہی وے صاحب کرتارا - آدجوت اور کال نرنجن انکا دہان پسارا -
رام رحیم رب نہین آتم محمد نہین اوتارا - سب سنتن کے چرن سیس دہر چینیا سار اسارا"

(۴) رادہاسوامی دیال صاحب

ان بزرگوار کا اصلی نام مہاراج شیودیال صاحب ہے - ذات کے کہتری سیٹہہ اور شہر آگرہ کے رئیس تھے - شہر ہاتہرس متصل آگرہ مین ایک مہاتما پُرش اور پورے سنت تلسی صاحب نام ہوئے ہین جنکی بابت روایت ہے کہ دکھن دیس کے کسی راجہ کے لڑکے تہے - ویراگ کے سبب گھربار چھوڑ کر عرصہ تک سادہو کا ست سنگ اور اُسکے بعد ابھیاس کرتے رہے - اونکا اور اونکے چیلون بابا گردہاری داس صاحب سورداس صاحب وغیرہ کا مہاراج صاحب ممدوح کے خاندان سے بہت کچھہ تعلق تھا -

مشہور ہے کہ ایک مرتبہ مہاراج صاحب ممدوح نے تلسی صاحب سے بہت ہی چھوٹی عمر مین چند بچن ایسی کہے اور سوالات کئے جنکو سنکر تلسی صاحب کے مونہہ سے اونکی والدہ صاحبہ کے روبرو بیساختہ یہ بچن نکلا کہ "مائی تیرے گھر یہ بالک پرم سنت اوتار پرگٹ ہوا ہے" - مہاراج صاحب ممدوح کی طبیعت مین لڑکپن سے ہی پرمارتھ کی چاہ موجود تھی - اور اوسی عمر مین کبھی کبھی اوسطرف کے بڑے بلند مقامات کے بچن کہدیا کرتے تہے - اور استری اور پُرشون کو جو مہاراج تلسی صاحب کے ست سنگی تہے اور مکان پر آمدورفت رکھتے تہے تلقین سنت مت کی کرتے تہے - موافق دستور زمانہ اونہون نے لڑکپن مین

علم فارسی و قدرے سنسکرت حاصل کیا - اور ۱۸ برس کی عمر مین راجہ بلب گڈہ کے اتالیق مقرر ہوئے
تہوڑے ہی روز مین وہان سے قطع تعلق کر کے آگئے - اور کچھہ روز بابا گردہاری داس و دیگر سادہون
اور مہاراج تلسی صاحب کے وقت کے ست سنگیون کو ست سنگ کراکر - ابھیاس مین مصروف ہو گئے -
اور قریب چودہ برس شب و روز ایک تنگ و تاریک کوٹہا اپنے مکان مین بیٹھہ کر ابھیاس کیا -
مہاراج سوامی صاحب ممدوح نے ست لوک سے آگے تین مقامات الکھہ - اگم - و رادہا سوامی کا
بہید ظاہر کیا - اور مثل کبیر جی کے "ست نام" و گورو نانک صاحب کے "ست نام و واہ گرو" کے -
"رادہا سوامی" نام سچے مالک کا پرگٹ کیا - رادہا بمعنی آد سرت و سوامی بمعنی آد شبد - و بعض پریمی
ست سنگیون نے آپکا نام بہی رادہا سوامی و ست پرش رادہا سوامی فی بال مشہور کیا کیونکہ سنت مت مین جو جس پد کو پہونچتا ہے
اکثر اوسی نام سے پکارا جاتا ہے - جیسے بودہا جی بسبب اوس پدوی پر پہونچنے کے بدہا جی کہلائے
گو اونکا اصلی نام ساکیا منی گوتم تہا -

اسقدر عرصہ تک ابھیاس کرنے کے سبب آپکا چرچا اکثر خاص خاص گہرست آدمیون مین اور سادہوان مین
بکثرت ہونے لگا - اور حسب استدعا بہت سے ست سنگیون خصوصاً لالہ سالگرام صاحب بہادر آپنے
ست سنگ عام جاری کیا - آپ مہا ابہوی (۹۴) پرش تہے - بڑے بڑے عالم و فاضل - فقرا و دنیا دار
مختلف مذاہب اور خیالات کے مختلف مقامات دور و دراز سے آپکے پاس آئے - اور بحث و مباحثہ
کر کے آپکی مت کے قائل ہوئے - اور قریب ۲ ہزار سادہوون و گہرستیون نے اوپدیش لیا -
جسوقت سوامی جی مہاراج نے روز چولہ چہوڑنے کے سرت کو اوپر کہینچا اوسوقت ایک صاحب ٹروسی نے
ست سنگیون سے جو اوسوقت بکثرت جمع تہے کہا کہ اسوقت خاموش ہو جاؤ اور سوامی جی مہاراج کو شبد
مین سرت لگانے دو - سوامی جی مہاراج نے تہوڑی دیر بعد سرت کو نیچے اوتارا اور اوس شخص کیطرف
مخاطب ہو کر کہا کہ دو مینے لڑکپن سے ابھیاس کیا ہے اور اسوجہ سے خواہ کوئی مضطرب ہو - خواہ کوئی

شور کرے - میری سُرت شبد مین لگ جاویگی - اگر کوئی صرف مرتے وقت سُرت کو شبد مین لگانا چاہے تو کامیابی نہین ہو سکتی ہے - کیونکہ صرف اوسوقت کا جتن ایسا ہے - جیسا کوئی کشتی ڈوبنے کیوقت تیرنے کا ہنر سیکہنے کا ارادہ کرے تاکہ ڈوبنے سے بچ جاوے" سوامی جی مہاراج نے ۲۰ برس خاص آگرہ مین ست سنگ عام جاری رکہا - جہان اکثر گورو نانک صاحب - کبیر صاحب - تلسی صاحب وغیرہ سنتون کی بانی کا چرچار رہتا تہا - آپکا سارا خاندان اعلیٰ درجہ کا پرمارتھی ہوا ہے - چنانچہ آپکے ایک چہوٹے بہائی رائے بندرابن صاحب بہی جو عرصہ تک اعلیٰ درجہ کی ملازمت سرکاری مین رہے اور جنہون نے ایک کتاب بہار بندرابن نام اور سری بندرابنی پنتہ کی بنیاد ڈالی - اپنا بہت روپیہ اور وقت پرمارتہ مین لگاتے تہے - اونسے چہوٹے بہائی لالہ پرتاب سنگہ صاحب عُرف چاچا جی بہی عرصہ تک ملازمت سرکاری کرکے اِسوقت پنشن یاب ہین - سوامی جی نے اِنکو پانچ برس کی عمر مین اوپدیش[۵۱] دیا تہا - اور اوسوقت سے آپ برابر پرمارتہ کیطرف متوجہ ہین - خصوصاً بعد پینشن لینے کے آپ شب و روز تن - من - دہن - سے پرمارتہ مین لگے ہوئے ہین - آپکی عمر اسوقت قریب ساٹہ برس کے ہے -

ماہ جون ۱۸۷۸ء مین سوامی جی مہاراج نے چولہ[۵۲] چہوڑا - اور وقت چولہ چہوڑ نیکے - رای سالگرام صاحب بہادر کو - جنکو لوگ بڑا[۵۳] ہنس کہتے ہین اور جو سوامی جی مہاراج کے نمبر اول کے سیوک ہین پرمارتہی معاملات مین کُل ہدایت کرنے کو اشارہ کیا -

چنانچہ اسوقت بموجب اجازت سوامی جی مہاراج رائے صاحب موصوف کے دولتخانہ پر ست سنگ عام جاری ہے اور سچے مُتلاشیون کو سُرت شبد جوگ ابہیاس کا راستہ بتلایا جاتا ہے -

رائے سالگرام صاحب بہادر چترگپت ونشی کایستہ ماتہر رئیس آگرہ ہین - لڑکپن سے ہی آپکی طبیعت پرمارتہ کیطرف متوجہ ہے - جب آپکی شادی ہونے لگی تو موافق رسم برادری ضرور ہوا کہ گور چپالیون یعنے گور وہارن

۵۱ پایت
۵۲ جسم خاکی
۵۳ عموماً رواج [illegible]

کرین اُنکی برادری مین اُسوقت عموماً یہ دستور تہا کہ آٹھہ[۸] نو[۹] برس مین ہی لڑکے کو متہرا کے گوشائیون سے گورد چہا[۵۱] دلوادیتے تہے - راے صاحب نے اپنے خاندانی گورو گوشائین صاحب سے اوسی عمر مین چند دقیق سوالات مذہبی کیئے - جنکے جواب باصواب نہ پانے پر گورد چہا لینے سے انکار کیا - مگر مجبور کرائے جانے پر یہ شرط کی کہ جب کوئی زیادہ لایق گرو ملینگے - تب ونکی سرن[۵۲] لیجاویگی -

کچھہ عرصہ کے بعد ۱۸۵۷ع کا غدر ہوا - اوسوقت یہ دیکھکر کہ آناً فاناً مین سیکڑون ہزارون دولتمند بے سروسامان و مفلس و دولتمند ہوگئے - بے ثباتی دنیا کا نہایت زبردست نقش دل پر پڑگیا - اور ایک قسم کا ویراگ[۵۳] پیدا ہوگیا - اور اوسی وقت سے ست سنگ کی چاہ اور کُتب مذہبی کا مطالع شروع ہوگیا - جب کسی فقیر یا گرہستی[۵۴] کو پرمارتھہ مین عمدہ سنتے اوسکے پاس جاکر چرچا کرتے -

ایک روز اتفاقاً ست پرش رادہا سوامی دیال صاحب کے برادر خورد لالہ پرتاب سنگھہ صاحب سے ملنا ہوا اور اونکے ذریعہ سوامی جی مہاراج کے درشن ہوئے - مشہور ہے کہ پہلی ہی ملاقات مین - جو بہت لمبی ہوئی سینکڑون پرشنوتر (سوال و جواب) ہوکر راے صاحب کی پوری تشفی ہوگئی - چنانچہ آپ اپنی دلی مراد پاکر بعد چندے متہرا بندرابن مین اپنے گرو گوشائین جی کے پاس گئے - اون سے سُرت شبد جوگ کا حال کہکر اور سوامی جی کا پتہ تبلاکر کہا کہ یا تو گوشائین صاحب اس مارگ کا بہید تبلاوین اور ابھیاس مین مدد دین - ورنہ سوامی جی مہاراج کو گورو کرنے کی اجازت دیوین - بلکہ خود بہی سوامی جی کو گورو کرکے اپنا اودہار کراوین - چنانچہ گوشائین مذکور ہمراہ رائیصاحب اکثر ست سنگ مین حاضر ہوکر درشن مہاراج سوامی جی صاحب کے کرتے رہے اور بچن[۵۵] ہت چت سے سنتے رہے -

عرصہ قریب دو سال تک راے صاحب سوامی جی سے ہر ایک پہلو مذہب پر بحث و سوالات کرتے رہے اور تسلی بخش جواب پاکر اونکا مقابلہ کتب مذہبی - خصوصاً اوپ نشد آدک - سے جنمین سُرت شبد جوگ کا اکثر جگہہ ذکر ہے - کرتے رہے اور مطابق پاتے رہے - اسکے بعد نشچا پورک[۵۶] مہاراج سوامی جی صاحب

کو ستگور دھارن کر کے تن - من - دھن سے اونکی ایسی سیوا کی کہ اس کلجگ مین بہت کم آدمیون نے کی ہو گی -

۲۰ برس آپ نے مہاراج سوامی جی صاحب کا ست سنگ کیا و نیز اس عرصہ مین بے شمار کتب مذہبی و علوم و فنون متعلق مذہب کو مختلف زبان ہاے مروجہ مین مطالعہ کیا -

شروع ۱۸۸۷ء مین ملازمت سرکاری سے - جسمین آپ بعہدہ پوسٹماسٹر جنرل (جو دیسیون مین سب سے پہلے آپ کو حاصل ہوا) ممتاز تھے - علیحدہ ہو کر پنشن یاب ہوئے - اور اوسوقت سے دن رات پرمارتھ مین مصروف رہتے ہین -

آپکے مکان پر ہر روز قریب ۲ گھنٹہ (آٹھ بجے شب سے دس بجے تک) ست سنگ عام ہوتا ہے - اور ۸ بجے صبح سے ۱۰ بجے تک و ۴ بجے شام سے ۷ بجے تک ست سنگ خاص ہوتا ہے - جسمین زیادہ بیرونی ست سنگی و نیز جو باہر سے آتے ہین - یا جنکو کچھ دریافت کرنا یا چرچا کرنا منظور ہوتا ہے - اور جنکی تعداد ہر روز بہت زیادہ ہوتی ہے - مجتمع ہوتے ہین - اسوقت قریب ۴۰ ساد ہو اور بے شمار مرد و عورت راے صاحب کے ست سنگ سے فایدہ اوٹھا رہے ہین - خصوصاً تعلیم یافتہ اصحاب کیواسطے یہ ست سنگ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے - وہ عموماً گھنٹہ دو گھنٹہ کی گفتگو ہین ہی بسبب اپنی ذہانت طبع و لیاقت علمی اس مت کی بزرگی کو سمجھ کر معتقد ہو جاتے ہین - اور ابھیاس مین مصروف ہو کر اپنی زندگی کو سپھل کرتے ہین - اور تھوڑی محنت سے ہی اونکو رس و آنند آنے لگتا ہے -

راے صاحب سب سے برادرانہ واسطہ اور برتاو رکھتے ہین - آپکی عمر اسوقت اسٹھ سال کی ہے - آپ نے ۴۲ برس ابھیاس اور ۲۰ برس سوامی جی مہاراج کا ست سنگ کیا ہے خصوصاً ۱۸۶۱ء سے ۱۸۷۸ء تک قریب ۱۲ گھنٹہ ہر روز دو وقتہ ست سنگ سوامی جی مہاراج مین تشریف لیجاتے تھے -

سوال ۳۷ - سنتون کو مالک کا اوتار کسطرح کہتے ہین یعنی مالک کسطور پر اپنی طاقت کل اور

علم کل وغیرہ اس جسم خاکی مین ظاہر کرسکتا ہے۔

جواب - مالک عقل کل - علم کل اور تمام نیکیون وعمدہ صفتون کا بھنڈار یعنی مخزن ہے۔ اور یہ صفتیں جیو مین بھی (نسبتاً بہت ہی کم) موجود ہین - اور اسی وجہ سے سنت مت مین کہا ہے کہ مالک مثل سندھ اور جیو مثل بوند کے ہے - عام جیو مثل اوس بوند یا لہر کے ہین جو سمندر سے علیحدہ ہوکر کیچڑ اور مٹی مین مل گئی ہے یا اون سے گھر گئی ہے - مگر سنتون کا جیو مثل اوس لہر کے ہے - جو سمندر سے جوار بھاٹا کے وقت دریا مین گذر کر کوسون دور جاتی رہتی ہے اور پھر سمندر مین آتی رہتی ہے - پس ہر ایک ایسی لہر کو سمندر ہی کہا جاسکتا ہے - اور پھر ایک یہ لہر - جہان تک اسکا گذر ہوتا ہی - وہان تک کی کیچڑ مٹی مین ملی ہوئی یا گھری ہوئی لہرون کو بھی سمندر مین لے آتی ہے یعنی سنتون نے اپنی روح کی ڈوری کو ابھیاس کر کے مالک کے چرنون تک پہونچا دیا ہے - جب جسم خاکی مین اونکی روح رہتی ہے وہ مثل دیگر انسانون کے ہین اور جب اوپر چڑھ کر ست لوک مین پہونچتے ہین تب اونکی رسائی مالک کے دربار مین ہوجاتی ہے اور اوسوقت گویا اونمین اور مالک مین ایک قسم کی یکتائی ہوجاتی ہے -

سوال ۳۸ - پچھلے سنتون کے حالات معجزے وکرامات جو مشہور ہین اور اونکی مذہبی کتابون مین لکھے ہین - وہ صحیح ہین یا غلط -

جواب - جو کرامات وغیرہ لکھے ہین وہ دراصل اونکی اندر کی چڑھائی کا حال ہے - ابھیاس کیوقت جو جو مقامات اونکو دکھلائی دئے - یا جو جو خطرات پیش آئے - یا جن جن روحون سے ملنا ہوا - اونکی کیفیت بیان کی ہے اور وہ سب صحیح ہے - لیکن جو لوگ وقوع اون باتون کا باہر سمجھتے ہین بالکل غلط ہے -

سوال ۳۹ - درحقیقت باہر مین سنت معجزے وکرامات کرسکتے ہین - یا نہین -

جواب - اگر قانون قدرت سے برخلاف کام کرنے کو جیسا کہ عوام الناس سمجھتے ہین معجزے یا کرامات کہا جاوے تو ظہور ایسے کامون کا ممکن نہین ہے - اگر عام انسانون کی طاقت و سمجھ سے پرے کے کام کو معجزے و کرامات کہا جاوے تو اوسمین بے شمار درجے ہو جاوینگے - اور ہر ایک عقلمند کا کام - معمولی عقل انسانون کے نزدیک (جیسے کہ ایک موٹی عقل والے دیہاتی آدمی کے نزدیک ریل و تار وغیرہ ہین) معجزے و کرامات ہین - اور اس معنی مین سنتونکا - جو نہایت ہی اعلی درجہ کے طاقتور ہوتے ہین - تمام ادنی سے ادنی فعل معجزے و کرامات ہین اگرچہ سنتون کو بسبب صفائی قلب و معراج روحانی - و ابھیاس کی بے شمار طاقتین حاصل ہو جاتی ہین - تاہم وہ ہمیشہ یا جہان تک ممکن ہو - گپت رہنا - اور مالک کل کے موج مین چلنا - اپنا فرض عین سمجھتے ہین - اور جب مالک کی ہی کوئی مصلحت ہوتی ہے اور اونکو حکم ملتا ہے تب وہ کوئی غیر معمولی کام یا اپنی طاقت کا اظہار کرتے ہین - تاہم جیسے اگنی کے پاس جانے سے ضرور گرمی معلوم ہوتی ہے - گندہی کی دکان کے پاس سے گذرنے سے ضرور سوگند آتی ہے - اسیطرح سنتون کے سنگھ ہونے سے - اونکے بھجن اور عالی مقامی کے پرتاب سے ہر ایک جیو خواہش مند پرمارتھ موافق اپنے ادھکار کے کچھہ کچھہ سرور اور شانتی حاصل کرتا ہے - اور جسپر اونکی کرپا درشٹی پڑ جاتی ہے - موافق اوسکی نشچا کے اوسکی مراد بھی ضرور پوری ہو جاتی ہے - خواہ وہ مراد دنیاوی ہو مثل نشتر پرار وگتا - دہن - استری پوتر وغیرہ - خواہ پرمارتھی ہو مثل - ویراگ - دانوراگ - دموگشتا وغیرہ - مگر چونکہ دنیاوی مرادین دوسرے ذریعون سے بھی پوری ہو سکتی ہین - جیسے اروگتا وید دوارے - دہن راجہ اوک کے دوارے - پس مناسب یہ ہے کہ جو چیز کہین دوسری جگہہ نہ مل سکے - جیسے سچی خوشی - بھگتی - گیان اور عروج روح وغیرہ وہ سنتون سے مانگی جاوے اور جسقدر سچائی سے وہ مانگی جاوے گی اوسیقدر جلدی حاصل ہو گی - اگر اس قسم کی باتون کو معجزہ یا کرامات کہا جاوے - تو سنتون کے ہان

روزمرہ ہوتی رہتی ہین یہی سچے معجزے اور کرامات ہین -

سوال ۴۰ - سنت ست گور کی کیا پہچان ہے -

جواب - اوّل - یہ پہچان ہے کہ وہ ابھیاس کرکے ست لوک تک رسائی رکھتے ہون - اور شبد مارگ کا اوپدیش کرتے ہون اور بھید بتلاتے ہون - اور انتر مین آپ ہی شبد سروپ ہون

دوم - جب اونکے سامنے کوئی پریمی اور ادہکاری متلاشی جاوے تو اوسکی سرت و من خود بخود سمٹنے اور اوپر کو چڑھنے لگین اور اوسکو آنند حاصل ہو -

سوم - اونکے بچن نہایت ہی مختصر پُرمعنی - اور موثر ہون - اور مستفسر جس لیاقت اور درجہ کا ہو - اوسی گھاٹ سے اوسکی تسلی کیجاوے اور وہ قائل ہو جاوے -

چہارم - جو بغیر بحث و مباحثہ سچے دل سے یقین لے آوے - اوسکو انتر مین کچھہ پرچے دیوین اور آنند پراپت کرادین -

پنجم - اونکا ظاہری چال وچلن عمدہ ہو - یعنی رہنی مثل کہنی کے ہو -

ششم - جو اپنے تمام ست سنگیون اور ست سنگینون پر ظاہر و باطن مین پوری نگرانی رکھتے ہون اور اچھی باتون پر دیا اور بری باتون پر تاڑنا کرتے ہون - وغیرہ وغیرہ -

سوال ۴۱ - کیا سبب ہے کہ سنت مت مین عموماً تعلیم یافتہ شریک نہین ہوتے -

جواب - سنت مت کے آچارج عموماً دنیاوی خواہشون سے مبرا ہوتے ہین - اونکو ذرا بھی اس بات کا خیال نہین ہوتا ہے کہ اونکا پنتھہ بڑے یا چیلے زیادہ ہون - بلکہ وہ گپت رہنا زیادہ پسند کرتے ہین - اور صرف سچے ادہکاری و خواہشمند کو اوپدیش دینا چاہتے ہین - نیز پہلے وقتون مین اس ابھیاس کے ایسے سخت طریقے تھے کہ جس شخص نے عام علم حاصل کرنے مین برسون صرف کردئے ہون - اوسکا حوصلہ نہین پڑتا تھا کہ باقی تمام حصہ اپنی زندگی کا ایسے سخت ابھیاس مین

صرف کرے - یا اوسکے اعضاے جسم اس مشکل ابھیاس (پرانایام و کھٹ چکر بیندہنا وغیرہ جواب متروک ہو گئے ہین) کے لایق نہ رہتے تھے - نیز کبیر جی و گورو نانک صاحب کے وقت مین تعلیم کا بہت کم چرچا تھا - اور تعلیم یافتہ بہت کم ادہکاری و خواہشمند تھے - مگر ست پرش رادہاسوامی دیال صاحب کیوقت مین بہت سے تعلیم یافتہ اصحاب نے اوپدیش لیا - اور اسوقت رایصاحب سے کئی ایم اے و بی اے و اعلیٰ درجہ کی لیاقت کے اہلکاران گورنمنٹ و وکلا وغیرہ نے اوپدیش لیا اور لے رہے ہین - اور ابھیاس کرکے مہا آنند حاصل کر رہے ہین -

سوال ۴۳ - سنت مت کا دیگر دُنیاوی مذہبون سے کیا تعلق ہے -

جواب - جملہ دُنیاوی مذاہب مین عموماً پرورتی و نورتی دونون کا ذکر ہے - بلکہ پرورتی کا زیادہ چنانچہ سب سے پرانا یا سب سے پہلا ویدمت ہے اور اوسمین کرم کانڈ کے جس سے پرورتی یعنی دنیاوی باتون مین زیادہ برتی جمے - اسّی ہزار اشلوک کہے گئے ہین - اور گیان کے جس سے نورتی یعنی دنیاوی باتون سے برتی ہٹے صرف چار ہزار اشلوک (شُرتی) ہین یا یون کہو کہ دُنیاوی معاملات کے متعلق بہت زیادہ ذکر ہے اور بمقابلہ اوسکے عقبیٰ کے متعلق بہت کم - اور یہی حال جملہ دیگر مذاہب مین ہے بلکہ اونمین کیول دنیاوی معاملات ہی بھرے ہوئے ہین - سنت مت مین کیول نورتی کا ہی ذکر ہے پرورتی کا ذکر شاذ و نادر ہی کہین آیا ہے - پس جہانتک سنت مت مین دنیاوی معاملات کا تعلق ہے یا دیگر مذاہب مین روحانی معاملات کا ذکر ہے - عموماً آپسمین اتفاق ہے - اور جن باتون یا اوپر کی روحانی رچنا (لوکون) کا وید او پنشد و دیگر مذہبی کتابون مین - صرف معمے مین - یا اشارہ مین - یا نہایت اختصار مین ذکر ہوا ہے - سنتون نے خود اون باتون یا مقامات کو ابھیاس کی طاقت سے دیکھہ کر وستار پور بک ذکر کیا ہے - اور اسوجہ سے ہر ایک مذہب و فرقہ - و ملک و حصہ مین کا آدمی - بلا کسیطرح اپنی مذہبی پابندیون کے توڑنے کے سنت مت مین شریک ہوکر بیشمار فوائد

حاصل کر سکتا ہے - کیونکہ یہ ست روحانی مذہب ہے - یعنی روح کی نجات کا اسمین فکر ہے - اور روح
تمام انسانوں کی ایک سی ہے - اور اوسکی نجات کی ہر ایک کو برابر ضرورت ہے -

سوال ۴۳ - سنت مت مین مثل دیگر مذہبون کے کتابی پرمان وغیرہ مانے جاتے ہین یا نہین -

جواب - سنت مت مین ذاتی تجربہ اور بدہی پرمان کو سب پرمانون پر ترجیح ہے - بشرطیکہ بدہی
نرمل ور پکش پات سے رہت اور ودیا سنجگت ہو - اور ایسی بدہی صرف سنتون کی یا سچے کھوجی
اور وردی کی ہوسکتی ہے - اور سنتون نے ہر ایک بات کو عملی طور پر جانچ اور پرتال کر کے ظاہر کیا ہے -
پس اونکی بنائی ہوئی بانی و دیگر مذاہب کی کتب کے وہ پرمان جو اونسے مطابقت کہاتے ہون مانے
جاتے ہین - اسکے سوا یعنی بعید از عقل بات کو - صرف اسوجہ سے کہ وہ کتابی ہے سنت مت مین بطور
پرمان کبھی نہین مانا جاتا ہے -

سوال ۴۴ - ست سنگ کسکو کہتے ہین - اور وہ کتنی قسم کا ہے -

جواب - ست سنگ دو قسم کا ہے - انترمکھی - و باہرمکھی - مالک کے ساتھ سنگ کرنا یعنی
بھجن مین بیٹھکر شبد گرو سے ملنا ست سنگ انترمکھی ہے - اور ست گورو قت کے درشن کرنا -
اونکا بچن سنکر اوسپر عمل کرنا - یا جہان وہ اجازت دین - اور وہان سنتون کی بانی کا پاٹ یا ارتھ -
یا اوسکے متعلق چرچا ہوتا ہو - جانا ست سنگ باہرمکھی ہے -

سوال ۴۵ - ست سنگی کسکو کہتے ہین -

جواب - تمام آدمی جنہون نے ست گورو قت سے اوپدیش لیا ہو - اور سرت شبد جوگ کا ابھیاس
کرتے ہون - خواہ وہ سادہو ہون یا گرہستی - پرش ہون یا استری ست سنگی کہلاتے ہین -

سوال ۴۶ - دنیادار و تارک الدنیا یعنی سادہو و گرہستی کے ادہکار مین کچھ فرق ہے یا نہین -

جواب - دنیادار و تارک الدنیا آجکل عموماً صرف کہنے کیواسطے لفظ بنے ہوئے معلوم ہوتے ہین

دراصل بھی غور کرکے دیکھا جاوے تو کوئی دنیادار کتنے ہی دُنیا کے پدارتھ رکھتا ہو۔ پہر بھی ہزارون
لاکھون۔ بلکہ بیشمار پدارتھ[۵] ایسے نکلینگے جو اوسکے پاس نہونگے۔ اسیطرح تارک الدنیا نے خواہ کتنے ہی
پدارتھ چھوڑدئے ہون۔ پہر بھی بہت سے پدارتھ اوسکو اپنے پاس رکھنے اور برتنے پڑتے ہین۔ پس یہ
صرف پرورتی اور نرورتی کے درجے ہین۔ اور ست مت مین ظاہری تیاگ و گرہن کو بہت کم درجہ کا
سمجھا گیا ہے۔ تاہم جسکے جسقدر کم تعلقات اس دنیا مین ہین۔ اوسیقدر اوسکو زیادہ موقع ابھیاس
کا اور حصول آنند کا ملتا ہے اور اس انگ[۶] مین تارک الدنیا زیادہ اودھکاری ہے۔ مگر اصل تیاگ
و گرہن دل سے تعلق ہے۔ جو دل سے دنیا کا تیاگی ہے اوسکا درجہ نہایت بڑا ہے۔ اور وہ سنت مت کو
بہت جلدی اور اچھی طرح سمجھ کر پورا فایدہ اوٹھا سکتا ہے۔ مگر گیروا کپڑے رنگ لینا یا سر منڈا کر گھربار
استری۔ پوتر۔ وغیرہ کو چھوڑ دینے سے سنت مت مین کوئی بزرگی نہین سمجھی جاتی ہے۔ اور
ایسے سادھون اور گرہستیون کا ایک درجہ ہے۔ بلکہ اسوقت مین سنتون کا حکم واسطہ تیاگنے گھربار
و روزگار کے بلا ضرورت کافی مطلق نہین ہے۔

سوال ۴۷۔ استری و پُرش ارتھات[۷] مرد و عورت کا یکسان اودھکار ہے یا کم زیادہ۔

جواب۔ اپنے کلیان[۸] واودہار کی جیسے مرد کو ضرورت ہے۔ ایسے ہی عورت کو۔ اور
جسقدر عقل وغیرہ مرد مین ہوتی ہے۔ اوسیقدر عورت ہین۔ بلکہ سنت مت مین جو پریم اور بھگتی کا
مارگ ہے۔ یعنی عشق آلٰہی کا راستہ ہے اسمین اکثر عورتین زیادہ جلدی فایدہ اوٹھاتی ہین کیونکہ
اونمین قدرتی طور پر پریم و بھاؤ انگ زیادہ ہے۔ پس جیسے کہ ہر ایک مذہبی کام کو مرد و عورت گانٹھ
جوڑ کر یعنی شریک ہو کر کرتے ہین۔ اور شاستر مین عورت کو اردھنگی یعنی نصف حصہ جسم کہا ہے۔
اسیطرح سنت مت مین بھی استری پُرش کا برابر اودھکار ہے۔ اور عملی طور پر بھی اسوقت مرد و عورت
دونو شریک ہوتے ہین۔ مرد کو ست سنگی اور عورت کو ست سنگنی کہتے ہین۔ اور بعض معزز و متبرک

[۵] مال
[۶] حصہ
[۷] یعنی
[۸] نجات

مستورات اسوقت بہت اعلی درجہ پر پہونچی ہوئی ہین -

سوال ۴۸ - سُرت شبد جوگ کا ابھیاس کسطرح کیا جاتا ہے -

جواب - جو شبد اونچے دیس سے نیچے کو گھٹ مین آرہا ہے - اور جسکی آواز ہر شخص کی انتر مین ہر وقت جاری ہے اُسمین سُرت یعنی توجہہ یا روح کو جوڑکر - اوپر کو چڑہانا - سُرت شبد جوگ کا ابھیاس کرنا ہے -

سوال ۴۹ - جب شبد کی دہار نیچے کو آرہی ہے - تو اُسکے سہارے سُرت کی دہار اوپر کو کسطرح چڑھے گی -

جواب - جیسے مچھلی جل کی دہار مین جو کسی اونچے مقام سے نیچے کو گر رہی ہو - اوس دہار کے سہارے اوپر کو چڑہ جاتی ہے - مفصل بھید اسکا ست گورو وقت سے یا با اجازت اونکے کسی ابھیاسی ست سنگی سے معلوم ہو سکتا ہے -

سوال ۵۰ - اوپدیش کا کیا طریقہ ہے -

جواب - اوپدیش کا کوئی خاص طریقہ نہین ہے - جسوقت کوئی ادہکاری جیو یعنی سچا شوق والا آوے اوسیوقت اوسکو اصول سنت مت کے بیان کرکے اگر اوسکی سمجہہ مین بخوبی آجاوین قریب آدہ گھنٹہ مین اوپدیش دیا جاتا ہے - اور رائے صاحب نے ایک زیادہ سہولیت یہ کی ہے کہ جس شخص کو شوق دلی ہو اور کسی وجہہ سے اوسکو آگرہ آنے کا موقع نہ مل سکے تو بذریعہ تحریر بہی اوپدیش دیدیتے ہین -

سوال ۵۱ - ابھیاس کی کیا جُگتی ہے -

جواب - بھجن - دہیان - سُمرن - یہ تینون ابھیاس کی جُگتی ہین - جو پورا ادہکاری ہے اوسکے واسطے بھجن مُکہہ اور دہیان و سُمرن گون انگ مین اور اوس سے کمتر کیواسطے دہیان

یا سمرن مکھہ اور باقی دونو عمل گون انگ مین سمجھنے چاہئین - یا یون کہو کہ جو اول درجے کے ہین انکے واسطے یہی کافی ہے کہ من اور سُرت کو یکسو کرکے یعنی وقت شغل تمام تعلقات ظاہری و باطنی سے دل کو ہٹا کر بھجن یعنی شبد کے سننے مین لگا دین - جو دوسرے درجہ کے ہین وہ بھجن کیوقت من اور سُرت کو یکسو کرنیکے واسطے پہلے سمرن و دھیان کرین اور پہر بھجن مین لگین - اور فرصت کے وقت سنتونکی بانی کا پاٹھ ارتھہ سہت[۵۱] کرین اور اوسکو خوب سوچکر اوسپر عمل کرین - جو تیسرے درجہ کے ہین وہ بھجن سمرن و دھیان سے پہلے ست گورو قت کی سیوا وست سنگ باہری کرین اور سُننے ہوے بچنون کو یاد رکھہ کر اون پر عمل کرین - مفصل بھید اسکا ست گور وقت سے ملسکتا ہے -

سوال ۵۲ - سیوا کسکو کہتے ہین -

جواب - ست گور وقت کی اگیا مین سچائی سے چلنا یعنی دل و زبان - و فعل مین ست گور وقت کے حکم کے سوائے قدم نہ دہرنا - اور جو جگت وہ بتاوین اوسکا چیت لگا کر عمل کرنا سچی سیوا ہے

سوال ۵۳ - سچے پرمارتھی کی کیا پہچان ہے -

جواب - جسکے دل مین مالک کے ملنے کی سچی چاہ اور برہ ہو - جو سوائے مالک کے کسی پر بہروسہ نہ رکہے - جو سوائے مالک کے کسی دوسرے کا محتاج نہ رہے - جو نربھے[۵۲] ہو کر سچائی کو ہر موقع پر استعمال کرے - جو مالک کے دربار مین رسائی کرنا سب سے مقدم فرض سمجھے - اور اس جتن مین اگر ضرورت ہو تو تمام دُنیاوی پدارتھون کو بھی تصدق کر دے - ایک مہاتما نے سچے پرمارتھی کی یہ پہچان کہی ہے

وشئین[۵۳] سے جو ہوے اوداسا[۵۴]	پرمارتھ کی جا من آسا[۵۵]
تن اندری آشکت نہ ہوئی	نیند بھوک آلس[۵۶] جس کہوئی
برہ بان جس ہردے لاگا ++	کہوجت پہرے سادہ گور جاگا[۵۷]

[۵۱] معنی کرنا ہے
[۵۲] بےخوف
[۵۳] دنیاوی خواہش
[۵۴] متنفر و بیزار
[۵۵] امید
[۵۶] سستی
[۵۷] پیدا ہونا

سوال ۵۴ ۔ سچے پرمارتھی ابھیاسی کو کیا کیا پرہیز لازم ہین ۔

جواب ۔ کم بولنا ۔ کم کہانا ۔ کم سونا ۔ دُنیاوی معاملات مین صرف بقدر ضرورت تعلق رکہنا ۔ اوس تعلق کو سچائی کے ساتھہ برتنا ۔ مالک کا بھجن یعنی سُرت شبد جوگ کا ابھیاس نہایت پریم اور سچائی کے ساتھہ کم از کم ایک گھنٹہ روز (اور زیادہ جسقدر ہو سکے) ضرور کرنا ۔ ست گورو وقت کی سیوا اپنے ادہکار اور اونکی مرضی کے موافق سچے دل سے کرنا ۔ ماس مدرا یعنی گوشت و شراب و دیگر منشی اشیا کا ہرگز نہ استعمال کرنا ۔ اپنے ادہکار کے موافق ست سنگ مین شریک ہونا ۔ ایسا ست سنگ نہ ملے تو تنہا سنتون کے بانی کا غور اور تامل کے ساتھہ تھوڑا سا پاٹ کرنا ۔ کوسنگ سے ہمیشہ بچتے رہنا ۔ سمے کو بے ارتھہ نہ کھونا یعنی کوئی وقت بھی ضائع نہ ہونے دینا ۔ جہانتک اور جسقدر جلدی ممکن ہو باہر مکھی باتون سے ہٹ کر انتر مکھی برتی کرنا ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

سوال ۵۵ ۔ انتر مکھی و باہر مکھی برتی کسکو کہتے ہین ۔

جواب ۔ سُرت یا روح جو بذریعہ گیان اندری وغیرہ باہر کے سنسارک پدارتھون مین لپٹائمان ہو رہی ہے اسکو باہر مکھی برتی کہتے ہین ۔ ان گیان اندری وغیرہ کو انتر مین اولٹنا اور سنسارک پدارتھون وغیرہ سے ہٹانا اور مالک کے چرنون مین سچا پریم کرنا اور اوسکے نام اور دہام کی ہر وقت یاد کرنا اسکو انتر مکھی برتی کہتے ہین ۔

سوال ۵۶ ۔ سچا پریم کسکو کہتے ہین ۔

جواب ۔ پریم دو قسم کا ہے ۔ انتری و باہری یعنے باطنی و ظاہری ۔ جو اپنی تمام برتیون کو جو اندریون مین لگی ہوئی ہین ابھیاس سے انتر مکھہ کر کے اصلی روپ مالک یعنے شبد مین لگا دے اور اوسکے رس و آنند مین ہر دم بھنیا یعنی مگن رہے ۔ وہ باطنی پریم ہے ۔ ست گورو وقت کے بچن و بانی ۔ بلاس و باہری لیلا دیکھہ کر مگن ہونا ۔ اور اونکے بچن کا دل مین اثر اور کم سے کم کچھہ عرصہ

تک ٹھہراؤ ہونا اور دل و دیدہ سے اونکا درشن کرنا یہ پریم ظاہری ہے -

سوال ۵۷ - انترمکھہ برتی کسطرح ہوسکتی ہے -

جواب - تیاگیون و گرہستیون کیواسطے انترمکھہ برتی کرنیکے علیحدہ علیحدہ جتن ہین -

(۱) جسنے تمام تعلقات دُنیاوی سے قطع تعلق کرکے ست گور کے چرنون کی سرن لی ہو اور جسکی خوراک - پوشاک - و دیگر ضروریات کا ست گور کو فکر ہو - ایسے تیاگی کیواسطے فرض ہے کہ کم از کم ایک گھنٹہ دھیان دسمرن وایک گھنٹہ بھجن روزمرہ کیا کرے - دن رات خصوصاً بھجن کیوقت من کی چوکیداری کرتا رہے - اور جہانتک ہوسکے نامناسب خیالات سے من کو روکے - اور پوری کوشش کرے کہ من بُرے خیالات مین تن کو بھی اپنے ساتھہ زبردستی ہرگز نہ کھینچ سکے - کام آدک بکار دن واندریون کے باہرمکھی بلاس سے مثلاً راگ وناچ دیکھنا وسننا - نامناسب میلے وتماشون مین جانا - بازار کی سیر کرتے پھرنا - قصہ کہانی وعشق مجازی کی کُتب کا پڑھنا - چوپڑ - شطرنج - گنجفہ وغیرہ کھیل کھیلنا - بھنگ - گانجا - چرس - افیون - چنڈو - مدک - وغیرہ نشے جنسے خشکی - غفلت - وسستی ہو - ونت عمدہ غذا کا کھانا یا اوسمین باسنا[۵۱] رکھنی - وغیرہ وغیرہ باتون سے قطعی پرہیز کرے - اور دُنیا کی بے ثباتی اور اپنی موت کو ہمیشہ یاد رکھے - تن - من - اور سُرت سے سُت گور وقت کی سیوا کرے اور اونکی اگیا[۵۲] مین رہے - جب کوئی بکار زیادہ ستاوے تو ست گور سے اوپائے[۵۳] پوچھے اور جسطرح وہ کہین عمل کرے -

(۲) گرہستی کیواسطے سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ جہانتک ہوسکے دُنیاوی تعلقات بہت مختصر رکھے - اور جن سنسارک کامون کا اپنے سے کوئی خاص تعلق نہوا ونمین ہرگز دخل نہ دے - ہر ایک کام کو سچائی سے کرے اور اوسکے نتیجہ کو مالک کی موج پر چھوڑدے - سکھہ دکھہ و دیشون آدک مین زیادہ آشکت[۵۴] نہ ہو - ست گور و ابھیاگت[۵۵] آدک جتھاشکت[۵۶] سیوا کرے - صبح شام یا جب فرصت ملے -

[۵۱] خواہش [۵۲] حکم [۵۳] علاج [۵۴] گرفتار [۵۵] آزاد فقیر [۵۶] حتی الامکان

کم از کم ایک گھنٹہ۔ سمرن۹۱۔ دھیان۹۲ و بھجن۔ و ست سنگ و بانی کا پاٹھ کرے۔ ۹۱ تسبیح، ذکر

سوال ۵۸۔ کسقدر عرصہ تک ابھیاس کرنے سے مقامات اندرونی کھل سکتے ہین۔

جواب۔ یہ بات دلی شوق۔ صفائی قلب۔ سچے پریم۔ اور محنت پر منحصر ہے۔ اگر اتم ادھکاری ۹۲ مراقبہ
ہو تو وہ باتین جو برسون مین حاصل ہونی مشکل ہین۔ دنون مین حاصل ہو سکتی ہین۔ تاہم عام
طور پر اوسط درجہ کے شوق والے کو دو تین برس ابھیاس کرنے سے۔ رس اور آنند۹۳ آنے لگیگا اور ۹۳ مزہ اور خوشی
خود اندر مین معلوم ہو جاویگا کہ کسقدر عرصہ مین کس مقام پر وہ جا سکتا ہے۔

سوال ۵۹۔ کیا سبب ہے کہ بعض ابھیاسیون کو بے شمار عرصہ مین بھی کچھہ فایدہ
نہین ہوتا۔

جواب۔ وہ بدھی۹۴ پوربک اور پورے پرہیز کے ساتھہ ست سنگ اور ابھیاس نہین ۹۴ موافق قاعدہ کے
کرتے ہین۔ دراصل اونکو ابھیاسی بھی نہین کہنا چاہیئے۔ وہ صرف ظاہر دار اور نمائشی ہوتے ہین
ورنہ سچا ابھیاس تو ضرور بالضرور اور فوراً اپنا اثر اور فایدہ دکھلاتا ہے۔ ایک مہاتما کا بچن ہے
کہ ابھیاسی (دراصل ست سنگی) چار قسم کے ہوتے ہین۔ اول۔ جو پوتھی مین پڑھ کر یا زبانی سُنکر
ساری باتین حفظ یاد کر لیتے ہین۔ جیسے کوئی آدمی علم طب کی کتابین پڑھ کر۔ یا اونکا حال زبانی
سُنکر صرف نسخہ یاد کر لے۔ دویم جو صرف دکھلاوے کیواسطے دو چار منٹ یا زیادہ عرصہ تک آنکھین
وغیرہ بند کر کے بیٹھہ جاتے ہین۔ جیسے کوئی دوائی مونھہ مین ڈالکر کلی کر دے۔ سوم
جو محنت کر کے ابھیاس کرتے ہین مگر ہمیشہ یا کبھی کبھی وشیون آدک مین آسکت ہو جاتے ہین۔
جیسے کوئی دوائی بھی لے مگر پورا پرہیز نکرے۔ چہارم جو ابھیاس محنت اور سچائی سے کرتے ہین
اور وشیون آدک سے بھی ہمیشہ بچتے رہتے ہین۔ جیسے کوئی دوائی بھی پیوے اور پورا پرہیز
بھی کرے۔ پس چوتھی قسم کے ابھیاسی پورا فایدہ اوٹھا سکتے ہین۔

سوال ۶۰ - ابھیاس شروع کرکے چھوڑ دینے یا پورا پرہیز نہ کرنے مین کیا نقصان ہے -
جواب - سچا ابھیاس (چوتھی قسم مندرجہ سوال ۵۹) اگر ایک مرتبہ بھی ہو جاوے تو پھر کبھی نہین چھوٹ سکتا - لیکن جنکو سچا عشق یا لگن نہین ہے اور وہ کچھہ عرصہ مین ابھیاس کرنا چھوڑ دین تو کسیطرحکا نقصان نہین ہے - سوائے اسکے کہ بالکل چھوڑ دینے مین بالکل آنند بند ہو جاویگا مگر جتنا ابھیاس کر چکا ہے اوسکا پھل ضرور ملے گا - اور جس پرہیز کو جسقدر توڑے گا - اوسی کے اندازہ سے کم آنند میسر ہوگا -



صلاء عام

ا- پیارے ناظرینو- ذرا خیال کرو کہ دُنیا بلکہ تمام برہمانڈ کیسی گردش مین لگا ہوا ہے- اور سمے یعنی وقت مثل دریا کے کیسا بہتا چلا جا رہا ہے - اور زندگی کا پل پل ہر ایک سانس کے ساتھہ کیسا کم ہو رہا ہے - ساتھہ ہی یہ بہی سوچو کہ اسوقت تک کی گذشتہ زندگی کیسی خواب و خیال معلوم ہوتی ہے - اور آیندہ ایک پل بہی بہوگ سکینگے یا نہین- اسکا حال ذرا بہی نہین معلوم - ایسی بے ثباتی مین کیا یہ ضروری بلکہ نہایت ضروری بات نہین ہے کہ آپ اس آگمایاہی[٥١] سنسار مین ضرورت سے زیادہ چت نہ لگا کر اوس مقام مین پہونچنے کی تدابیر سوچو اور سامان فراہم کرو جہان ہمیشہ آرام سے رہنا ممکن ہے - اور وہ سنتو نکا دیال دیس ہے -

آپ کو اس رسالہ کے پڑہنے سے یہ بہی بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا کہ اس سنسار مین ہر ایک چیز کے (سوکہشم[٥٢] و استھول بہید سے) بے شمار درجے ہین - اور جسقدر جو چیز سوکہشم ہے اوسیقدر زیادہ خوبصورت طاقتور اور دیرپا[٥٣] ہے - اور جسقدر استھول ہے بدصورت کم زور اور ناشمان ہے -

ساتھہ ہی اسکے تمام چیزون کا مخرج یا بہنڈار بہی ایک ہی ہے پس سنت مت مین یہ جگتی رکھی گئی ہے کہ پہلے اینک استھول باہر مکہی چیزون سے اپنی برتی (توجہ) کو ہٹا کر ایک ست گور وقت کے چرنون مین لگاؤ- پہر ست گور وقت سے بہید لیکر اینک انتری سوکہشم چیزون سے برتی کو سمیٹ کر ایک سُرت شبد جوگ مین لگاؤ- اس جگتی پر سچّے دل سے عمل کرنے مین اس دُنیا کے تمام آنند بہی خود بخود میسر ہوتے ہین اور عقبیٰ کا پرم آنند بہی ملتا ہے-

سواے اس جگتی کے جسقدر کوششین ہین سب نامکمل ہین- اور اونکے ذریعہ سے جو کچھہ خوشی حاصل

[٥١] آنے جانیوالی یعنی آواگون والی دنیا

[٥٢] لطیف و کثیف

[٥٣] نیست و نابود یا تبدیل ہونیوالی

ہوگی وہ صرف استھول شریر یا انتہکرن یعنی من - چت - بدھ - اہنکار کا بلاس ہوگا اور چولہ چھوٹنے[۵۱]
پر وہ خوشی اور بلاس یا تو یہان ہی پڑے رہجاوینگے یا بار بار جنم مرن مین پھنساوینگے - ۵۱ جنم مرن

۲ - معزز عالمو - فاضلو - علم کو تیسرا نیتر (چشم) کہا ہے - پس آپ اوس تیسرے نیتر سے دیکھو ۵۲ چیز
کہ اس سنسار مین کیا وستو سار ہے اور کیا چیز[۵۲] ناپایدار[۵۳] - آپنے کتابی علم حاصل کیا ہے اور وہ دراصل ۵۳ ستھل
مہا استھول ہے - کیونکہ جنہون نے کُتب بنائین - اونکو پہلے انتر[۵۴] مین خیال جما - پہر وہ خیال دل ۵۴ اندر
اور اوسکے بعد زبان پر آیا - یا ہاتھ کے ذریعہ حروف کی شکل مین لکھا گیا - اور بموجب قانون قدرت
اوس خیال کی طاقت جو کچھہ دل مین تھی اوس سے کم زبان پر اور زبان سے کم قلم و کاغذ پر آنے سے
ہوگئی - اور جو کچھہ اوس خیال کا مطلب دل مین تھا زبان و قلم پر آنے سے ضرور بالضرور کچھہ نہ کچھہ
اوسمین تبدیلی ہوئی - پس صرف کتابی علمیت و فضیلت کے ابھمان[۵۵] مین نہ رہکر سنت ست گورسے چرچا کرو ۵۵ غرور
سنت جو گفتگو کرینگے - اوس تمام کا نقش جسطرح اونکے انتر مین پڑیگا اوسیطرح اوسکا عکس تمہارے
انتر مین کہچ جاویگا - اور جس درجہ کی وہ گفتگو ہوگی اوسی درجہ پر تمہاری سُرت کو چڑہا کر وہ گفتگو تمہارے
ذہن نشین کرادینگے - پس آپ سنت ست گورسے بھید لیکر ابھیاس[۵۶] کرو - ابھیاس سے اوس سچی
قوت یعنی ست پُرش کا جلوہ نظر آویگا جو کُل قوتون و حرکات کا منتظم و متحرک ہے - ۵۶ شغل

۳ - اے اہل تصانیف و شاعرو ممکن ہے کہ آپنے برسون محنت کرکے اور علمی لیاقت و دنیاوی
تجربے حاصل کرکے یہ مشق بہم پہونچائی ہو کہ نہایت عمدہ عبارت مین باریک سے باریک مضمون کو
قلم بند کرلو - مشکل سے مشکل مضمون کو نہایت موثر الفاظ کی لڑی مین پرو کر عام پسند بنادو جسکی چاہو
تعریف یا مذمت کردو - کتاب یا مضمون وغیرہ کے بناتے وقت ایک قسم کی خوشی بہی محسوس ہوتی ہو
مگر عارضی - آپ یہ بہی غور کرلو کہ کتنا بڑا حصہ اپنی زندگی کا صرف کرکے آپنے یہ لیاقت پیدا کی ہے
اور کسقدر محنت اور وقت صرف کرنے سے آپ کوئی مضمون لکھتے ہین - مگر یہ تمام کاروائی آپکو

بندہی کے بلاس مین پہنساتی ہے اور مان بڑائی شہرت ونا موری کے جال مین اولجہاتی ہے -
جسوقت شریر چہوٹے گا - یہ سب کچہہ یہان ہی رہجاویگا - اور انکے چہوڑنے کے سبب روح بڑی حسرت
ویاس ساتہہ لیجاویگی - پس جہان آپنے اسقدر محنت کرکے یہ لیاقت بہم پہونچائی ہی ہان کچہہ عرصہ
سُرت شبد جوگ کی بہی کمائی کرو اور اوسکے متعلق کُتب و مضامین (خصوصاً نظم مین) لکہہ کر طبع آزمائی
کرو - اسمین آپکی موجودہ لیاقت بہی بڑہیگی یعنی قوت تصنیف نہایت صاف و تیز ہوجاویگی اور آپکی
سحر آمیز تحریر سے عوام کو بہی بہت فایدہ ہوگا اور انت سمے آپکو سچی خوشی اور سچی نجات حاصل ہوگی -
اور بر خلاف معمولی تصانیف کے جو تہوڑے آدمیون کے معاینہ و مطالعہ مین آکر تہوڑے عرصہ مین
ہی پوشیدہ ہوجاتی ہین یعنی عوام کی نظر سے گرجاتی ہین - آپکی روحانی مضامین کی کُتب بے شمار
عرصہ تک چشمۂ فیض ہوکر بے شمار آدمیون کو فایدہ پہونچاوینگی - جیسے کہ اسوقت ہزارون سالہاے گذشتہ
کی بنی ہوئی کتب مذہبی ہزارون لاکہون آدمیون کی حرز جان بنی ہوئی ہین - پس آپ ضرور بالضرور
سُرت شبد جوگ کا ابہیاس کرو -
۴ - پیارے حکیمو - وطبیبو - آپنے دماغ وجسم کی قوتون اور اونکی تاثیرون کو خوب دریافت
کیا ہے - مگر آپ (حکماء) من سے پرے نہ پہونچ سکے - یا جسکو آپنے روح سمجہا ہے وہ من ہی
ہے بلکہ برہمانڈی من بہی آپکو معلوم نہین ہوا ہے - اسیطرح فن طبابت مین گو آپ (اطباء) نے
خوب ملکہ حاصل کیا ہے - مگر آپکی تمام معلومات صرف استہول شریر یا بہت کم سوکہشم شریر سے متعلق
ہین - اور سنتون نے استہول و سوکہشم ہر دو شریرون سے بہت دور تک کے حالات چشم دل سے
ملاحظہ و معاینہ کیے ہین - اور انتر کے تمام مقامات کو دیکہا ہے - پس آپ سنتون کی تلاش و تحقیقات سے
ضرور فایدہ اوٹہاؤ - آپ بہ نسبت اورون کے بہت جلدی سنت مت کو سمجہہ سکتے ہو اور دوسرون کو
سمجہا سکتے ہو -

۵ - اے مسمیریزم[۹۱] ۔میگنیٹزم[۹۲] ۔سپریچویلزم[۹۳] ۔ہپنوٹیزم[۹۴] کے جاننے والو ۔قوت بجلی
آکرشن شکتی ۔سنگہار شکتی وغیرہ کے پہچاننے والو ۔تمہاری تحقیقات وواقفیت نہایت تعریف قوت کشش
کے قابل ہے ۔آپ نے بہت سے مالک کی قدرت کے پوشیدہ بھید اپنے علم وعقل وتجربہ سے آشکارا
کیئے ہین جنکے سبب بہت سی تاریکی لوگون کے دلون سے دور ہوئی اور قدرت کے عجیب وغریب
حالات وطاقتین معلوم ہوئین اور اون سے کئی قسم کے فایدے اوٹھاے گئے ۔مگر خاص روح
کا حال جسکی طاقت سے آپ کی دریافت کی ہوئی قوتین کام کر رہی ہین جیسا کہ چاہیئے آپ پر بخوبی ظاہر
نہین ہوا ہے ۔مالک کُل کا جلوہ آپکو نظر نہین آیا ہے ۔اگر آپ چند روز سُرت شبد جوگ کے ابھیاس
مین مصروف ہون اور توجہ دلی سے مشق بہم پہونچاوین ۔تو بلا مدد غیرے بہت سے اندر کے کوائف
آپکو معلوم ہونگے اور آپکو ایک ایسا اعلیٰ درجہ کا آنند اور روحانی سرور حاصل ہوگا کہ اوسکے سامنے
آپ تمام دُنیا کے پدارتھ ہیچ سمجھین گے ۔اور اوس وقت ایسے ایسے راز آپکو معلوم ہونگے جنکے
مقابلہ مین آپکی موجودہ معلومات آپکو مہا استھول ورسچون کا کھیل معلوم ہونگے آپ جب چاہوگے
مالک کُل کے درشن اور اوس سے بوسیلہ روح انتر مین گفتگو کر سکوگے اور جسوقت چولہ چھوڑوگے
مالک کے چرنون مین پہونچکر سچی مُکتی ونجات حاصل کروگے ۔

۶ ۔اے نجومیو ومہندسو ۔آپ نے زمین وآسمان کی قلابے ملا دئے ہین ۔بڑے بڑے
ستارون وسیارون کی طاقت ۔رفتار ۔واثر معلوم کیئے ہین ۔اور نئے نئے ستارے بھی
دریافت کیئے ہین ۔ذرا سنتمت کو بھی سنو اور سُرت شبد جوگ کا ابھیاس کرو اور پھر دیکھو کہ علم نجوم ومہندسہ
مین آپ کسقدر زیادہ معلومات کر سکوگے ۔آکاش[۹۵] کی گہرائی مین یعنی اونچے دیس مین جو چنا ہے آسمان
اوسکی آپکو خبر پڑیگی اور اوس سورج (مالک کُل) کا جلوہ نظر پڑیگا جو کُل سورج منڈلون کا مرکز ہے ۔

۷ ۔اے علم طبعی کے جاننے والو ۔آب وہوا اور زمین وغیرہ کی خاصیت کے پہچاننے والو ۔

۹۱ Mesmerism, ۹۲ Magnetism ۹۳ Spiritualism
۹۴ Hypnotism

جسطرح اس کرۂ زمین ونیز اسکے ہر ایک حصہ مین شمالی مقامات مثلاً شمالی امریکہ - یورپ و ایشیار
وغیرہ نہایت عمدہ اور وہانکی آب وہوا صاف - آبادی و پیداوار کثیر - باشندگان قوی - عقیل -
وفہیم ہین - مدّھ[ع۱] دیس بدرجہ اوسط - وجنوبی مثلاً جنوبی امریکہ - افریقہ - دیگر جزائر و سمندر وغیرہ زیادہ
خراب اور وہانکی آب وہوا کثیف - آبادی و پیداوار کم - باشندگان سست کم عقل و بدشکل ہین -
اسیطرح پنڈ - برہمانڈ - ودیال دیس کا حساب ہے - یعنی دیال دیس نہایت وسیع اور وہان کی
زمین کا بھوگ اور آنند و سرور دائمی بلا آلایش رنج وغم کے ہے - اور برہمانڈ دیس بدرجہ اوسط -
وہان آنند و سرور محدود ہے - اور پنڈ دیس بدرجہ ادنی ہے - جہان خوشی و سرور ناپائیدار اور رنج و
غم کے ساتھ آمیختہ ہین - پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ و نیچے دیس یعنی برہمانڈ و دیال دیس
کی کیفیت ورچنا کا حال بھی معلوم کرین - اور اسواسطے سرت شبد جوگ کا ابھیاس کرنا چاہیئے -

۸ - اے علم معدنیات وحیوانات ونباتات وجمادات وغیرہ کے جاننے والو -
آپ نے بڑی محنت اور تحقیقات کرکے ایک ایک پتے اور جڑ بوٹی کو دریافت کیا ہے - بے شمار حیوانات
اور اونکی قسم ومزاج معلوم کئے ہین - مختلف دھاتون و اجزاے زمین کا حال اور طاقت و اثر معلوم
کیا ہے - مگر اپنا کھوج ذرا بھی نہین کیا - سرت شبد جوگ جیسے چشمہ آبحیات سے بالکل محروم ہو -
آؤ سنتون کے مت سے آپ بھی فایدہ اوٹھاؤ - اس سے آپکی معلومات کو بھی بہت کچھ مدد ملیگی -
اور سب سے بڑھکر جو چیز جاننے کے قابل ہے وہ آپکو معلوم ہوجاویگی اور وہی کل اشیا کا مخزن ہے -

۹ - اے ویدانتی - برہم گیانی و صوفی وغیرہ صاحبو - ہرچند آپکی تحقیقات وتلاش
بہت وسیع ہے مگر اسقدر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ سواے زبانی جمع خرچ - یا وچار - یا حبس نفس[ع۲]
(یعنی پرانایام جو نہایت مشکل اور جسکا ابھیاس اس زمانہ مین ناممکن معلوم ہوتا ہے) دوسرا کوئی سادھن ایسا
آسان وسریع التاثیر جیساکہ سنتون نے اس زمانہ مین سرت شبد جوگ نام سے جاری فرمایا ہے -

ع۱ مکتسوطہ

ع۲ شغل

آپکے ہان نہین دکھلائی دیتا ہے اوریہی سبب ہے کہ اکثر آپکے فرقہ والون کورسائی منزل مقصود و حصول پوری شانتی کا کم بلکہ بالکل نظر نہین آتا - آپکا برہم - و مایا پد - و نیز شُدّہ برہم جوکہ برہم کا تیسرا یعنی نکلش یا جمالی سروپ[۹۱] ہے - اور جسکو آپنے انت پد یعنی درجہ انتہا مانا ہے - بموجب قول سنتون یعنی فقراے کامل کے صرف برہمانڈی من ہے - اور نِرمل چیتن دیس یعنی خالص روحانی مقام اوسکے پرے ہے - اور سچے پریمیون و سچے عاشقون کا وہی مالک کُل ہے اور دراصل "ست چت آنند" نام کا اطلاق اوسی پر ہوسکتا ہے - کیونکہ وہی ہمیشہ ایک رس یعنی ایک طرح پر محض آنند سروپ ہے اور مایا یعنی صفت کی ملونی سے مُبرّا ہے اور سنتون نے دیا فرما کر اوسکا بھید اور وہان پہونچنے کا راستہ - سُرت شبد جوگ کی کمائی سے بہت صاف صاف بیان کیا ہے - آپ اُسکو دریافت کرکے - اور اوسکا ابھیاس کرکے اول برہم پد اور اوسکے بعد سنتون کے ست پد مین داخل ہوکر سچا سرور دایمی حاصل کرین -

۹۱ نشکل

آپ صاحبون مین بعض یہ کہدیتے ہین کہ برہم سب جگہہ ویاپک[۹۲] ہے - اونمین بھی ہے - اور اسواسطے وے برہم ہین - اتنا کہنے یا دلمین سمجھنے سے دراصل وہ مایا کے جال مین زیادہ پھنس جاتے ہین اور اگر وہ اپنے آیینۂ دل مین انصاف اور غور کی نظر سے دیکھین تو مذکورہ بالا "مہاواک[۹۳]" کے سننے یا سمجھنے سے اونکی حالت کچھہ بھی نہین بدلتی ہے - اونکے دلمین مثل دیگر سنسار کے آدمیون کے ساری خواہشین بھری رہتی ہین - وہ اچھے پدارتھون کے حاصل کرنیکے واسطے امیرون و دولتمندون کے دروازون پر پھرتے رہتے ہین - ذرا سے لالچ - یا خوف - یا اشتعالک مین سینکڑون بُرے کام کر گذرتے ہین - ذراسی بیماری یا کسی اور مصیبت کیوقت وہ "جگت متھیا[۹۴] - برہم کیولنگ" "اہم برہم اسمی[۹۵]" وغیرہ فقرے بالکل بھول جاتے ہین -

۹۲ موجود

۹۳ بڑا ودہ

۹۴ دنیا باطل برہم ستیہ

دراصل اونکی اس غلطی کا سب سے بڑا یہ سبب ہے کہ اونہون نے زمانہ سابقہ کے جوگیشرون کیطرح کرم و

۹۵ مین خود برہم ہون

اوپاسنا[٩١] و نفس کشی نہین کی - ویراگ[٩٢] - وویک[٩٣] - کھٹ سمپت[٩٤] - ممکشتا[٩٥] - وغیرہ کیطرف توجہ نہین کی - ویدانت شاستر و برہم ودیا کے آخر مین جوگیان کے خیالات لکھے ہین یا جن اعلی درجہ کے خیالات کو فقراے کامل و جوگیشورون وغیرہ نے - بے شمار ابھیاس کر کے ظاہر کیا ہے جنکو بغیر کرم واوپاسنا کوئی سننے کا ادھکاری نہین ہے - اونہون نے زبانی یاد کرلئے ہین اور واچک گیانی بنگئے ہین اور مثل تھیٹر یعنی تماشہ گاہ کے راجہ اندر کے اپنے تئین پورن برمھہ سمجھنے لگے ہین -

در اصل وہ نیون - ساماتن - وشیش بھید - برہم کو نہین سمجھے - یعنی نیون و ساماتن بھید سے برہم ہر جگہ ویاپک ہے - مگر اس سے کچھہ فایدہ حاصل نہین ہو سکتا - جسم انسانی ہی کو دیکھو - اسمین برہم ضرور ویاپک ہے - مگر پانو و ٹانگون مین وہ شکتی بدرجہ ادنی - کمر سے گلے تک بدرجہ اوسط محض مثل گھڑی کے پرزون کے کام دے رہی ہے - گلے سے اوپر دماغ تک بدرجہ اعلی وہ شکتی حواس خمسہ ظاہری و باطنی کے ذریعہ نہایت عقل و ادراک سے کام چلا رہی ہے - اور نیچے کے دونو درجون کا بھی انتظام کر رہی ہے - اسیطرح اس سنسار کی رچنا بدرجہ ادنی - برہمانڈ کی بدرجہ اوسط - دیال دیس کی بدرجہ اعلی ہے - سنسار کی رچنا و نیز پنڈ دیس کی رچنا مین اگرچہ برہم ویاپک ہے - مگر بسبب مایا کے خولون کے مثل پانو و ٹانگون کی شکتی کے گھڑی کے پرزون کی طرح ہے - جب اعلی درجہ یعنی دیال دیس کی چیتن شکتی تک رسائی ہوگی اوسوقت سچا فایدہ حاصل ہوگا -

تھرمومیٹر+ و بیرومیٹر※ وغیرہ کے معائینہ سے یہ مثال اچھی طرح سمجھہ مین آسکتی ہے - یعنی اوس آلہ مین پارہ بھرا ہوتا ہے - مگر اوسمین درجے ہوتے ہین - یعنی سو یا اوس سے اوپر درجہ مین نہایت گرمی پچاس کے قریب اعتدال - اور پچاس سے جسقدر درجے نیچے ہین اوسیقدر زیادہ سردی - اسیطرح فرض کرو کہ ایک پانی کیچڑ مین ملا ہوا کسی گڑھے مین پڑا ہے - اور وہ کچھہ بھی فایدہ نہین

٩١ طریقت
٩٢ دنیا سے اوداسین رہنا
٩٣ نیکی بدی کی تمیز
٩٤ چھہ صفتین یعنی ایک خواہشون کو روکنا دوسرا حواس کا روکنا تیسرا گرمی و سردی برداشت کرنا چوتھا نامناسب تکلیفات سہنا پانچوان دلکی یکسوی حاصل کرنا چھٹا گرو یعنی مرشد پر پورا یقین رکھنا
٩٥ خواہش نجات

+ Thermometre ※ Barometre.

پہونچاتا ہے بلکہ ایک قسم کا نقصان یعنی تعفن پیدا کرتا ہے - ایک پانی دریا مین بہہ رہا ہے
یا سمندر مین موجین مار رہا ہے - وہ بہت صاف ہے - اور اوسمین کشتی وجہاز وغیرہ کے چلنے سے
بے شمار فایدہ پہونچ رہا ہے - ایک پانی بھاپ روپ ہوکر سینکڑون کارخانون وریل
وغیرہ کے انجنون کو چلا رہا ہے - یہ تینون پانی اگرچہ واستو مین ایک ہی ہین - مگر اونکی حالت
وطاقت مین بے شمار فرق ہے - اور جیسے کیچڑ کے پانی کو صاف کیا جاسکتا ہے اور آگ پر
رکھہ کر بھاپ بنایا جاسکتا ہے - اسیطرح اس سنسار یا پنڈ دیس کے ویاپک چیتن کو ست سنگ سے
صاف کر کے اور سرت شبد جوگ کے ابھیاس اور پریم یعنی عشق کی گرمی سے بھاپ روپ
بادل روپ - گیس روپ وغیرہ وغیرہ بنا کر دیال دیس تک پہونچایا جاسکتا ہے -

۱۰ - اے کرم کانڈ و شریعت کے پابند صاحبو - معلوم ہوتا ہے کہ جو جو کرم آپ
کر رہے ہین - اور جن احکام شرع کے آپ پابند ہین - عموماً اونکا اصلی مطلب و مقصد آپکے
ذہن نشین نہین ہوا - وہ جس زمانہ مین بنائے گئے اوسوقت کے لوگون کے واسطے ضرور مناسب
ومفید ہونگے اور اونکی کارروائی بھی جیسا کہ موجد مہاتماون کا منشا تھا اوسیوقت مین ہوتی ہوگی -
اب عموماً نہ عمدہ طرح تعمیل ہوتی ہے نہ اونکا پھل ٹھیک ٹھیک پراپت ہوتا ہے - اور اسوجہ سے
زندگی بھر اون کرمون کے کرنے سے جیسا کہ چاہیئے فایدہ میسر نہین ہوتا اور آپکی ترقی درجہ طریقت
ومعرفت یعنی بھگتی وگیان مین نہین ہوتی - پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس زمانہ کیواسطے
جو کرم کرنے کی سنتون نے ہدایت فرمائی ہے - اونکو دریافت کر کے اور بخوبی سمجھ کر اونپر عملدرآمد
کرو - اور سچے مالک کی بھگتی ہردے مین دھارن کرو - ایسا کرنے سے چند روز مین ہی آپکو سچی
خوشی انتر مین حاصل ہوکر روز بروز ترقی ہوتی جاویگی - اور آخر مین سچا گیان حاصل ہوجاویگا

۱۱ - اے مورت و تیرتھہ کے پوجنے والو - واے پرانے بزرگون کی نشانات کی زیارت

٩١ غمیر دی ریح
کرنیوالو - افسوس ہے کہ تم خبر پڑے[٩١] رہتہ اور آپ وہ گل مین اٹکے ہوئے ہو - اور اصل مالک کا کہوج نہین
کرتے ہو - ذرا سنت بچن کو بغور سنو - وہ اصل مورت کُل مالک کا پتہ اور نشان تمہارے گھٹ مین دے
٩٢ رونق افروز
رہے ہین اور وہ مورت یعنی صورت سچّے مندر یعنے دِل مین جو مالک کا خود بنایا ہوا ہے براجمان[٩٢] ہے -
اور تم اوسکا دیدار بذریعہ سُرت شبد جوگ ابھیاس بہت آسانی اور صفائی سے کر سکتے ہو اور سچّے تیرتھ کا
بھی انتر مین ہی درشن ہونا ممکن ہے - کیونکہ اصلی گنگا اور حوض کوثر وغیرہ وغیرہ انتر مین ہی عالم بالا
مین ہین اور اونکا راستہ تمہارے گھٹ مین ہو کر ہے -
٩٣ رہجو
١٢ - اے دُنیا کی نِندا[٩٣] سے ڈرنے والو - واے پُرانی رسوم کے ٹیکیون - آپ سنت مت
کو اچھی طرح دل کی آنکھین کہولکر دیکھو - اور اگر عمدہ پاؤ تو اوسکو فوراً قبول کرو - جو لوگ تمہاری نِندا
کرتے ہین وہ عموماً جہالت یا خود غرضی کیوجہ سے ایسا کرتے ہین تم خوب سوچو کہ نِندا کرنیوالون سے تمہارا
صرف اس زندگی مین تعلق ہے اور بحالت خواب وہ تعلق بھی نہین رہتا ہے - اور مالک سے تمہارا
تعلق اس چندروزہ زندگی مین بھی اور اسکے بعد بھی ہمیشہ رہیگا - دراصل کبھی بدچلنی کرتے وقت لوک نِندا
سے ڈرنا چاہیئے - مگر مالک سے ملنے جیسے عمدہ کام مین خواہ تمام دُنیا نِندا کرے خوف نہ کرنا چاہیئے
یہ بھی معلوم کرو کہ آجکل عموماً علم و عقل سچائی و آزادی وغیرہ زیادہ پھیلتی جاتی ہین - پس افسوس ہے
کہ تم بوجہ نِندا یا اپنی نامناسب پابندی کے ترقی کے فائدے سے محروم رہو - اے لکیر کے فقیر
پُرانی رسوم کے ٹیکیو دنیا مین روز بروز ترقی ہو رہی ہے اگر پچھلے زمانہ کے عقلا آپکی طرح ہٹ کرتے
تو جو کچھہ ترقی اسوقت تک ہوئی ہے ہرگز نہ ہوتی - اور اگر موجودہ اولوالعزم راستی پسند اصحاب کہین
٩٤ دنیا دی رہجو
آپکی طرح ٹیکی بنجاوین تو ترقی کا چراغ بالکل گُل ہو جاوے - پس آپ اپنی ہٹ[٩٤] کو چھوڑکر اور لوک نِندا
کا کچھہ خیال نہ کرکے سُرت شبد جوگ کا ابھیاس ست گورو وقت سے بھید لیکر شروع کرو - اگر اسوقت
٩٥ آخر وقت
چوکوگے تو انت[٩٥] سمے بہت پچھتاؤ گے -

۱۳- حضرات نندا کرنے والو- آپ بھی ذرا خواب غفلت سے جاگو- آج مالک کی راہ پر چلنے والو کی نندا کرنے سے کل بہت نقصان اوٹھاؤ گے- اور اسوقت اون پر ہنسنے سے انت سمے بہت رُوگے- اونکے ساتھہ ست پُرش[۵۱] مالک کُل ہے وہ ہر وقت اونکی سہائتا[۵۲] کرتا ہے- اور تمہارے ساتھہ کال پُرش[۵۳] ہے اور وہ ہر وقت تمکو دہوکا دیتا ہے- تمہارا فرض تو یہ ہے کہ نیک راہ پر چلنے والو کو حوصلہ اور مدد دو- اگر یہ نہین ہوسکتا ہے تو خاموش رہو- اگر نندا کرنیکی عادت ہی پڑگئی ہے- تو سنسارک کوکرم[۵۴] کرنے والے مثلاً نشہ باز- رنڈی باز- قمار باز وغیرہ بہت سے کوکرمی ہین اونکی نندا کرو تاکہ اونکو کچہہ خوف ہو اور شاید اپنے کوکرم سے باز آجاوین- اور اگر اپنی اس خراب عادت نندا کرنے سے پچھتاتے ہو اور اوسکو ترک کرنا چاہتے ہو تو سُرت شبد جوگ کا ابھیاس کرو- جسقدر سمے لوگون کی نندا کرنے مین ضائع کرتے ہو- اوسقدر عرصہ تک یا جسقدر فرصت ملے- ہر روز ابھیاس کیا کرو- چند روز مین تمہارا ہردے شُدھ[۵۵] ہوجاویگا اور اوسمین دیا اور چھما[۵۶] کا باسا[۵۷] ہوجاویگا- اور مالک کی کرپا سے تمکو اسوقت شانتی اور آنند اور انت سمے مُکتی[۵۸] حاصل ہوگی-

۱۴- اے قومی اصلاح کے چاہنے والو- اخلاق و رسم و رواج کو درست کرنے والو- اگرچہ آپکی ہمت ہزار شکریہ کی مستحق ہے اور آپکی کوشش نہایت قابل تعریف ہے- تاہم آپ بخوبی غور کروگے تو معلوم ہوگا کہ آپ درخت کی جڑ کو چھوڑکر ایک ایک شاخ پر پانی ڈالنا اور اوسکو نشو و نما کرنا چاہتے ہو- جب انتر مین صفائی ہوگی اور مالک کا جلوہ نظر پڑیگا تو خود بخود تمام اصلاح ظاہری و باطنی و اخلاق پیدا ہوجاویگا- اور انتر کا اثر ضرور بالضرور نہایت مستحکم طور پر باہر مین نمودار ہوگا- اور سارے رسم و رواج بہت تھوڑے عرصہ مین اور بہت تھوڑی محنت سے علی العموم درست ہوجاوینگے- پس آپ خود مع اپنے پیروان کے سنت مت کو قبول فرمائیے- اور سُرت شبد جوگ کے ذریعہ سچا اخلاق درجہ علوی کا حاصل کیجئے- جسکے سبب آپکے کلام مین اثر ہوجاویگا- اور جو کچھہ

۵۱ رحمن
۵۲ معاونت
۵۳ شیطان
۵۴ بدکام
۵۵ دل صاف
۵۶ عفو
۵۷ سکونت
۵۸ نجات

آپ سچائی و نیک نیتی سے تلقین کرین گے اوسکا اثر کُل اقوام کے مرد و زن پر فوراً حسب دلخواہ ہوگا۔

۱۵۔ اے دیس بدیس کے پھرنے والو۔ اگرچہ آپکی ہمت بہت کچھ قابل تعریف ہے تاہم آپ ذرا سوچو کہ اسقدر تکلیف اوٹھا کر۔ سمندرون کو عبور کرکے۔ دشوار گذار پہاڑ کی گھاٹیون کو طے کرکے آپ دیس دیسانترون[۵۱] مین جاتے ہو۔ ہزارون روپیہ صرف کرتے ہو۔ برسون جلا وطن رہتے ہو۔ مگر ان سب محنتون کا جو پھل ملتا ہے وہ بہت کم ہے کیونکہ سفر سے ہمیشہ دولت۔ تجربہ و ناموری حاصل ہوتی ہے۔ مگر صرف یہی دُنیا مین تمام سُکھہ کے داتا نہین ہین۔ پس جسطرح آپنے بڑے بڑے سفر کرکے دولت و تجربہ حاصل کیا ہے۔ اسیطرح اوسکو آنند سے بھوگنے کے واسطے سنت مت مین شریک ہوکر سرور اور شانتی حاصل کرو۔ اور جو سفر عظیم ہر فرد بشر کو لابدی درپیش ہے اور جس دیس مین آخر کو چلنا ہے وہان کا حال معلوم کرو اور وہان کیواسطے توشہ اکھٹا کرو۔

۱۶۔ اے قانون دان و قانون پیشہ صاحبو۔ آپنے بڑی محنت شبانہ روز سے راج دربار کے قانون کو سیکھا ہے۔ اور آپ ہر روز اپنے موکلون کی خاطر اپنے قانونی تجربہ اور تحقیقات سے مقدمات عدالت مین ست۔ است کی چھانٹ کرتے ہو۔ ذرا آپ اوس مالک کُل کے قانون قدرت کو بھی ملاحظہ کرو اور ست۔ است کا نرنے[۵۲] کرکے۔ جو کچھہ اس رچنا مین است ہے اوسکو چھوڑکر اور ست وستو کو تحقیق کرکے خود گرہن[۵۳] کرو اور تمام خلایق کو جو گویا آپکے موکل ہین اوسی کی تلقین کرکے سچا مقدمہ جتاؤ۔ مگر یہ یاد رکھو کہ مالک کُل گھٹ گھٹ[۵۴] کا ناظر ہے۔ اوسکے دربار مین دُنیاوی علم و عقل کی کارسازی ہرگز پیش نہ جائیگی۔ پس پوری سچائی سے اس مقدمہ کی پیروی کرو۔ یعنی اپنی اور اپنے موکلون کی روح کو دایمی خوشی حاصل کرنے کیواسطے سُرت شبد جوگ کا ابھیاس کرو اور کراؤ۔

[۵۱] ملک بملک
[۵۲] سچ اور جھوٹ کی چھانٹ
[۵۳] اختیار
[۵۴] دل

۱۷- اے راجو مہاراجو- آپ مالک کا سایہ (ظل سبحانہٗ) کہلاتے ہو- اگرچہ آپ نے لاکھون کروڑون آدمیونکو بس مین کر لیا ہے- مگر اپنے حواس خمسہ کو بس مین کرنے سے جو مزہ اور آنند پراپت ہوتا ہے اوسکو بھی حاصل کرو- جیسا اس دُنیا کا راج آپ کر رہے ہو- تھوڑی دیر سُرت شبد جوگ کا ابھیاس کر کے عقبیٰ کے راج کے بھی مستحق بنجاؤ- اور سارے مہاراجون کا جو مہاراج ہے اوسکی شان و شوکت کا جلوہ و طرز حکومت کا نمونہ انتر کی آنکھ سے دیکھکر اوسکے بموجب اپنے راج کا کام کرو-

۱۸- معزز عمر رسیدہ صاحبو- آپ نے تو خود اس دُنیا- ناپائیدار دنیا کو بہت عرصہ تک دیکھکر پورا تجربہ حاصل کیا ہے- آپ کو ضرور معلوم ہو گیا ہوگا کہ اس دُنیا سے دون مین سچی خوشی کیسی معدوم اور سچے دوست یا سچے خیر خواہ کیسے نایاب ہین- جن باتون مین خوشی حاصل کرنے کیواسطے آپ نے سقدر محنت کی غالباً مایوسی ہی حاصل ہوئی ہوگی- یا آخر وقت مین ضرور بالضرور حسرت ساتھ لیجاؤگے- غالباً یہ کہاوت- "دُنیا ہے اور مطلب- مطلب ہے اور اپنا" خوب ہی آپکے ذہن نشین ہو گئی ہوگی- اس ضعیفی کی عمر مین- آپکے قریبی رشتہ دار آپکی زندگی سے بیزار- جو آپکے ہاتھہ پانو چلتے وقت طرح طرح سے محبت ظاہر کرتے ہونگے- اکثر خصوصاً بحالت بیماری و ناداری بہت کچھہ بے التفاتی و سرد مہری ظاہر کرتے ہونگے اور یہ دیکھکر غالباً آپ پچھتاتے ہونگے کہ کیون تمام عمر ایسے ناشناس پدار تھون کے حاصل کرنے اور ایسے ناشکرے اور کٹھور آدمیون سے میل جول رکھنے اور اونکی مدد کرنے مین رائیگان کی- بہر حال گو اسوقت آپ چراغ سحری ہین- مگر "جب تک سانس تب تک آس" آپکو باقی زندگی کا بڑا حصہ مالک کی یاد مین بسر کرنا چاہیئے اور سنت مت مین فوراً شریک ہو کر سُرت شبد جوگ کا ابھیاس کرنا چاہیئے- اگر اسوقت بھی نہ چیتو گے تو بہت پچھتاؤگے- اور خالی ہاتھہ جاؤگے-

۱۹ - پیارے نوجوانو - خصوصاً تعلیم یافتہ نوجوانو - آپ شاید یہ خیال کروگے کہ عقبیٰ
کی فکر عمر رسیدہ اصحاب کیواسطے ہے - جنہون نے دُنیا کے مزے خوب دیکھہ لئے ہین جو راج دربار یا
(۹۱ دنیاوی کام) کسی سنسارک بیوار[۹۱] یا روزگار کے لایق نہین رہے ہین - جنکو اونکے رشتہ دار ایک قسم کا بوجھہ سمجھتے ہین
اور مذہبی کتب بہی دُنیا کا تعلق کم کر کے سچّے مالک کی یاد مین زندگی بسر کرنیکی ہدایت کرتی ہین - تمہارا
یہ خیال کسیقدر صحیح بہی ہے کیونکہ مین خود جانتا ہون کہ مُلک کی ترقی یا تنزل تمہاری ہمت یا کم ہمتی
پر ہی منحصر ہے - مین یہ بہی جانتا ہون کہ تمہارے غنچۂ دل مین دنیا کی سینکڑون اُمنگین بہری ہونگی
سینکڑون اولوالعزمیان جوش کہا رہی ہونگی - سینکڑون ولولے اوٹھہ رہے ہونگے - سینکڑون
فایدہ بخش امیدین نشوونما پا رہی ہونگی - تم سے یہ کہنا کہ موت کا کوئی وقت نہین ہے اور اوسکو ہر وقت
یاد رکہو سراسر بیرحمی اور تمہاری ساری امیدونکا خون کرنا ہے - تاہم اسقدر بلا کہنے کے بہی نہین
رہا جاتا کہ جوانی کی عمر ہی ہے جسمین تم دُنیا کو بہوگ سکتے ہو اور جوانی کی عمر ہی ہے جسمین تم عقبیٰ کی
(۹۲ ظاہر) کمائی شروع کر سکتے ہو - اور اسوقت مالک کی موج اور سنتونکی دیا کے زیادہ واضح طور پر پرگٹ[۹۲] ہونے سے
تمکو ایسا موقع مل گیا ہے کہ دُنیا اور عقبیٰ دونون کو آسانی سے ہار لو - یعنے جسقدر سنسارک کام کر رہے
ہو کرتے جاؤ اور ساتھہ ہی ساتھہ آدہے گھنٹہ صبح اور آدہے گھنٹہ شام کو یا جب فرصت ملے سُرت شبد
جوگ کا ابھیاس کرو جس سے روحانی خوشی تمکو ترو تازہ کرتی رہے -
(۹۳ شغل) قطع نظر فواید عقبیٰ اس سنسار مین بہی اس ابھیاس[۹۳] کے کرنے سے تمکو بے شمار فایدہ ہوگا تمہاری قوت حافظہ
و دیگر قوتین نہایت تیز ہو جاینگی اور سچائی کی صفت خود بخود آجاویگی - اور دنیا کے سکھہ دُکھہ تمہارے دل پر
کم اثر کرینگے -
یہ بہی غور کر کے دیکھو کہ اس دُنیا مین جو کوئی جسقدر لیاقت حاصل کرتا ہے اور محنت کرتا ہے اوسیقدر اوسکو
فایدہ اور عزت وغیرہ حاصل ہوتی ہے مثلاً جو شخص صرف جسمانی محنت کرتا ہے اور اوسیکے متعلق صرف

ادنی درجہ کی لیاقت حاصل کرتا ہے - اوسکی اوسط درجہ کی حیثیت ہوتی ہے اور اوس سے بہت تھوڑے آدمیون کو فائدہ پہونچتا ہے اور اوسکی رسائی صرف ادنی درجہ کے آدمیون مین ہوتی ہے اور جو شخص دماغی قوتین بڑہاتا ہے اعلی درجہ کی تعلیم پاتا ہے اوسکی اعلی حیثیت ہوتی ہے - اوس سے بہت زیادہ آدمیون کو فایدہ پہونچتا ہے - اور اوسکی رسائی اعلی درجہ کے اشخاص (حکّام و بادشاہ وقت تک) مین ہوتی ہے - اسیطرح جو شخص روحانی طاقتین بڑہاتا ہے - اوس سے بے شمار آدمیون کو بے شمار فایدے پہونچتے ہین - اور اوسکی رسائی مالک کُل کے دربار تک ہو جاتی ہے - اور اوسکا نام زندۂ جاوید ہو جاتا ہے چنانچہ کبیر صاحب و گورو نانک صاحب وغیرہ کا نام ہر کہ و مہ جانتا ہے - مگر اوسوقت کے بادشاہون تک کا نام بہت کم آدمی جانتے ہونگے اور عوام بالکل نہین جانتے ہین - پس ان جملہ امور کو مدنظر کر کے آپ ضرور بالضرور سُرت شبد جوگ کا ابھیاس کرو -

۲۰ - پیاری اِستریو - ہونہار بچون کی ماؤن - تم سے بہی یہ التجا ہے کہ جہان سینکڑون دُنیاداری کے کام تم کرتی رہی ہو ایک گھنٹہ روز اس ابھیاس کو بھی کر لیا کرو اور بجاے سینکڑون جڑ پدارتہون کی نامناسب سیوا پوجا کے - اور جہان تہان مراد مانگنے کے - اپنے پت[۹۱] کو پرمیشر سمجھہ کر - اوسکے ذریعہ یا ست گورو وقت کے ذریعہ سُرت شبد جوگ کا ابھیاس شروع کرو - اور پہر دیکھو کہ تمہاری ساری مرادین خود بخود پوری ہو جاوینگی - تمہاری کایا اروگ[۹۲] - بدھی نرمل[۹۳] اور بِرتی ستوگنی[۹۴] ہو جاوینگی تمہارے گہر خود بخود سچی لکشمی کا باسا ہو جاویگا - تمہاری سنتان[۹۵] مہا اوتم[۹۶] پیدا ہوگی - اور جیسے پہلے سمے[۹۷] مین اتی بُدہی[۹۸] مان استریان[۹۹] لیلاوتی جی - سیتا جی میران بای آدک ہوئی ہین - ایسی ہی تم بھی ہو جاؤ گی -

---

۹۱ شوہر
۹۲ جسم تندرست
۹۳ نفس صاف
۹۴ سلیم الطبع
۹۵ اولاد
۹۶ نہایت اچھی
۹۷ زمانہ
۹۸ نہایت عقیل
۹۹ عورات

پرارتھنا یعنے مناجات و دعاء مولف

اے سنتو - مہاتماؤ - مالک کُل کے وکیلو بلکہ مدار المہام ہو اے مالک کُل آفرینش - گھٹ گھٹ کے باسی و انترجامی[٩١] - اگرچہ مین خوب جانتا ہون کہ آپکی ذات کے اسرار نہان - آپکے قانون قدرت کے راز پنہان - خواہ کوئی کتنے ہی آشکارا کرے - خواہ کوئی کتنے ہی تحریرین لاوے مگر شمہ بھی ظاہر نہین ہو سکتے - اور خواہ کوئی لاکھہ کتابین پڑہے کروڑ کوششین کرے سوائے اوسکے سچے پریم[٩٢] اور کھوج کے اور آپکی دیا[٩٣] اور کرُنا کے - کبھی بھی معلوم نہین ہو سکتے - مین یہ بھی جانتا ہون کہ اس رسالہ کو شوق دِل سے پڑہنے والے - پورا پورا سمجھنے والے - اور عمل کرنیوالے بہت تھوڑے ادہکاری[٩٤] نکلینگے - تاہم آپکے چرنون مین پرارتھنا ہے کہ جسطرح آپنے مجھکو پرینا[٩٥] کرکے یہ رسالہ لکھوایا اور جس سچائی اور نشچا سے مینے اسکو لکھا ہے - اسیطرح آپ اس رسالہ کے پڑہنے والون کو پرینا کرین کہ وہ اِسکو دِلی شوق غور - اور نشچا سے پڑہین اور سچائی سے اسپر عمل کرین اور آپ دیا کرکے اونکی مراد دلی پوری کرین -

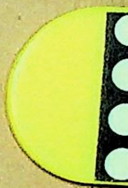
شوگن

المرقوم ۲۶ - اگست ۱۹۰۸ء بمقام آگرہ

تمت بالخیر



٩١ دلکا حال جانیوالے
٩٢ عشق
٩٣ رحم و بخشش
٩٤ لایق یا مستحق
٩٥ حرکت دیکر



فہرست کتب متعلقہ سنت مت جو شہر آگرہ محلہ پیپل منڈی مین معرفت بابو جیون لال صاحب پنشنر مل سکتی ہین

نام کتاب	خلاصہ مضمون	قیمت علاوہ محصولڈاک
۱- سار بچن نظم (ہندی یعنی دیوناگری حروف و بہاشا مین)	یہ کتاب تصنیف مہاراج رادہاسوامی دیال صاحب کی ہے - اسمین صفت مالک کل اور اوسکے ست گورسروپ اور شبدسروپ کی معہ نام مقامات و بھید راستہ و ترکیب سرت شبد جوگ اور بیان اون حالتون کا جو ابھیاس کے وقت عائد ہوتی ہین - و ست سنگ و پرمارتھی بھگتی وغیرہ کی مہما و طریقہ - و ذکر سچی حالت پریم کا مالک کے چرنون مین و من و اندریون کی حالت معہ پرارتھنا و بنتی نہایت تفصیل سے مندرج ہے - اس کتاب کی عمدگی و بزرگی غور سے پڑہنے اور سمجھنے سے معلوم ہو سکتی ہے	۱۲ر ۲
۲- سار بچن نثر ایضاً	اسمین صفت و بزرگی سنت مت کی معہ مختصر بھید راستہ و نہایت مختصر و موثر ہدایات فرمودہ مہاراج رادہاسوامی دیال صاحب جو سرت شبد جوگ ابھیاسی کیواسطے نہایت ضروری و کار آمد ہین - مندرج ہین	عہر ۲
۳- سار اوپدیش نثر ایضاً	سنت مت کا بھید بطور خلاصہ - معہ چند نہایت عمدہ سوال و جواب جس سے شائق پرمارتھ و ابھیاسی کے عموماً سارے بھرم و سنشے دور ہو سکتے ہین - اور مختلف طریقون کا حال جنمین اکثر لوگ محنت زیادہ کرتے ہین اور فائدہ کم اوٹھاتے ہین مذکور ہے	۸ر
۴- سار اوپدیش نثر اردو	ایضاً ـــــ ایضاً ـــــ	۸ر
۵- سنت سنگرہ حصہ اول	(ہندی) اسمین سنت مہاتماون کی بانی مثلاً کبیر صاحب - گورو نانک صاحب - دادو صاحب - تلسی صاحب - چرنداس صاحب - سہجو بائی - و عموماً ہدایات اخلاقی و پرمارتھی نظم مین نہایت ہی موثر - جنکا جاننا اور جنپر عمل کرنا سرت شبد جوگ ابھیاسی کو نہایت ضروری ہے - اس بانی کے پڑہنے سے سچا پریم دل مین پیدا ہوتا ہے اور من و اندریون وغیرہ کی دہوکہ دہی اور مختلف حالتین بخوبی معلوم ہوتی ہین - .... (حصہ اول)	۶ر
۶- ایضاً حصہ دوم	ایضاً (حصہ دوم)	۴ر
۷- سنت مت کیٹیکزم اردو (یعنی رسالہ ہذا)	اسمین نہایت مختصر گر واضح طور پر حال سنت مت کا بطور سوال و جواب مندرج ہے - ...	۴ر

رادھاسوامی دیال کی دیا

رادہاسوامی سہای

سار اوپدیش رادہاسوامی

بہ اجازت جناب رائے سالگرام صاحب بہادر کے

مطبع مفید عام اگرہ مین محمد قادر علیخان صوفی کی اہتمام سی چھپی

دوسری دفعہ ہزار جلد - قیمت فی جلد آٹھہ آنہ

ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۲ء





رادھاسوامی بال کی بیا

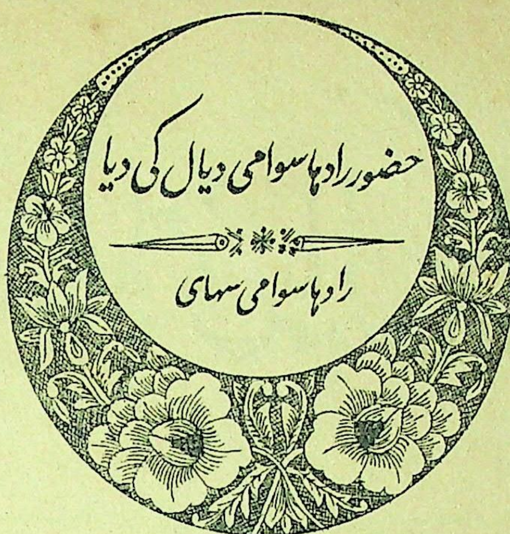
رادہاسوامی سہای

سارا اوپدیش رادہاسوامی
بہ اجازت جناب راے سالگرام صاحب بہادر کے

مطبع مفید عام آگرہ مین محمد قادر علیخان صوفی کی اہتمام سے چھپی

دوسری دفعہ پانچسو جلد۔ قیمت فی جلد آٹھ آنہ

ماہ دسمبر ۱۸۹۲ء



سار اوپدیش یعنی خلاصہ ہدایت حضور مقدس و معلی رادھاسوامی صاحب

۱- کُل انسانون کو جو ذرا بھی اپنے دل مین غور کرین تو معلوم ہو سکتا ہے کہ اس دنیا مین سب آدمی راحت اور سرور کی خواہش مین ہر روز محنت اور مشقت کر رہے ہین اور جو راحت اور سرور اُنکو حاصل ہو رہے ہین وہ دل اور حواس کی لذات ہین - پس اون راحتون یا سُکھون کے حاصل کرنے مین بھی تکلیف اور محنت ہوتی ہے اور جو وہ لذات حاصل ہوجاوین تو اون کی حفاظت مین بھی دقت اور تکلیف ہوتی ہے اور جو اون کی کسی صورت مین علیحدگی ہوجاوے یا اون کا استعمال یعنے بھوگ نکر سکین تو نہایت رنج ہوتا ہے -

۲- جو کسی کو یہ آرام و سرور پورے پورے حاصل بھی ہووین تو سیری نہین ہوتی یعنی ہوس بڑھتی ہے اور ہوس کے پورے نہ ہونیسے ضرور تھوڑی یا بہت تکلیف ہوتی ہے -

۳- اس سے صاف ظاہر ہے کہ دنیا کے سب آرام و سرور دوسرے کے اختیاری اور فانی ہین اون کے حاصل کرنے مین بھی تکلیف اور اون کے رکھنے اور بھوگنے مین بھی تھوڑی یا بہت تکلیف

اور اونکے علیحدہ ہونے مین بھی تکلیف ہوتی ہے پس عقلمند کو غور اور تمیز کرنا چاہیئے کہ اُس کو وہ راحت اور سرور جو سچا اور اپنے اختیار کا ہووے حاصل کرنا مناسب ہے یا کہ کل وقت اپنا ایسے آرام اور خوشی کے حاصل کرنے مین خرچ کرے جو تھوڑے دن ٹھہرے۔ اور پھر تکلیف دیوے۔

۴- یہ بات سب کو معلوم ہے کہ دنیا مین رہنا تھوڑے دن کا ہے اور روح کا جسم مین آنا اور اسکو چھوڑ کر چلے جانا اپنے آنکھ سے دکھلائی دیتا ہے اس واسطے دریافت کرنا اس بات کا بھی ضرور معلوم ہوتا ہے کہ روح یعنی جیو کہان سے آتا ہے اور کہان جاتا ہے۔

۵- سنتون یعنی فقرائون کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ جیو کُل مالک ست پرش رادھا سوامی کے انس یعنی جزو ہے اور انس سے مطلب یہ ہے جیسے سورج اور سورج کی کرن یعنی شعاع اور سنتون کے مذہب مین روح کو سُرت کہتے ہین۔ اور انس یا جزو کے کہنے سی یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ وہ کل مالک ٹکڑہ ہوگیا وہ تو جوہر بسیط اور لایتجزا ہے کبھی ٹکڑے نہین ہوا مگر سمجھانے کیواسطے انس یا کرن یا قطرہ نام روح کا رکھا گیا ہے ورنہ روح ایک دھار ہے جو اوس بحر بے کنار سے ظاہر ہووے اور جسم مین آنکر ٹھہرے۔

۶- ظاہر ہے کہ جسقدر اشیا اور کارخانہ کاریگری کا اس دنیا مین دکھلائی دیتا ہے وہ سب آدمی کا بنایا ہوا ہے اِس مین بیج اور مصالحہ قدرتی ہے اور باقی صنعت اور دستکاری آدمی کی ہے اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ انس یعنی روح بڑی طاقتور ہے اور سب طرح کی سمجھ بوجھ اور سوچ اور بچار اور علم اور قوت کاریگری کی اس مین موجود ہے اور روح کی طاقت سے روحانیت اور چیتنتا سب جاندارون مین ہے کیونکہ روح سے کوئی جاندار خالی نہین ہے۔

۷ - اور جسقدر سُکھ اور خوشی اور مزے دنیا مین ہین اسی انس کی طاقت سے موجود ہوے ہین اسی انس کی تھوڑی یا بہت چیتنتا یعنی روحانیت سب چیزون مین ہے اور جو اسکی دہار ہر دو طرف سے شامل نہ ہووے تو کسی چیز مین بھی آرام یا سرور یا مزہ معلوم نہ ہووے -

۸ - جب کہ کوئی چیز کھانے مین آتی ہے تو اُس کا مزہ زبان اندری کے وسیلہ سے معلوم ہوتا ہے مگر زبان بطور اوزار کے ہے اوس مین کوئی طاقت اصلی مزے کے دریافت کرنیکی نہیں ہے یعنی جب تک کہ اوس پر روح کی دہار اور طاقت نہ آوے تب تک اچھا یا برا مزہ معلوم نہین ہوتا ہے اسی طرح سے سب حواس ظاہری و باطنی یعنی انتر اور باہر اندریون کا حال سمجھنا چاہیئے یعنی جس اندری کے مقام پر روح کی دہار موجود ہوتی ہے وہین اُس اندری کے وسیلہ سے اوسکے بھوگ یعنی لذت کی کیفیت معلوم ہوتی ہے بغیر شامل ہونے روح کی دہار کے کسی چیز کی لذت کا سرور و مزہ حاصل ہونا غیر ممکن ہے -

۹ - اِس سے ظاہر ہے کہ جس قدر کہ آرام اور سرور اور مزے ہین وہ روح مین ہین - اور جو اشیائ باہر موجود ہین اور اون کے سنگ ہونے سے وہ مزہ اور سرور حاصل ہوتا ہے سو اوسکا سبب یہ ہے کہ اون اشیاء مین بھی روح کا اثر ہے اور اوس اثر کو روح انسانی کی دہار کے ساتھ کسیقدر رشتہ اور مناسبت ہے یعنی جب وہ اشیاء سامنے آتی ہین تب روح کی دہار بھی اوس حواس کے مقام پر اوتر کر موجود ہو جاتی ہے جس کے وسیلہ سے اوس کی لذت حاصل ہوتی ہے -

۱۰ - جب ہم خواب یعنی سپنے کے حالات پر (جو سوتے مین دیکھتے ہین) غور کرین تو یہ بات

جلد سمجھہ مین آسکتی ہے کہ حالت خواب یا سپنے مین کل حواس کارروائی کرتے ہین اور ہر ایک حواس کا جیسا کہ مزہ اور سرور ہے وہ وہان بعینہ حاصل ہوتا ہے اور اوس وقت جسمانی حواس یعنی باہر کی اندریان بالکل بیکار ہوتی ہین اور باہر کوئی شے بھی موجود نہین ہوتی ہے مگر مزہ اور لطف سب اشیائ کا ویسا ہی معلوم ہوتا ہے جیسا کہ حالت بیداری مین محسوس ہوتا ہے اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اصلی آرام اور سرور اور لطف اور مزہ روح مین ہے اور سب حواسون مین طاقت روح کی ہے اور باہر کے حواس صرف بطور اوزار کے ہین جیسے کہ دور کی چیزون کے دیکھنے کیواسطے دوربین ایک اوزار ہے۔

۱۱- بلکہ حالت خواب سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی کا تعلق جسم سے روح کی دہار کے وسیلہ سے صرف حالت بیداری مین ہے کیونکہ جو کسی عضو مین درد یا تکلیف ہووے یا کوئی دنیا کی فکر یا رنج طبیعت پر غالب ہووے تو جبکہ نیند آگئی تب اوسکی کچھہ خبر نہین رہتی اور نہ کچھہ تکلیف معلوم ہوتی ہے لیکن وقت جاگنے کے پھر وہ ہی تکلیف یا رنج پیدا ہوتا ہے اِس سے معلوم ہوا کہ روح کا تعلق جسم اور دنیا کے ساتھ صرف حالت بیداری مین ہے اور سونے کی حالت مین کچھہ تعلق نہین رہتا اور روح کا مقام حالت بیداری مین دوسرا ہے اور حالت خواب مین دوسرا اب جو کوئی شخص شغل کرکے سپن اوستہا یعنی حالت خواب کے مقام پر اپنے اختیار اور مرضی کے موافق جا سکے اور وہان جب قدر ٹھہر سکے وہ فوراً تکلیف جسمانی اور فکر اور رنج دنیا سے بچ سکتا ہے اور اسی طرح جو کوئی اگر اپنی روح کو انتر یعنی باطن مین اور زیادہ چڑہا سکے تو زیادہ آرام اور خوشی حاصل ہو سکتی ہے اور آسانی سے جسم اور دنیا کی تکلیف اور رنج سے چھوٹنا ممکن ہے

بلکہ اوس سے زیادہ اونچے مقام پر حالت خواب کے رنج اور آرام کا بھی اثر نہین پہونچتا ہے۔

۱۲- اب خیال کرنا چاہیئے کہ جس آرام وسرور کے حاصل کرنے کے لیئے انسان اپنی تمام عمر خرچ کرتے ہین وہ آرام وسرور اصل مین روح یعنی سرت کے ایک ایک دہار کے ہین اور اوس روح مین سب آرام اور مزہ اور سرور جو کہ کل حواسون کے وسیلہ سے حاصل ہوتے ہین موجود ہین پس جو کوئی شخص شغل کرکے اوس روح کے مقام تک پہونچ جاوے تو اوس کو بے محنت اور تکلیف اپنی مرضی کے موافق جو سرور اور مزہ چاہے وہ بہت آسانی اور صفائی کے ساتھ اور اونچے درجہ کا حاصل ہو سکتا ہے۔

۱۳- جب کہ اِس روح کی جو کہ ایک کرن اوس آفتاب پاک کی ہے۔ اس قدر بزرگی اور صفت ہو تو اوس سورج کی کہ جسکو برہم اور ایشور اور خدا کہتے ہین اور جس مین ہوکر یہ روحانی کرن آئی ہے کس قدر صفت اور بزرگی ہونی چاہیئے اور فقراؤن کا قول ہے کہ برہم بھی ایک بڑی دہار یعنی لہر ہے اوس خاص سندہ اور سورج کی کہ جس کا نام ست پرش رادہا سوامی اور خود خدا ہے چھوٹا بھنڈار یعنی خزانہ جو سورج برہم ہے وہ تین لوک یعنی ہر سہ عالم کا مالک ہے جس کو فقراؤن نے کال اور مایا دیس یعنی مقام جبار رکھا ہے اور خاص سورج یعنی بڑا بھنڈار ایسی ایسی بیشمار ترلوکیون اور کل مخلوقات کا مالک اور مختار ہے اور عین آرام اور سرور اور خوشی اور پریم یعنی عشق کا خزانہ ہے اِس نج سورج کو سنتون نے کل مالک قرار دیا ہے اور اوس کا مقام رحمانی یعنی دیال دیس کہلاتا ہے اور وہ عین روحانی ہے یعنی کدورت صفت اور مایا کی وہان نہین ہے اور تین لوک مین بوجہ آمیزش صفت اور مایا کے درجات مقرر ہوئے ہین مثلاً

زیادہ لطیف اور لطیف اور کثیف اور زیادہ کثیف وغیرہ اور اسی صفت کے پردے یعنی غلاف روح پر درجہ بدرجہ چڑھتے گئے ہین حتیٰ کہ اس دنیا مین روح نہایت کثیف خولونمین پوشیدہ ہوگئی ہی

۱۴۔ فقراؤن یعنی سنتون نے صفت اور مایا کی لطافت اور کثافت کے موافق روح یعنی سُرت کے تنزل کے درجہ مقرر کئے ہین۔ ان درجون کو استھان اور مقام اور مراتب کہتے ہین اور انہین درجون کے موافق مایا یعنی صفت کے خول روح پر چڑھتے چلے آئے ہین۔

۱۵۔ سنتون نے کُل رچنا یعنی آفرینش کو تین بڑے درجون مین تقسیم کیا ہے۔

پہلا دیال دیس جہان نرمل چیتن یعنی پاک روح ہی روح ہے۔

دوسرا کال دیس جہان کال یعنی برہمانڈی من اور نرمل مایا یعنی لطیف صفت کی روح کے ساتھ ملونی یعنی آمیزش ہوئی ہے۔

تیسرا مایا دیس جہان پنڈی من یعنی جسمانی دل اور استھول مایا یعنی کثیف صفت کی روح کے ساتھہ ملونی ہوئی ہے۔

۱۶۔ ہمارا یہ عالم یعنی لوک تیسرے درجہ مین ہے اور بسبب زیادتی غلافون کے یہان پر روح کی طاقت کا ظہور بہت کم ہوگیا ہے اور وہ روح اپنے خاص مقام یعنی وطن کو بھول گئی ہے اور خواہش حصول دنیا کی لذتون کی پیدا کرکے روز بروز نیچے کے درجات مین اوترتی جاتی ہے۔

۱۷۔ اب جس کسیکو ایسے آرام و سرور کی چاہ ہے کہ جو اپنے اختیار مین ہووے اور جو انباسی یعنی لافانی اور اونچے درجہ کا ہے اُسکو چاہیے کہ بموجب سنتون کی ہدایت کے جس وہار کے وسیلہ سے کہ یہ روح اوتری ہے اور جسم مین آکر ہر ایک عضو مین پھیل کر مقید ہوگئی ہے۔ پہلے اس روح کی

سمیٹنے کی تدبیر کرے اور جب یہ اپنی اصلی نشست کے مقام پر اس جسم مین سمٹ آوے اور ٹھہر جاوے تب وہان سے اوسی دہار یعنی شبد کی آواز کو پکڑ کر گھر کی طرف کو چلنے کی تدبیر کرے یعنی نیچے سے اونچے کو چڑہاوے تب روز بروز اس کی سمجھ بوجھ اور طاقت اور سرور اور علم اور عشق کل مالک کے قدمون کا بڑہتا جاوے گا اور جس آرام اور سرور کے واسطے یہ انسان دیوانون کی طرح دنیا مین بے قرار اور بھٹکتا پھرتا ہے اور نہایت درجہ کی محنت اُٹھاتا ہے وہ آرام اور سرور اوس کو بہ مدد سنتون کے شغل کے اگر وہ درستی سے باقاعدہ بن آوے اپنے انتر مین آسانی سے حاصل ہو سکتا ہے۔

۱۸- اِس شغل کو ہندی مین سرت شبد جوگ اور فارسی مین سلطان الاذکار کہتے ہین یعنی سرت کو شبد یعنی آواز کے دہار کے وسیلہ سے چڑہا کر اُس کے اصلی مقام مین پہونچانا۔ یہ ہی دہار شبد کی دہار اور امرت یعنی آب حیات کی دہار اور پرکاش یعنی نور کی دہار اور چیتن یعنی روح اور جان کی دہار ہے اور یہ ہی دہار حلقہ باندہ کر ہر ایک مقام پر ٹھہر کر درجہ بدرجہ آفرینش کرتی آئی ہے اِس دہار کو پکڑ کر سرت کو اپنے گھر یعنی بھنڈار کی طرف چڑہانے کو سرت شبد کا ابھیاس کہتے ہین۔ اور یہی روح کا معراج ہے یعنی اونچے سے اونچے مقام پر شبد کے وسیلہ سے چڑھ کر پہونچنا اور اپنے مالک حقیقی کا دیدار کرنا۔

۱۹- سوائے سُرت شبد جوگ کے اور کوئی جگت یا طریقہ اپنے نج مقام یعنی بھنڈار کی طرف چڑہنے اور چلنے کا نہین ہے۔ کیونکہ سوائے شبد کی دہار کے اور جتنی دہارین ہین جیسے پران کی دہار اور نور کی دہار وہ سب نیچے کے مقامون سے نکلی ہین اور اولٹ کر اونہین مقامون

مین سماجاتی ہین کیونکہ یہ دہارین صفت کے ساتھہ یعنی پانچ تت (عناصر) اور تین گُن (صفت ثلاثہ) اور اونکے متعلقات سے ملی ہوئی ہین اور یہ آٹھون یعنی پانچ تت اور تین گُن اوس مقام سے ظاہر ہوے ہین جہان سے مایا یعنی صفت کی آمیزش اور رلونی شروع ہوئی ہے اور یہ آٹھون کال دیس اور مایا دیس کی آفرینش کے جزر اعظم ہین۔

۲۰۔ اب معلوم ہووے کہ اِس طریقہ کا اوپدیش یعنی ہدایت سوائے مرشد کامل یعنی سنت ست گورو یا سادہ گورو کے دوسرا نہین کرسکتا ہے اور سنت ست گوروا ون کو کہتے ہین جو اخیر مقام یعنی ست پُرش رادہاسوامی خود خدا کے قدمون مین پہونچے ہین۔ اور سادہ گوروا ون کو کہتے ہین جو ابھی پار برہم یعنی خدا کے مقام تک پہونچے ہین اور ست لوک پہونچنے کا عمل اور جتن کر رہے ہین۔ اور جو اِن دونون مین سے کوئی نہ ملے تو جو کوئی ان کا ست سنگی یعنی مرید خاص جو کسیقدر راستہ طے کرچکا ہے اور اوسکے اوپر چڑہنیکا جتن کر رہا ہی ملے تو اُس سے بہید راستہ اور طریقہ شغل کا معلوم ہوسکتا ہے۔

۲۱۔ جوگ شاسترون مین چھہ چکرون کا ذکر ہے اور موافق سنت بچن یعنی فقرا اُونکے قول کے یہ تحقیق ہوا ہے کہ چھٹے چکر مین جو جسم مین سب سے اوپر ہے یعنی مابین ہر دو چشم کے ہے وہان نشست روح کی ہے اور جوگ شاستر مین اس کو پرماتما کا مقام کہاہی اور اوسکے اوپر سے برہمانڈ کی شروع ہوتی ہے اور پانچوین چکر مین آتما کا مقام ہے اور چوتھے مین من اور مایا یعنی دل اور صفت کا مقام ہے اور باقی تین چکرون مین یعنی بمقام ناف و آلہ تناسل و مقعد اوپر کے مقامات کا عکس ہے۔ اِن چھہ چکرون کا بیند ہنا یعنی پار کرنا پرانون کو چڑہا کر اشٹانگ جوگ یعنی

پرانایام اور حبس دم کہلاتا ہے۔ اس شغل کے سنجم یعنی پرہیز و لوازمہ بہت مشکل ہین اور پچھلے وقت مین بھی بہت کم لوگون سے یہ شغل بن پڑتا تھا کیونکہ اس مین خطرے بہت ہین اور بغیر پوری بیراگ یعنی ترک دنیا کے یہ شغل کسی وقت مین کسی سے نہین بن سکتا۔

۲۲- پانچ مُندرا جو جوگیون نے جاری کی ہین وہ بھی کسیقدر مشکل ہین اور وہ پانچ مندرا یہ ہین چاچری- بھوچری- کھیچری- اگوچری- اور اونمنی- پہلی دو مُندرا مین نظر کو انتر یا باہر جما کر ابھیاس کیا جاتا ہے اور تیسری مُندرا مین زبان کو تالو کی طرف اولٹایا جاتا ہے اور چوتھے مندرا مین اندرونی شبد یعنی آواز کے سننے کا شغل کیا جاتا ہے اور پانچوین مین سماوہی یعنی استغراق کا ابھیاس کیا جاتا ہے۔ بہ نسبت پرانایام یعنی حبس دم کے مُندرا کا شغل کسیقدر آسان ہے تاہم ان شغلون کی مدد سے سچے مالک کا مقام حاصل نہین ہوسکتا ہے کیونکہ یہ سب شغل مایا یعنی صفت کی حد مین ختم ہوجاتے ہین اور بغیر ترک دنیا اور عشق کامل کے یہ شغل مطلق نہین بن پڑتے اور ان شغلون کے کرنیکے واسطے پہلے بہت سے لوازمے اور پرہیز واسطے صفائی دل اور ترقی شوق کے پچھلے مہاتماون نے مثلاً جپ یعنی وظیفہ تپ یعنی زہد نیم یعنی ورداچار یعنی پرہیز اور ہٹ جوگ وغیرہ یعنی نفس کُشی بہ جبر جاری کئے تھے پر اسوقت مین ہر کسی سے اون کا درستی کے ساتھہ بن پڑنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے اور پچھلے وقت مین جب تک اِن پرہیزون کو کر کے پوری صفائی حاصل نہین ہوتی تھی تب تک پچھلے مہاتما واسطے شغل مندرا یا حبس دم کی ہدایت نہین کرتے تھے اسی سبب سے سب لوگ ابتدائی کامون مین یعنی ذکر و فکر و پرہیز وغیرہ مین لگ کر رہ گئے اور انہین کامون کا نتیجہ مکتی سمجھے

یعنی نجات سمجھکر تحقیقات اور شغل پہونچنے مقام اعلیٰ ترین سے خالی رہ گئے۔

۲۳ - اب کُل مالک ست پرش رادھا سوامی دیال نے سنت ست گورسروپ دہارن کرکے اور انسانون کو دوکہی اور کم طاقت دیکھہ کر نہایت مہربانی کرکے اصلی بھید خاص مقام کا جوکہ اعلیٰ ترین ہے بیان فرمایا اور طریقہ وہان کے پہونچنے کا سُرت شبد کے راستہ سے بغیر مدد حبس دم کی جاری کیا یہ شغل اس قدر آسان ہے کہ لڑکا اور جوان اور بوڑہا خواہ عورت ہووے یا مرد اور خواہ گرہست یعنی دنیا دار ہووے یا برکت یعنی فقیر اور آزاد تھوڑے سے بیراگ کے ساتھہ بغیر چھوڑنے اپنے گھر اور پیشہ کے کرسکتا ہے۔

۲۴ - اور سنت فرماتے ہین کہ چھہ چکر جن کا ذکر اوپر ہوا پنڈی یعنی جسمانی اور سفلی یعنی نیچے کے مقام ہین کیونکہ ان مقامون مین صفت یعنی مایا کی ملونی زیادہ ہے اور سات مقام علوی اور آسمانی یعنی اونچے کے ان چھہ چکرون کے اوپر بیان کئے ہین ان مین سے تین مقام تک لطیف صفت کی ملونی ہے اور باقی چار مقام خاص روحانی اور مطلق پاک وصاف ہین اور جس حد مین یہ چارون مقام ہین وہی دیال دیس یعنی مقام روحانی اور رحمانی کہلاتا ہے۔

۲۵ - اور سنتون کا شغل چھٹے چکر اور سہس دل کنول سے شروع ہوتا ہے نیچے کی پانچ چکرون کا شغل فضول سمجھکر اس وقت مین چھوڑ دیا گیا یہ مقام یعنی سہس دل کنول کُل مذہبون کا جو دنیا مین جاری ہین غایت اور اخیر درجہ ہے۔ مگر سنت مت یعنی مذہب فقرا و عاشقون کا ابتدائی مقام ہے

۲۶ - جس کسی کی کُل توجہ دنیا اور اوس کے اسباب مین رہیگی وہ نیچے کے درجون یعنی چوراسی جونون مین اُترتا جائیگا اس واسطے بغرض حصول لافانی راحت اور سرور کے ہر ایک کو خواہ

عورت ہووے یا مرد مناسب اور ضرور ہے کہ جسقدر بن سکے اوپر کے درجون مین پہونچنے کے واسطے سرت شبد یوگ کا ابھیاس کرے تو اونچے مقام پر آہستہ آہستہ چڑہتا جاویگا اور اوسکی روشنی باطنی اور سمجھہ بوجھہ اور راحت اور سرور روز بروز بڑہتا جاوے گا اور ایک دن مقام اصلی یعنی ست پرش رادہاسوامی کے قدمون مین پہونچکر امر اور اجر یعنی لازوال ہوجاوے گا اور جنم مرن یعنی پیدایش اور موت سے رہائی پاویگا اور یہی نجات حاصل ہووےگی

۲۷- جو کیفیت کہ اوپر بیان کی گئی اسی کا نام سچی نجات ہے کیونکہ جب تک روح یعنی سرت مایا یعنی صفت کے غلاف مین رہیگی تب تک تہوڑی بہت تاریکی مین رہیگی اور انہین غلافون کا نام جسم ہے اور غلاف ہمیشہ بدلتے رہتے ہین یعنی جسم کا جنم مرن ہوتا رہتا ہے خواہ جلد یا دیر سے کیونکہ غلاف صفت یعنی مایا کے مصالحہ کے بنے ہوے ہین اور اس سبب سے ہمیشہ ایک طور پر قایم نہین رہ سکتے ہین اس واسطے جب تک کہ سب غلاف دور نہووین یعنی تیسرے اور دوسرے درجہ سے گذر کر سرت پہلے درجہ یعنی روحانی اور دیال دیس مین نہ پہونچیگی تب تک بے غلاف یعنی اصلی بدیہ اور غیر مجسم نہوگی اور جب تک جنم مرن خواہ جلد ہووے یا دیر سے ضرور جاری رہیگا اور تب تک کُل مالک ست پرش رادہاسوامی دیال کا بھی درشن نہین ملے گا۔

۲۸- اور معلوم ہووے کہ غلاف اُس وقت دور ہووینگے جب کہ روح کو عشق اور پریم ست پرش رادہاسوامی کے قدمون کا پیدا ہوگا اور محبت اون اشیاء دنیاوی کی جنکا مزہ غلاف مین بیٹھہ کر اندریون کے وسیلہ سے حاصل ہوتا ہے کم یا دور ہوجاویگی۔ اور یہ بات آہستہ آہستہ

حاصل ہونا ممکن ہے یعنی جسقدر شغل بنتا جاویگا اوسی قدر روح یعنی سرت مایا اور صفت کے گھیر سے نکلکر اوپر کو چڑہتی جاوے گی اور اوسیقدر سرور بڑہتا جاویگا اور شوق دنیا کی خواہش اور لذت آپ ہی کم ہوتی جاوینگی۔

۲۹۔ یہ مذہب رادہاسوامی پنتھہ کہلاتا ہے اور یہ چار لفظون مین شامل ہے گورو۔ نام ستسنگ اور انوراگ یعنی شوق مگر سچا گورو اور سچا نام اور سچا ستسنگ اور سچا انوراگ چاہیئے تب کام پورا بنے گا۔ اب ان چار لفظون کی شرح کیجاتی ہے۔

پہلے سچا گورو یہ مراد مرشد کامل یعنی سنت ست گورو اور سادہ گورو سے ہے اور جو یہ نہ ملین تو جو کوئی ان کا مرید خاص کہ جو عشق اور شوق کے ساتھہ شغل مین لگا ہے اور کچھہ راستہ طے کر چکا ہے ملجاوے اوس سے ہدایت لیکر اور کل مالک رادہاسوامی دیال کا اعتقاد دل مین مضبوط اور درست کر کے شغل شروع کرنا چاہیئے اور دل مین سنت ستگور کے ملنے کا شوق اور خواہش رکھنی چاہیئے وے انترجامی یعنی عالم الغیب اور رحیم اور دیال ہین اور سچے شوقین کو اپنی مہربانی سے ضرور درشن دیتے ہین اور اپنی دیا اور مہر سے اوس کا کام بناتے ہین۔

دوسرا سچا نام یہ مراد دُہن آتمک نام یعنی شبد سے ہے کہ جسکی آواز ہر ایک شخص کے گھٹ مین ہو رہی ہے اور جسکی دہار روح یعنی جان کی دہار ہے اور اوسی سے تمام جسم اور ہر ایک عضو زندہ اور چیتن ہے اسی دہار کے سنگ سُرت یعنی روح اوتر کر جسم مین آنکر ٹھہری ہے اور اخیر وقت پر اسی دہار کے ساتھہ کھنیچ جاتی ہے یعنی جسم فنا ہو جاتا ہے۔ جو کوئی شبد یعنی آواز کا شغل کرے گا وہ رادہاسوامی دیال کی دیا سے راستہ کے مقامات کو طے کر کے

اعلی ترین مقام مین جہان سے ابتدا مین آواز ظاہر ہوئی ہے پہونچ سکتا ہے شبد یعنی آواز کُل آفرینش کی ابتدا ہے اور اصل مین شبد اور اوسکی دہار یعنی آواز مین کوئی فرق اور بہید نہین ہے مگر جسقدر کہ وہ دہار اصلی مقام سے دور اُترتی آئی ہے اوسیقدر اوسپر مایا یعنی صفت کے خول چڑہتے چلے آئے ہین یعنی ملونی ہوتی آئی ہے۔ اگر غور کرکے دیکہا جاوے تو اس عالم مین بہی کُل پسارا شبد یعنی آواز کا ہے اور بد دستور اور شبد کے کل کام یہان کے جاری ہین یعنی ایک شخص بولتا ہے یعنی حکم دیتا ہے اور دوسرا اوسکے موافق کام کرتا ہے اور شبد یعنی آواز اصلی علامت اور نشان اور ظہور اچیتن یعنی روح کا ہے جس شخص مین بولتا یعنی شبد نہ رہے وہ مردہ سمجہا جاتا ہے اور آواز کی برابر کوئی گورو اور راستہ بتانیوالا نہین ہے مثلاً جو کوئی رات کے وقت جنگل مین راستہ بہول جاوے تو دور سے آواز سنکر گاؤن یعنی آبادی تک جہان سے کہ آواز آتی ہے بغیر کسی کی مدد کے پہونچ سکتا ہے۔

تیسرا ست سنگ سنت ست گورو کا سنگ اور سیوا یعنی صحبت اور خدمت مرشد کامل اور اونکے بانی کلام کو تہ دل سے سننا اور پڑہنا اور غور کرکے سمجہنا اور اونکا دیدار دل اور دیدہ سے محبت کے ساتہہ کرنا یہ باہر کا ست سنگ ہے اور سنت ست گورو کے بانی اور بچن کا دل مین منن کرنا یعنی فکر اور خیال کرنا اور اون کی ہدایت کے موافق دل اور روح سے توجہ کرکے اندرونی شبد کی دہن یعنی آواز کو سننا اور اونکے مقامی سروپ کا دہیان کرنا اور سچے نام کا دل کی زبان سے سمرن کرنا یہ اندرونی ست سنگ ہے اور واسطہ نجات انسان کے یہ دونون ست سنگ ضرور ہین۔ باہری ست سنگ تو اس قدر ضرور ہے کہ جب تک شک وشبہہ

دل سے دور نہووین اور اندر مین تہوڑی روحانی کیفیت حاصل ہوکر محبت اور عشق ظاہر نہووے اور اندرونی ست سنگ ہمیشہ جب تک زندگی یعنی روح جسم مین ہے جاری رہنا چاہیے۔

چوتھا سچا انوراگ یعنی دل سے سچا شوق کُل مالک کے دیدار کا اور سچا خوف جنم مرن اور دنیا کے رنج اور دکھون کا جو یہ خوف اور شوق تھوڑا سا بہی ہے تو کچھ ہرج نہین ہے سنت ست گورو کی صحبت اور عنایت سے اور بہی اندرونی ست سنگ یعنی شغل کی مدد سے ہر روز اوس کی ترقی ہوتی جاوے گی اور آہستہ آہستہ عشق کامل پیدا ہوتا جاوے گا۔

۳۰۔ اب غور کرنا چاہیے کہ جبکہ روح انسان کی شبد یعنی آواز کی دہار کے ذریعہ سے جسم مین اوتر کر ٹھہری ہے اور مرتے وقت اوسی دہار کے وسیلہ سے لوٹ جاتی ہے یعنی جسم کو چھوڑ جاتی ہے اور اوس دہار کی ڈوری یعنی سلسلہ روحانی دیس یعنی خود خدا کے مقام سے لگا ہوا ہے۔ اور وہ ہی ست پرش رادہاسوامی دیال کل مالک اور کل آفرینش کے کرتا اور ماتا پتا ہین تو جو کوئی مذہبی کام واسطے حاصل ہونے نجات کے کیا جاوے کہ جسمین اوس دہار کا سنگ نہین ہے اور اوسکے راستہ اور بہید سے بھی بیخبری ہے تو وہ کام اعمال نیک مین داخل ہوسکتا ہے مگر اوس کا نتیجہ حاصل ہونا سچی نجات یا کل مالک کے دیدار کا کسی صورت مین نہین ہوسکتا ہے۔ پس جو کوئی اپنی سچی نجات اور سچے مالک کا دیدار چاہے تو سنتون کے طریقہ کے موافق ست پرش رادہاسوامی کا اعتقاد دل مین مضبوط باندہ کر آواز کی دہار پر سوار ہوکر آہستہ آہستہ گھر کی طرف اُلٹنے کا شغل کرے تو ایک روز پوری نجات حاصل ہوجاویگی یعنی اپنے خاص گھر مین جا پہونچے گا اور اپنے کل مالک اور سچے پتا کا درشن پاویگا

۲۱ - اور جو کوئی ظاہری اعمال مثل تیرتھہ و برت اور حج اور زیارت اور روزہ اور مورت پوجا یا کسی اور نشان کی پرستش اور مذہبی کتابون کا بے سمجھے مطلب کے صرف پڑہنا اور اون پر عمل نکرنا جیسا کہ آج کل اکثر لوگ کر رہے ہین یا اندرونی شغل مثل سمرن یعنی ذکر نام و دہیان یعنی تصور و بچار یعنی فکر وغیرہ بلا صحت مقام کے خواہ چکرون کے مقام پر مثل ناف یا دل مین کرتے ہین یا استت اور ستایش اور مناجات مالک کی پڑہتے اور گاتے ہین اور اوس کے غیر متشکل یعنی اروپی سروپ کا خیال یا دہیان اور تصور کرتے ہین اون کو بھی پوری اور سچی نجات سنتون کے مقام کی حاصل نہین ہوسکتی ہے اور جنم مرن یعنی تناسخ سے رہائی نہوگی کیونکہ کوئی دہیان یا شغل سوائے سُرت شبد یوگ کے کسیکو مایا کی حد کے پار پہونچا نہین سکتا ہے البتہ نیک کامون کا نتیجہ اون لوگون کو ضرور ملے گا - مگر حصول مقام اور مرتبہ اعلیٰ کا جو کہ پنڈ اور برہمانڈ کے پار ہے اور لذت اور سرور دایمی دیدار مالک کُل کا بغیر ہدایت اور عنایت سنت ست گورو یعنی مرشد کامل اور ابھیاس سُرت شبد یوگ کے حاصل نہین ہوسکتا ہے اور اسی وجہ سے سچی رہائی جنم مرن سے بھی نہین ہوگی اور نہ مایا اور کال یعنی صفت کے دیس سے علیحدگی ہوگی -

۲۲ - بموجب قول سنتون کے اور بھی موافق قول کل مذہبون کے جو اس وقت مین جاری ہین انسان کا جسم یعنی پنڈ عالم صغیر کہلاتا ہے اور جو کچھہ عالم کبیر یعنے برہمانڈ مین آفرینش ہی اوس کا نمونہ اس عالم صغیر یعنی جسم مین موجود ہے - پس مقام سُرت یعنی روح کا اور دوسرے مقامات مثل آتما اور پرماتما اور برہم اور پار برہم کے اور بھی مقام کُل مالک یعنے سچے خدا کا اسی جسم مین

موجود ہین اور سُرت شبد یوگ کی کمائی کرنے سے یہ سب مقام شاغل کو راستہ مین روح کی آنکھہ سے نظر آسکتے ہین۔

۳۳-اِس جسم مین سب سے بڑا جوہر سُرت یعنی روح ہے اور جیساکہ اوپر لکھا گیا ہے یہ سُرت ست پُرش رادھاسوامی کی انس یعنے جز ہے۔ جب یہ انس اپنے انسی یعنے مہاپتا کا سچا اعتقاد باندہ کر اوس کے مقام کو نشانہ اپنے پہونچنے کا تجویز کر کے اور شبد یعنی آواز کی دہار کو پکڑ کر چڑہنا شروع کرے تب شغل کی مدد سے دُنیا اور جسم سے انتر مین آہستہ آہستہ علیحدہ ہوتی جاویگی اور اونچے مقام کے خواص اور خصلتین اسمین آپ ہی آپ آتی جاوینگی اور ناپاک خواہشین جو دل اور حواس مین دُنیا پرستون کی صحبت سے پیدا ہوئی ہین آہستہ آہستہ دور ہو کر سُرت یعنی روح پاک ہو جاویگی اور رفتہ رفتہ ایک روز اپنے خاص مقام مین پہونچکر اپنے پتا مالک کُل کا درشن پاویگی۔

۳۴-راستہ مین چند منزلین ہین اور ہر ایک منزل یا مقام کا شبد علیحدہ علیحدہ ہے اور اوسکے موافق سُرت یعنی روح ایک شبد سے دوسرے اور دوسرے سے تیسرے شبد کو پکڑ کے چڑہتی جاویگی۔

۳۵-رادھاسوامی نام کُل مالک کا ہے اور یہ ہی نام نج نام یعنے خاص نام ہے اسکی قدرت اور اثر کی بزرگی بیان نہین ہو سکتی ہے کیونکہ یہ اصلی اور ذاتی نام کُل مالک یعنے سچے خدا کا ہے جو اوسنے مہربانی کر کے آپ اِس زمانہ مین ظاہر کیا اور صفت یعنے ارتھہ اِس نام کے یہ ہین۔ ارتھہ پہلا سوامی نام آدشبد کا ہے اور رادھا نام آدسرت کا ہے یعنے

جس وقت کہ اول ہین ظہور کل مالک کا ہوا تو پہلے شبد ہوا وہی شبد سوامی یعنے کل کا مالک ہے اور جو آواز یعنے دہار یعنے دُہن کہ اوس شبد سے نکلی اوسی کا نام آدسُرت ہے یہ دونون کُل رچنا یعنے آفرینش کے مالک ہین اسی طرح ست لوک تک ہر مقام سے جہان جہان کہ شبد کی دہار نے ٹھہر کر منڈل باندہا اور رچنا کری ایک ایک شبد ظاہر ہوا اور اوسکی دُہن یعنی دہار نیچے اُتری اور اوس شبد اور دہار کا نام بہی رادہا سوامی ہوسکتا ہے مگر اصلی مقام اس نام کا آخری مقام ہے کہ جو اپار یعنی بیحد اور اکتھہ یعنی لابیان اور اننت یعنے لا انتہا اور اناد یعنی لا ابتدا ہے اور جسکو انامی پُرش بہی کہتے ہین -

دوسری صفت یعنی ارتھہ یہ ہین کہ رادہا نام عاشق یعنی پریمی کا ہے اور سوامی نام پریتم یعنی معشوق کا ہے -

تیسری صفت یعنی ارتھہ یہ ہین کہ سوامی سندہ روپ یعنی مثل بحر بے کنار اور رادہا ترنگ یعنی موج کے موافق ہے جیسے کہ بحر اور اوس کی موج مین بہید نہین ہے اسیطرح سُرت اور شبد اور رادہا سوامی یہ دونون نام ایک ہی ہین یعنی سُرت نام دہن اور دہار کا ہے جو کہ شبد سے نکلی اور سوامی نام شبد کا ہے -

۲۲۶ - اِس مذہب مین پریم یعنی عشق کی بزرگی ہی یعنی یہ راستہ پریما بھگتی کا ہے اور اس طریق مین کُل مالک رادہا سوامی کے قدمون مین سچی غریبی اور حاجتمندی کے ساتھہ پریم انگ لیکر یعنی عشق پیدا کر کے چال چلتی ہے اسواسطے اس مذہب کا دنیا کے رسمی مذہبونکے ساتھہ اتفاق نہین ہوسکتا کیونکہ کہا ہے -

مذہب عاشق زمذہب ہا جدا ست	عاشقان را مذہب وملّت خدا ست

اسکے معنی یہ ہین کہ عاشقون کا مذہب سب مذہبون سے نرالا ہے اور اون کے مذہب
اور طریق مین صرف سچے مالک کا عقیدہ یعنی مانتا ہے اور ظاہر ہے کہ سچے عشق اور پریم مین
سواے سچے معشوق کُل مالک کے دوسرے کا دخل نہین ہوسکتا ہے اور نہ دوسرے کے
خیال کی وہان گنجایش ہے اسواسطے اس مذہب کو صرف وہ لوگ مانین گے جن کو دنیا کے
حالات دیکھکر اور یہان اپنا قیام تہوڑے دنون کا سمجھکر سچّا خوف موت اور اس دنیا کے
رنج وراحت کا پیدا ہوا ہے اور جن کے دل مین سچی خواہش اپنے سچّے مالک کے ملنے
اور اپنے خاص گھر مین جہان سے روح آئی ہے پہونچنے کی پیدا ہوئی ہے اور جو ایسے
سچے طالب مولی کے ہین وہ اس طریق کو بخوشی ورغبت تمام قبول کرینگے اور اونہین کو اس
مذہب کی کتابون کو پڑہ کر اور کلام کو سنکر اطمینان اور سرور حاصل ہوگا۔

۳۷- کرم یعنی اعمال کی نسبت اس مذہب مین صرف اتنا سمجھنا کافی ہے کہ جس کرم سے کہ
جو بغیر اپنے خاص مطلب کے کیا جاوے اور اوس سے جاندارون کو آرام پہونچے اور اُن کا
فائدہ ہووے وہ کام کار ثواب مین داخل ہے اور جس فعل یا قول سے (جو کہ کیا جاوے
واسطے اپنے خاص مطلب یا کسی اپنے عزیز کے اور اوس سے دوسرون کو کسیطرح سے
نقصان یا تکلیف پہونچتی ہووے وہ کام گناہ مین داخل ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس بات
کو کوئی شخص اپنے اوپر پسند نکرے اوس بات کو دوسرے شخص کے اوپر بھی روا نرکہے غرضکہ
جیسے ہر ایک شخص کا دل چاہتا ہے کہ مجھہ سے اور لوگ اسطرح برتاؤ کرین ایسے ہی اس

شخص کو چاہیئے کہ اورون کے ساتھہ بھی ویسا ہی برتاؤ کرے - اور دوسری شرح یہ ہے کہ جس کام کے کرنے سے اپنے مالک کے قدمون کی روز بروز نزدیکی ہوتی جاوے وہ ہی نیک اور بہتر کام ہے اور جس کام کے کرنیسے اپنے مالک اور معشوق سے دوری ہوتی جاوے وہ ہی ناقص اور خراب کام ہے اور معلوم ہووے کہ مالک کے قدمون سے دوری بسبب محبت دنیا اور اوسکی نعمتون کے اور دنیا پرستون کی صحبت کے ہوتی ہے -

قول ہے - کہ طالبانِ دنیا مقہور اند و طالبان عقبیٰ مزدور اند - و طالبان مولیٰ مسرور اند

۲۸ - سنت مت مین آواگون یا تناسخ یعنے بعد مرنے کے پھر جنم لینا اور جسم کا دھرنا خواہ کسی قسم کا ہووے صحیح مانا گیا ہے یعنے جب تک کہ روح اپنے خاص گھر مین نہین پہونچیگی تب تک کسی نہ کسی جسم یعنے خول مین اوپر یا نیچے کے لوک یعنے عالم مین اوسکا تعین اور بندھن رہا آویگا کیونکہ جب کہ حالت تنزل یعنی اُتار مین سُرت یعنے روح پر خول چڑھتے چلے آئے ہین تو بھی خول یا غلاف اُسکے جسم ہوئے اِسی طرح جب تک کہ موافق بھید اور طریقہ سنت مت کے کُل غلاف شغل کی مدد سے نہ اوتر جاوینگے اور روح کا اعلیٰ مقام پر عروج اور صعود نہوگا تب تک اوس کا بندھن یعنی تعلق غلاف یا جسم کے ساتھہ خواہ کثیف ہووے یا لطیف یا الطف رہا آویگا اور ہر ایک غلاف یعنی جسم کے ساتھہ کوئی عام خصلتین اور کوئی خاص خصلتین لگی ہوئی ہین اور اون خصلتون مین روح کو چار ناچار برتاؤ کرنا ہوگا - یہ تعین اور اوسکی لازمی خصلتین بغیر عشق مالک کُل اور مہر و عنایت مرشد کامل اور شغل سُرت شبد یوگ کے جسکی مدد سے روح نیچے کے مقامون کو چھوڑکر اوپر کو چڑھتی جاتی ہے دور

نہین ہوسکتی ہین -

۳۹ - جو لوگ کرم کانڈ یعنی شریعت اور رسمی پرمارتھہ کے قیدی ہین خواہ بڈّیا اور علم اور عزت اور ناموری کے شوقین ہین یا جو مذہبی کتابین واسطے اپنے روزگار کے پڑہتے اور پڑہاتے ہین یا جنہون نے مذہبی لباس واسطے اپنے گذارہ اور سیر ملک کے پہیرا ہے یا جنکو سچّے مالک کی موجودگی مین شک ہے وے لوگ اِس مذہب کے حال کو سنکر پسند نہین کرینگے اور نہ توجہ کے ساتھہ بچن سُنین گے کیونکہ اون کا اصلی مطلوب اور معشوق دنیا اور اوس کے سامان عیش و آرام کے ہین اور دنیا پرستون سے اونکی دوستی اور محبت ہے اسواسطے دنیا کی رسوم اور قاعدون کا لحاظ اور دنیا پرستون کی خاطرداری اون کو زیادہ تر منظور ہوگی اور کُل مالک کی نسبت اونکا برتاؤ اور توجہ موافق قدیمی مقرر کئے ہوئے ظاہری قاعدونکی ہوگا

۴۰ - مذہبی سوالات جو سب کو واسطے حصول روحانی سرور اور راحت جاودانی کے ضرور دریافت کرنا چاہیئے یہ ہین اور مقابل ہر ایک سوال کے جواب بہی لکہا گیا ہے -

سوال (۱)

مین کون ہون -

جواب (۱)

تم سُرت یعنی جیو یا روح ہو -

سوال (۲)

مین کہان سے آیا ہون -

جواب (۲)

تم ست پرش رادہاسوامی کے چرنون سے یعنی اونچے مقام روحانی سے جو قیام گاہ مالک کُل کا ہے آئے ہو۔

سوال (۳)

مین کس کا انس یعنی جزء ہون۔

جواب (۳)

تم کُل مالک یعنی ست پرش رادہاسوامی کے انس یعنی جزء ہو۔

سوال (۴)

مین کہان جاؤن گا۔

جواب (۴)

جو تم سُت پرش رادہاسوامی کا سچّا عشق اور اعتقاد کر کے سنتون کی ہدایت کے موافق شغل کروگے تو ست لوک یعنی عالم حُوت مین پہونچکر قدیم اور لازوال ہو جاؤگے اور راحت اور سرور عظیم اور دائمی پاؤگے اور جو مایا اور من کے ساتھہ دنیا کی نعمت اور عیش و آرام مین پہنس جاؤگے اور اسی کی خواہش دل مین رکھوگے تو تحت السراے یعنی نیچے کے عالم مین کہ جسکو چوراسی اور جہنم ابدی کہتے ہین جاؤگے۔

سوال (۵)

سچّا مالک اور کرتا کون ہے۔

جواب (۵)

ست پرش رادہاسوامی کُل مالک ہین۔

سوال (۶)

وہ مالک کہان ہے اور کیسے ملسکتا ہے۔

جواب (۶)

اوس کُل مالک کا استھان دیال دیس یعنی مقام پاک روحانی ہے اور وہ کال اور مایا دیس کے پرے ہے اور راستہ اوسکا گھٹ مین ہے اور سُرت شبد جوگ کی کمائی سے اوس مالک کا درشن ملسکتا ہے۔

سوال (۷)

یہان مجکو کیا کرنا چاہیئے اور اوس کرتوت یعنی عمل سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔

جواب (۷)

تم کو چاہیئے کہ سنت ست گورو یعنی مرشد و فقیر کامل کی سَرن یعنی پناہ لیکر اونکے قدمون مین محبت کرو اور ست پرش رادہاسوامی کا اعتقاد درست کرکے اور اون کی دیا اور عنایت کا یقین دل مین رکھہ کر سُرت شبد کے طریق کا ابھیاس جسقدر ہوسکے کرو ایک روز رادہا سوامی دیال کی دیا اور سنت ست گور کی عنایت سے اوس خاص اور اعلیٰ مقام مین پہونچ جاؤگے اور تب جنم مرن یعنی تناسخ اور جسم کے آرام اور تکلیف سے سچی نجات ہوجاویگی اور ہمیشہ کیواسطے آرام و سرور عظمیٰ حاصل ہوگا۔ سوائے اِس طریق کے اور کوئی طرح

سُرت یعنی روح جوکہ لازوال ہے اپنے سچے مالک ست پرش رادہاسوامی کے قدمونتین نہین پہونچ سکتی ہے اور بدون وہان پہونچے اسکو بے انتہا اور ابدی سرور اور راحت حاصل نہین ہوسکتا ہے۔ اور جو صرف اس دنیا کے مزہ اور عیش کے حاصل کرنیکے واسطے عمر بھر محنت اور مشقت کرتے رہو گے تو ہمیشہ تکلیفات تناسخ اور رنج و راحت جسمانی اور دنیاوی اوٹھانے پڑینگے اور اپنے مالک کا دیدار اور خاص وطن کا قیام کبھی میسر نہوگا ۔ اسلئے واسطے تصدیق اوپر کی تحریر کے تھوڑے شبد اور بانی اور اشعار پچھلے سنت اور سادہو اور فقیرون اور اولیاؤن کے بطور گواہی کے ذیل مین درج کیئے جاتے ہین۔

۱۔ شبد کبیر صاحب

چوات امین رس بھرت تال جہان شبد اوٹھے آسمانی ہو
سلتا اومنڈ سندھ کو سوکھے نہین کچھہ جات بکھانی ہو
(ندی یعنی روح کی دہار — سمندر یعنی مقام ارواح)

چاند سورج تار اگن نہین وہان
باجے بجین ستار بانسری
کوٹ جھلملی جہان وہان جھلکے
شیو اج بشن سور ایش سار دا (برہما)
دس اوتار ایک تت راجین (اندر)
کہین کبیر بھید کی باتین
کر پہچان پھیر نہین آوے

نہین وہان رین بھانی ہو (رات — روز)
ررنکار مردہ بانے ہو (نام آواز مقامی — شیرین آواز)
بن جل برست پانی ہو
رنج رنج ہمت انسانی ہو (مذہب — قیاسی)
استت سہج سیانی ہو (ستایش)
برلا کوئی پہچانی ہو
جسم ظلمی کی کہانی ہو

۲- شبد کبیر صاحب

محرم ہووے سو جانے سادھو ایسا دیس ہمارا ٹیک

بید کتیب پار نہین پاوے کہن سون سے نیارا
ذات برن کل کریا ناہین نہین سندھیا نیم اچارا (گفت شنید)
بن جل بوند پڑے جہان بھاری نہین میٹھا نہین کھارا
سُن محل مین نوبت باجے (آب) کنگرے ہین ستارا
بن بادل جہان بجلی چمکے بن سورج اوجیارا
بنا نین جہان موتی پوہے بن سر شبد اوچارا
جو چل جاے برہم جہان درسے (آنکھہ) آگے اگم اپارا (بولنا)
کہین کبیر تھان رہن ہماری کوئی بوجھے گور مکھہ پیارا (سمجھے)

۳- شبد دولن صاحب

دیکھہ آوین تو سائین کی سیجریان سائین کی سیجریان ستگورکی ڈگریان ٹیک
شبد ہی تالا شبد ہی کنجی شبد کی لگی ہین زنجریان
شبد اوڑہنا شبد بچھونا شبد کی چٹک چونریان
شبد سروپی سوامی آپ براجے سیس چرن مین دھریان
دولن داس بھجو سائین جگ جیون اگن سے ادھک اوجریان

۴۔ شبد جگ جیون صاحب

جاکے لاگے انحد تان سے | نربان نرگن نام کی ۔ ٹیک
ذکر کرکے سکھر ہیرے | فکر رار نکار کی
جاکے لاگے اجپا گگن جھلکے | جوت دیکھہ نشان کی
مدّہ مرلی مُدھر باجے | بائین کنگری سارنگی
دہنے جو گھنٹا سنکہ باجے | غیب دُہن جھنکار کی
آکھہ کی یہہ کتھا نیاری | رِسکھا نا ہین آن کی
جگ جیون پران سودہ کے (صاف) | مل رہے (دوسرے) ست نام ہی

۵۔ شبد چرنداس جی

جب سے انحد گھور سنی ۔ ٹیک
اندری تھکت گلت من ہوا | آسا سکل بُہنی
گھومت نین سِتھل بھئی کایا | امل جو سرت سنی
روم روم آنند اوپج کے | آلس سہج بہنی
متوارے جون شبد سمایا | انتر بھیج (دور کیا) کنی
کرم دھرم کے بندہن ٹوٹے | بپتا سکل ہنی
آپا بسر جگت سب بسرو | کت رہین پانچ جنی
لوک بھوگ سدہ رہی نکوئی | بھولے گیان گنی

رہے لولین چرن سے واسا　　کہین سکھد یونمنی

ایسا دہیان بھاگ سے پاوے　　چڑہ رہے سکھرانی

۶- شبد نانک صاحب

گھر مین گھر دکھلاوے وہی سوست گورپرکھہ سبحان

پنج شبد دہنکار دہن باجے شبد نشان

دیپ لوے پاتال تھان کھنڈ منڈل حیران

تارگھور باجنترا- تھان سانچ تخت سلطان

سکھمن کے گھر راگ سن　　سُن منڈل لولاے

اکتھ کتھا بیچارلے　　منا من ہی سماے

اولٹ کنول امرت بھرے　　یہہ من کت ہو نہ جاے

اجپا جاپ نہ بسیرے　　آدجگاد سماے
بھولی

سب سکھیان پانچون ملین　　گورمکھہ نج گھر باس

شبد کھوج یہہ گھر لئے　　نانک تا کا داس

۷- شبد تلسی صاحب

شبد بھید سا کہی لکھی سوی ساوہ سو جاتا ہو- ٹیک

اگم نگم گم چینیہ کے　　بانی پہچانا ہو
پرماتما　بید　پہچان

سرت شش شبد اگورو　　مل مارگ جانا ہو
مرید

لکھہ اکاش اوندھا کنواں — تامین سرت سماناہو

گگن گرا اگر جبت بہئی — پھوڑا اسماناہو
آسمان آواز

گنگ جمن بیچ سُر ستی — بینی اشناناہو

جوگ گیان گم نا لکھے — آلی اگم ٹھکاناہو
سکھی

تلسی داس دوربین کا — کوئی توڑ نشانہ ہو

سندہ بُندہ ساگر ملا — سوی سِند کھاناہو
بحر قطرہ

۸ - شبد دادو صاحب

جانے انتر جامی — اچرج اکتھہ اناسے - ٹیک

نو لکھہ کنول جُگل دل اندر — دوادس صاحب سوامی

سورت کرٹک کنول دل نبہ پر — جھٹک جھٹک تھر تھامی
روح — قایم

جیسے جہاز چلے ساگر مین — بردبان بہئے دھیمی
آسمان

تے سے پار بیا لکھہ پایا — تب سورت ٹھرانی
یعنے تس کے

سورت شبد شبد مین سورت — اگم اگوچر دھامی

کاسے کہون پیا سُکھہ سارا — جیون تریا مُسکیانی
عورت ہنسی

نہین یہہ جوگ گیان تُریا تت — یہہ گت اکتھہ کہانی

چندرنہ سورپون نہین پانی — کیونکر کرون بکھانی
آفتاب ہوا

سُن نہ گگن دھرن نہین تارا — اللہ رب نہ رامی

کہا کہوں کہوی کی نا ہین — جانت سنت سجانی
بید نہ بھید بھیکہ نہین جانت — کو کو دیت نہ ہامی
دادو درگ دیدار ہیئہ کے — سورت کرت سلامی
مین پیا پیار پیار پیا اپنے — رل رہے ایک ٹھکانی
سورت سار سندہ لکہہ پائے — یہہ گت برلے جانی

۹- شبد دریا صاحب

دریا دربارا کھل گیا بجہ کواڑا - ٹیک

چمکے بیچ سپچلے جیون دھارا — جیون بجلی بیچ تارا
کھل گیا چندبند بجلی کا — گھور ہٹا اندھیارا
لے لگی جاسے لگن کی لارا — چاندنی چوک نہارا
سورت سیر کرے بنہہ اوپر — بنک نال پٹ پہاڑا
چڑہ گئی چانپ چلی جیون دھارا — کج نے نام مقام جیون مکڑی مکہہ تار تارا
مین ملی جاسے پاسے پیا پیارا — جیون سلتا جل دھارا
دیکھا روپ اروپ الیکھا — جس کا تہہ کا وار نہ پارا
دریا دل درویش ہوسے تب — اوترے بھوجل پارا

۱۰- شبد سورداس

مُرلی دُہن گاجا - سورسرت سر ساجا - ٹیک

نرکھت کنول نین نہہ اوپر — شبدا ناحد باجا

سُن دُہن سیل نکرہن مانجھا — پایا امین رس جہا نجھا

سورت سندہ سودہ ست کاجا — لکھہ لکھہ شبد سماجا
دیکھہ دیکھہ

گھٹ گھٹ کُنج نُنج جہان چھاجا — پنڈ برہمنڈ براجا

پھوڑا کاش الکھ بچھہ بہاجا — اولٹ کے آپ سماجا
نام طائر

ایسی سُرت نرکھہ نہہ اچھر — کوٹ کرشن جہان لاجا

سورداس سار لکھہ پایا — لکھہ لکھہ الکھہ اکایا

ست گور گگن گلی گہہ پایا — سندہ مین بند سماجا
فقرہ

۱۱- شبد نا بھاجی

نابھا نہہ کھیلا - کنول کیل سد سیلا - ٹیک

درپن نین سین من مانجھا — لاجا الکھہ اکیلا

تل پر دل دل اوپر داسن — جوت مین ہوت اجیلا

انڈا پار سار لکھہ سورت — سنّی سُن سہیلا

چڑہ گئی جاے دہاے گڈہ اوپر — شبد سُرت ہیلا میلا

یہہ سب کھیل اپیل امیلا — سندہ نیر ند ہیلا

جل جل دہار سار پد جیسے — نہین گورو نہین چیلا

نابھانین عین اندر کے — کھل گئے نرکھہ نہالا

سنت اوچشٹ وار من جھیلا (قبول کیا) — درلبھ دین دوہیلا

۱۲- شبد بھیکا جی

بھیکا بہہ ناہین - سبھی کال چرجاے - ٹیک

آدانت پرلے ہم دیکھا (ابتدا آخر قیامت) — لیکھا الیکھہ گوسائین

برہما بشن دیوہن نارد — کوئی بچن نہ پائے

اردہ اور دہ بیچ بھاٹی لگاے — سورس پین اگھائے (پیا)

مان سر دور میل چھوڑا — بینی مین بیٹھہ نہائے (غسل)

دھنواسادہ چلے ترکٹی کو — کھینچ کمان چڑہائے

چھوڑ نشان دسون دس بارا — کال کو مار ڈہائے (گرایا)

اننت صاحب گوراس پائے — تن موہی شندہ لکھائے (دکھایا)

انتر آدادھہ گھر پایا — جم کا جال بچائے



منتخب از مثنوی مولانا روم

صحبت مرشد و بیان بزرگی و فواید صحبت و خدمت ایشان

۱	از حدیث اولیا نرم و درشت	تن مپوشان زانکه دینت راست پشت



۲	گرم گوید سرد گوید خوش بگیر	تا ز گرم و سرد بجهی از سعیر (دوزخ)
۳	مر ترا عقلیست جزوی در نهان	کامل العقلی بجو اندر جهان
۴	جزو تو از کل او کلی شود	عقل کل بر نفس چون غلّی شود
۵	طبع ناف آهوست این قوم را	از برون خون و درونشان مشکها
۶	گر گشاید دل سر انبان راز	جان بسوی عرش سازد ترک و تاز
۷	اندر آئینه چه بیند مرد عام (نابینا)	که به بیند پیر اندر خشت خام
۸	پیر را بگزین که بی پیر این سفر	هست بس پر آفت و خوف و خطر
۹	گر نباشد سایهٔ پیر ای فضول	پس ترا سرگشته دارد بانگ غول
۱۰	اندر آ در سایهٔ آن عاقلی	کس نشاید برد ره از ناقلی
۱۱	ظل او اندر زمین چون کوه قاف	روح او سیمرغ بس عالی طواف
۱۲	گر تو سنگ خاره و مرمر شوی	چون به صاحب دل رسی گوهر شوی
۱۳	همنشینی ساعتی با اولیا	بهتر از صد ساله طاعت بی ریا

ترجمہ اُردو منتخب اشعار مثنوی مولانا روم

مہمان سنت ست گورا اور فائدے اونکی سیوا اور ست سنگ کے

۱	سنت بچن ہردے مین دہرنا	اون سے مکھ موڑن نہین کرنا
	میٹھا کڑوا بول سہائے	مت کو تیرے دین ہین پکائے
۲	گرم و سرد کا سوچ نہ لانا	نرک اگن سے تو ہے بچانا
۳	تیری سمجھ ہے سنگکے ماہین	گور پورا کھوجو جگ ماہین
۴	اون سنگ کنکا پاوے گیان	مار لئے تو من شیطان
۵	گور پورا کستور سمان	باہر خون گھٹ مشک بسان
۶	جب وے گھٹ کا بھید سناوین	نبھہ (آسمان) کی اور سرت من دہاوین
۷	اندہے کو شیشہ دکھلانا	ایسے گور پتھر مین جانا
۸	گوربن گھٹ مین راہ نہ چلنا	ڈر اور بگھن اینکن ملنا
۹	گور رکشا جاکے سنگ ناہین	اوسکو کال کرم بھرمائین
۱۰	یاتے ست گور اوٹ پکڑنا	جھوٹے گور سے کاج نہ سرنا
۱۱	گر سمان اون چھایا (سایہ) جگ مین	سرت بہنگم رہت ادھر مین
۱۲	جو من کڑا پتھر (کوہ) ہووے	گور سے ملت جواہر ہووے
۱۳	بندگی بھجن کرے سو برسا	گور کا سنگ دوگھڑیا بڑہ کا

۱۴	هر که خواهد همنشینی با خدا	گو نشیند اندر حضور اولیا
۱۵	اولیا اطفال حق اند اے پسر	حاضری و غایبی اندر نظر
۱۶	اولیا را هست قدرت از اله	تیر جسته باز گرداند ز راه
۱۷	آنکه از حق یابد او وحی و جواب	هر چه فرماید بود عین صواب
۱۸	مرد حجے همرهٔ حاجی طلب	خواه هندو خواه ترک و یا عرب

۱۹	منگر اندر نقش و اندر رنگ او	بنگر اندر عزم و در آهنگ او
۲۰	اے بسا هندو و ترک همزبان	اے بسا دو ترک چون بیگانگان

۲۱	در بشر روپوش کردست آفتاب	فهم کن واللہ اعلم بالصواب
۲۲	نار خندان باغ را خندان کند	صحبت مردان ترا مردان کند

۲۳	بندهٔ یک مرد صاحبدل شوی	به که بر فرق سر شاهان روی
۲۴	هر دمے او را یکے معراج خاص	بر سر تاجش نهد حق تاج خاص
۲۵	پرتوے بر قلب از مرشد به بین	بے محک زر را مکن از ظن گزین
۲۶	گر محک یابی میان جان خویش	بمعنی تهمت ورنه دانی ره مرو تنها تو پیش
۲۷	بانگ غولان هست بانگ آشنا	آشنائے کو کشد سوی فنا

۱۴	جو مالک کا چھپے دیدار	جا تو بیٹھ گورو دربار
۱۵	مالک کا بالک گورپور	مالک کا ھر دم منظور
۱۶	گورپورے کو سمرتھ جان	کرم بان اولٹا دین آن
۱۷	جو مالک کے سنتا بول	اوس کا بچن صحیح کرتول
۱۸	جو تو گھٹ مین چالن ھار	چلنے والا سنگ لے یار
	ہندو چاہے مسلمان ہووے	عربی ہووے ترک چاہے ہووے
۱۹	روپ رنگ اوسکا مت دیکھ	سر وھا بھاؤ نشانہ پیکھ
۲۰	جن کے ہے مالک کا پیار	ہندو اور ترک دو ادیار
	جو ہین ماتے من کے کیل	دو ہندو کا ہووے نہ میل
۲۱	بہان روپ مالک حسن بہائی	نردیہی مین رہا چھپائی
۲۲	آفتاب پھول کھلے گل ناری جب ہی انار	باغ سہاون لاگے تب ہی
	اس گور سنگ کرے جو کوئی	پورے سنگ پورا ہووے سوئی
۲۳	گور پورے کا سیوک برتر	کیا جو حکم کرے راجون پر
۲۴	ہر دم سرت چڑھے اونچے کو	مالک تاج خاص دیا اوس کو
۲۵	گور کی گت پرکھو انتر مین	بے پرکھے مت مانو من مین
۲۶	جو گور پرکھ نپاوے گھٹ مین	تو مت جاے اکیلا بٹ مین
۲۷	رستہ مین ہے کال کا گھیرا	شبد سناو دکھ دے ہے گھنیرا

۲۸	بانگ میدارد که هان ای کاروان	سوی من آئید یک راه و نشان
۲۹	چون رسد آنجا به بیند گرگ و شیر	عمر ضایع راه دور و روز دیر



۳۰	چون شود آن بانگ غول آخر بگو	مال خواهم جاه خواهم آبرو
۳۱	از درونِ خویش این آوازها	منع کن تا کشف گردد رازها
۳۲	آدمی چون نور گیرد از خدا	هست مسجود ملایک زاجتبا
۳۳	فقر را از چشم و ز سیمای او	دید هر چشمی که دارد نور هو



۳۴	شیخ افغان ست وبی الت چو حق	با مریدان داد بی گفتن سبق
۳۵	هر کجا هست او حکیم ست اوستاد	بانگ او زین کوه دل خالی مباد
۳۶	ای فغان از یار نا جنس ای فغان	همنشین نیک جوئید ای مهان
۳۷	زان جلیس الله گشت آن نیکبخت	که به پهلوی سعیدی بُرد رخت
۳۸	یار بد جانت ستاند ای سلیم	یار بد آرد سوی نار جحیم
۳۹	پس نشانها که اندر اولیاست	خاص آن جان را بود کو آشناست
۴۰	ما برون را ننگریم و قال را	ما درون را بنگریم و حال را
۴۱	دست پیرِ از غائبان کوتاه نیست	دست او جز قبضهٔ الله نیست
۴۲	پس ورا دستِ دراز آمد یقین	برگذشت از آسمان هفتمین

۲۸	ابھیاسی کو کہے پکارے	شبد سنو آو سرن ہمارے
۲۹	جو کوئی کال شبد مین رچیا	گھر نہین جاے راہ مین پچیا
	دھاوت جاے کال کے گھر کو	بھڑا شیر کھا جاوین اوس کو
۳۰	کال شبد کی یہہ پہچان	من چاہے وہن آدر مان
۳۱	کال شبد مین چت نہ لاؤ	تب نج گھر کا بھید کہلاؤ
۳۲	جس گھٹ پر گھٹ ست کا نور	اوسکو پوجین دیو اور حور
۳۳	سادہہ کا نرکھو آنکھ اور ماتھا	ست کا نور رہے جس ساتھا
	یہہ چنہ دیکھہ کرین پہچان	گور پد کا جن ھردے گیان
۳۴	پرم پُرش سم گور کو جان	بن جیہیا کہین بچن سُجان
۳۵	وہ ہی حکیم اور وہی اوستاد	ہیئیہ مین سُنت رہو اون ناد
۳۶	چھوڑ کو سنگی سے تُو پیار	سچّا سنگی کہو جو یار
۳۷	جن کنیا ست گور کا سنگ	ست پُرش کا پایا رنگ
	جھوٹے گور کا جو سنگ لاے	نرک پڑے اور ات دوکھہ پاے
	گت مت بھید سنت کا بھاری	وہ ہی پاوے جن تن من واری
	سنت نہ دیکھین بول اور چال	وے پھر کہین انتر کا حال
	گور کا ہاتھہ پُرش کا ہاتھہ	حاضر غائب سب کے ساتھہ
	اون کا ہاتھہ بھو لمبا اونچا	سات مقام سے اوپر پہونچا

۴۳	سر نخواهی که رود تو پای باش	در پناه قطب صاحب رای باش
۴۴	بو که اوستادی رهاند مر ترا	وز خطر بیرون کشاند مر ترا
۴۵	تا نه خُسپی در پناه نا قلے	در جوار رحمت صاحب دلی
۴۶	از حضور اولیا گر بگسلے	تو ہلاکی زانکه جزوی نه کلے
۴۷	سایهٔ شاهان طلب اینداَم شتاب	تا شوی زان سایه بهتر ز آفتاب

۴۸	گر سفر داری بدین رایت برو	ور حضر باشی ازین غافل مشو
۴۹	تا توانی ز اولیا رو متاب	جهد کن واللہ اعلم بالصواب
۵۰	ایمنی بگذار جائے خوف باش	بگذر از ناموس و رسوا باش فاش
۵۱	هیچ نکشد نفس را جز ظل پیر	دامن آن نفس کُش را سخت گیر

۵۲	چون بگیری سخت آن توفیق هوست	در تو هر قوت که آید جذب اوست

۵۳	در میان جان ایشان خانه گیر	بر فلک خانه کن اے بدر منیر
۵۴	مر ترا دشنام و سیلیِ شهان	بهتر آید از ثنائے گمرهان
۵۵	زانکه زیشان خلعت دولت رسد	در پناه روح جان گردد جسد
۵۶	صاحبدل آئینهٔ شش رو بود	حق از و از شش جهت ناظر شود

۴۳	جو تو سر گورا کہا چاہے	دین ہوے گور سرنی آے
۴۴	گور تجھکو سب بھانت بچاوین	کال بگہن سب دور کراوین
۴۵	جہوٹے گور کی اوٹ نہ گہنا	ست گور چرن سرن سکہہ لینا
۴۶	جن ست گور کا سنگ نہ کینا	دوکھہ پایا ہوا کال ادہینا
۴۷	جو آیا ست گور کی چہاؤن	سورج لاگا اوسکے پاؤن

وزن دوسرا

۴۸	جو تجھے چلنا ہے تو اس ڈہنگ چل	جو خضر ہے تو بہی گور کے سنگ چل
۴۹	بن سکے جہانتک تو گور سے مکہہ نہ پہیر	سیوا کر ابہیاس کرت کر تو دیر
۵۰	نر بہے مت ہو خوف رکھہ من مین سدا	لاج تج بدنام ہو جگ سے جدا
۵۱	کوئی طرح یہہ من نہین ہاتھہ آئیگا	پورے گور کی چہائین سے مرجائیگا
	اسلئے دامن کو تو اونکے پکڑ	چھوڑ مت اے یار اوسکو دھر جکڑ
۵۲	جو تو مضبوطی سے پکڑیگا چرن	ملگئی مالک کی تجھکو نج سرن
	دیکھہ ہر دم مہر اونکی اپنے ساتھہ	نت نرکھہ سر پر تو اپنے اونکا ہاتھہ
۵۳	گور کے ہردے مین تو کرلے اپنا گہر	سرت روپ اپنا نرکھہ چڑہ مانسر
۵۴	گور کی تاڑ اور مار سہہ دہر کر پیار	مورکھونکی استتی پر خاک ڈار
۵۵	گور سے پرمارتھہ کی دولت پائیگا	سرت سنگ چیتن انگ ہو جائیگا
۵۶	پورے گور کو کہٹ مکہی آئینہ جان	مالک اوسمین بیٹھکر دیکھے ہے آن

ششرو

۵۷	بی ازو ندهد کسی را حق نوال	شمهٔ گفتم ز اصحاب وصال
۵۸	قطب شیر و صید کردن کار او	باقیان این خلق باقی خوار او
۵۹	پس برو خاموش باش از انقیاد	زیر ظل امر شیخ و اوستاد
۶۰	یار غالب شو که تا غالب شوی	یار مغلوبان مشو هین ای غوی
۶۱	ذلّت او به ز طاعت نزد حق	پیش کفرش جمله ایمانهای خلق
۶۲	گفت پیغمبر که حق فرموده است	من نگنجم هیچ در بالا و پست
۶۳	در زمین و آسمان و عرش نیز	من نگنجم این یقین دان ای عزیز
۶۴	در دل مومن بگنجم این عجب	گر مرا خواهی ازان دلها طلب
۶۵	چیست تعظیم خدا افراشتن	خویشتن را خاک و خواری داشتن
۶۶	چیست توحید خدا آموختن	خویشتن را پیش واحد سوختن
۶۷	آنکه او بی نفس و ساده سینه شد	نقشهای غیب را آئینه شد
۶۸	هر که نقص خویش را دید و شناخت	اندر استکمال خود دو اسپه تاخت
۶۹	زان نمی پرّد بسوی ذوالجلال	کو گمانی می برد خود را کمال

صفت آواز آسمانی و طریق حصول آن

پنبهٔ وسواس بیرون کن ز گوش	تا بگوشت آید از گردون خروش

۵۷ بے وسیلہ گور کے پر مار تھہ نہ پاے		چاہے کوئی کچھہ کرے نج گھر نجاے
جن کو مالک کا ہوا حاصل وصال		تھوڑا سا مینے کہا یہہ اون کا حال
۵۸ پورے گور ہین شیر وے کرتے شکار		اور سب باقی ہین اونکے ٹکڑے خوار
۵۹ بس رہو چپ اور گور سرنی گہو		حکم مانو اون کے چرنون مین رہو
۶۰ اوٹ پورے کی گہو پورے بنو		نیچ کی سنگت نکر نہین سر دھنو
۶۱ جو بھجن اور بندگی ہر کی کرے	ق	یا کرم اور دہرم سب بدہ سے کرے
گور کی پھٹکار اور نر اور جن سہا		وہ ہوا ان سب سے بہتر ہین کہا
۶۲ حق نے پیغمبر کو سمجھایا کہ مین		مل نہین سکتا زمین آسمان مین
۶۳ اونچے اور نیچے ٹھکانے مین نہین		عرش کرسی پر بہی مین رہتا نہین
۶۴ دل مین بھگتون کے مین رہتا ہون سدا		جو مجہے چاہے تو مانگ اونسے تو جا
۶۵ گور کی مہمان کا سمجھنا ہیگا یہہ		دین ہو چرنون مین تو جیون خاک رہ
۶۶ ایک کرھر گور کو کیا ہے مانتا		یعنے راستہ اپنا آپا اون کے سن ٹکہہ گہالنا
۶۷ جسکے دل سے اوڑ گئے دنیا کے رنگ		غیب کے نقش اوسمین جہلکین بے درنگ
۶۸ جو نظر اپنے قصورون پر کرے		جلد پورا ہووے رستہ طے کرے
۶۹ آپ کو جانے ہے پورا جو اجان		تھک رہا رستہ مین حق کے وہ ندان

تعریف انحد شبد اور طریق اوس کی پراپتی کا

۷۰ بھرم کی ٹھینٹی نکالو کان سے		تب لگاؤ دہیان انحد تان سے

۷۱ پس محل وحی گردد گوش جان — وحی چه بود گفتن از حس نهان

۷۲ گر بگویم شمهٔ زان نغمها — جانها سر بر زنند از دخمه ها



۷۳ گوش را نزدیک کن کان دور نیست — لیک آن گفتن بتو دستور نیست

۷۴ چرخ را در زیر پا آر ای شجاع — بشنو از فوق فلک بانگ سماع

۷۵ هر ندائی که ترا بالا کشید — آن ندا میدان که از بالا رسید

۷۶ هر ندائی که ترا حرص آورد — بانگ گرگی دان که او عالم درد

۷۷ گفت پیغمبر که آواز خدا — میرسد در گوش من همچون صدا

۷۸ مُهر بر گوش شما بنهاد حق — تا بآواز خدا نارد سبق

۷۹ نک صریح آواز حق می آیدم — همچو صاف از دُرد می پالایدم

۸۰ اندرین ره می تراش و می خراش — تا دمی آخر دمی فارغ مباش

منتخب از دیوان نیاز

۸۱ امر ربی ست روح و سرّ خداست — ذکر بے کام و بے زبان اوراست

۸۲ حیف در بند جسم در ماندے — نشنوے صوتِ پاک رحمانے

۸۳ یار ما هر دم ست با تو کلیم — حیف تو نشنوی کلام قدیم

۸۴ همه عالم پُر است از آواز — لیک درهای گوش خود کن باز

۸۵ باز گردن همین بس ست ترا — بند سازے ره شنیدن را

٧١ سُرت کے کانون سے پھر تو شبد سُن		شبد کہو چاہے کہو انتر بچن
٧٢ گھٹ مین جو اوٹھتی ہے راگونکی سدا		جو کہون مین تجھسے حال اوس کا ذرا
جان مُردونکی اوٹھین قبرون سے بھاگ	ق	ایسا انتر کا ہے باجا اور راگ
٧٣ کان سے چِت دے سنو آواز کو		پر سُناتے ہین تہین اس راز کو
٧٤ لاؤ پاؤن کے تلے تو آسمان		شبد اونچے دیس کا سُن سورمان
٧٥ جوندا کھینچے ہے اونچے کو تجھے		جان وہ دُہن آئی اونچے سے تجھے
٧٦ سُنکے جو آواز جاگے کامنا		کال کی آواز سے گھر گھالنا
٧٧ دیکھ لے تو یون پیغمبر نے کہا		آتی ہے آواز حق مجھکو سدا
٧٨ مُہر کانون پر تمھارے ہے لگی		سُن نہین سکتے ہو انحد دُہن کبھی
٧٩ سُنتا ہون آواز حق گھٹ مین سدا		دلکو میرے کرتی ہے پاک اور صفا
٨٠ کاٹتے اور کھودتے رستہ رہو		مرتے دم تک ایک دم غافل نہو

وزن دوسرا

٨١ رُوح سے ہے حکم و بھید و اُنس خدا	بے زبان کرتی ہے آواز سدا
٨٢ پاے بندہن دہرے تو دیہی کا	نہ سنے ذکر پاک مالک کا
٨٣ یار تجھکو پکارتا دن رات	تو نہ سنتا ہے حیف اوسکی بات
٨٤ سب جگہ ہے اواز اوس کی پور	کھول کانون کو اپنے دہر کے شعور
٨٥ کان کا کھولنا یہی ہے سنو	شبد باہر کا سننا بند کرو

٨٦ بشنوی یک کلام نامقطوع	از حدوث وفنا بود مرفوع
٨٧ اول و آخرش چو بیحد شد	زان سبب نام او بانحد شد
٨٨ عالم صوت از وظہور گرفت	از حضورش بساط نور گرفت
٨٩ گر باظہار رو نیاوردے	نام آواز در جہان نہ بُدے
٩٠ بشنو آن بانگ پُر سرور از گوش	کن فراموش خویش رازی ہوش

منتخب از دیوان مرزا بیدل

٩١ ستم است گر ہوست کشد کہ بسیر سرو و سمن درا
تو ز غنچہ کم ندمیدۂ درِ دل کشا بہ چمن درا

٩٢ پے نافہاے رمیدہ بو مپسند زحمت جستجو
بخیال حلقۂ زلف او گرہے خور و بہ ختن درا

٩٣ سخنت اگر نہ فسون و مد بتعلق ہوس جسد
زہ دامنِ تو کہ میکشد کہ درین رباط کُہن درا

٩٤ ہوس تو نیک دید تو شد نفسِ تو دام و ددِ تو شد
کہ بہ این جنون بلا تو شد کہ بعالم تو و من درا

٩٥ بکدام آئینہ مائلے کہ ز فرصت این قصہ غافلے
تو نگاہ دیدۂ بسملے مژہ واکن و بکفن درا

٩٦ ز سروش محفل کبریا ہمہ وقت میرسد این ندا

۸۶ وہ ھی آواز ھــر وقت جاری	گھٹ مین جنم اور مرن سے ہے نیاری
۸۷ آد اور انت اوس کا ہے بے حد	اس سبب سے کہین اوسے انحد
۸۸ پہلے ظاہر ہوا شبد بھنڈار	پھر ہوا پیدا اوس سے سب سنسار
۸۹ شبد کرتا نہ اپنا جو اظہار	کبھی پر گھٹ نہ ہوتا یہہ سنسار
۹۰ سنو وہ شبد اور لو آنند	بھول آپے کو چھوڑ دے دوکھہ ڈنڈ

غزل

۹۱ بڑا ظلم ہے اے یار یہہ کہ تو جاے سیر کو باغ کی
تو کنول سے آپ ہی کم نہین ہیہ مین اولٹ کے چمن مین آ

۹۲ خالی نافونکی تو تلاش مین کیون اوٹھای محنت و رنج کو
دھر پریم سندر شیام کا خوشبو اولٹ کے لے گھٹ مین آ

۹۳ تیرے من مین جو نہین باسنا تن سنگ بھوگ بلاس کی
تب کون تجھہ کو کھینچتا کہ تو جگ کی چوسرا مین آ

۹۴ تیری چاہ دوکھہ سکھہ روپ ہی تیرا من ہے کال اور جال ہے
تیری آس جگ کی پکارے ہے کہ تو پھیر مین تو و مین کی آ

۹۵ تیری ہے کدھر کو نظر لگی کہ تو اس قدر کرے غافلی
تیری موت سر پر ہی آ کھڑی ذرا آنکھہ کھول کفن مین آ

۹۶ تیرے گھٹ مین گور دربار سے ہر وقت آتی ہے یہہ ندا

که به خلوت ادب و وفا ز در برون نشدن درا

۹۷ غم انتظار تو برده ام به خیال تو مرده ام
قدمے بپرسش من کشا نفس چو جان به بدن درا

منتخب از دیوان حافظ

۹۸ دوش با من گفت پنهان رازدان تیز هوش
کز شما پنهان نشاید داشت راز میفروش

۹۹ گفت آسان گیر بر خود کارها کز روی طبع
سخت میگیرد جهان بر مردمان سخت کوش

۱۰۰ تا نگردی آشنا زین پرده بوے نشنوے
گوش نامحرم نباشد جاے پیغام سروش

دیگر

۱۰۱ ترا ز کنگره عرش مے زنند صفیر
ندانمت که درین دامگه چه افتاده است

دیگر

۱۰۲ کس ندانست که منزلگه معشوق کجاست
این قدر هست که بانگ جرسے می آید

صفت آواز آسمانی یعنی نام خداتعالے

منتخب از دیوان خواجه معین الدین چشتی

۱۰۳ ربود جان و دلم را جمال نام خدا
نواخت تشنه لبان را زلال نام خدا

تج باسنا جگ جار کی لے پریم انگ کو گھر مین آ

۹۷ غمِ انتظار کا سہہ رہا تیرے درشنون کو تڑپ رہا

ذرا ڈگ اوٹھا کے کر دیا چھن ایک جان میری دیہہ مین آ

۹۸ رات گور بھیدی نے مجھسے یون کہا

تمسے گور کا بھید نہین راکھون چھپا

۹۹ کام بھگتی کے کرو تم سہج سے

جو کرو سختی تو دنیا سخت ہے

۱۰۰ بن پریم اور بھید نہین پتیائے ذہن

یا طے کر ابھیاس و بھگتی ہے سجن

۱۰۱ آسمان سے آتی ہے ہر دم آواز | کیون پڑا دنیا مین نہین سنتا اوسے

۱۰۲ کوئی نہین بھیدی ہے ست گور دہام کا | بس یہی کہ گھنٹہ کی آوی صدا

غزل

۱۰۳ جب دیکھا تیج بیٹنے جو مالک کے نام کا | دل اور جان بھینٹ ہوئی گور کے نام کا

ق

پیاسو نکی پیاس بجھہ گئی دہار اسی نام کے | ایسا ہے آب شیرین امین روپ نام کا

۱۰۴ میان اسم و مسمی چو فرق نیست به بین — تو در تجلی اسما جمال نام خدا
۱۰۵ وصال حق طلبی همنشین نامش باش — بود وصال خدا در وصال نام خدا
۱۰۶ جمال دوست ز آئینه دلت تابد — اگر ز دوده شود از صقال نام خدا
۱۰۷ یقین بدان که تو با حق نشسته شب و روز — چو همنشین تو باشد خیال نام خدا
۱۰۸ ترا سزد طیران در فضای عالم قدس — بشرط آنکه به پری به بال نام خدا
۱۰۹ معین ز گفتن نامش ملول کی گردد — که در ملالت نامش بود ملال خدا

در صفت عشق و تاثیر آن

منتخب از مثنوی مولانا روم

۱۱۰ عشق زنده در روان و در بصر — هست هر لحظه ز غنچه تازه تر
۱۱۱ عشق آن بگزین که جمله اولیا — یافتند از عشق او کار و کیا
۱۱۲ تو مگو ما را بدان شه بار نیست — با کریمان کارها دشوار نیست
۱۱۳ ای خنک جانی که بهر عشق و حال — بذل کرده خانمان و ملک و مال
۱۱۴ کرد ویران خانه بهر گنج و زر — بعد از ان گنجش کند معمور تر
۱۱۵ ملک دنیا تن پرستان را حلال — ما غلام ملک عشق لازوال
۱۱۶ عشق بشگافد فلک را صد شگاف — عشق لرزاند زمین را از گزاف
۱۱۷ عشق جوشد بحر را مانند دیگ — عشق ساید کوه را مانند ریگ
۱۱۸ از محبت مرده زنده میشود — وز محبت شاه بنده میشود

۱۰۴ نابی و نام مین سے نہین فرق دیکہہ لے　　چہب یار کی دکہاتا ہے وہ تیج نام کا

۱۰۵ کر سنگ نام کا جو تو دیدار کو چہے　　مالک کا میل ہے جو ہوا میل نام کا

۱۰۶ ہردے مین تجھکو دیکہہ پڑیگا جمال یار　　جو رگڑا اوس پہ پرت دیا جاوی نام کا

۱۰۷ مالک کا سنگ تجھکو ملا یہہ صحیح جان　　جو دل مین تیرے لاگ رہا دہیان نام کا

۱۰۸ مالک کے لوک مین ترا ہو جائیگا گذر　　جو تو اوڑیگا اونچے کو بل لے کے نام کا

۱۰۹ سمرن سے نام گور کے تو غمگین نہ ہو کبہی　　مالک کا پیار آوے جو ہو پیار نام کا

پریم کے مہمان اور اوسکا اثر

۱۱۰ سُرت من مین پریم گور جس کے بسا　　پہول سے زیادہ ہے ہر دم وہ کہلا

۱۱۱ پریت ست گور کی تو ہر دم دہار یار　　اولیاؤن کا بنا اِس ہی سے کار

۱۱۲ بیتہہ نہ جانو تم کہ حق ملتا نہین　　وہ ہے داتا اوس کو کچہہ مشکل نہین

۱۱۳ پریم کارن جس نے کینا خرچ مال　　دہن ہے وہ جن اوسکو ملیا پریم حال

۱۱۴ پہلے جس نے اپنا گھر دینا اوجاڑ　　پائی پھر گور پریم کی دولت اپار

۱۱۵ جگ کے جیوون کے لئے دنیا کا ملک　　بھگت جن کے واسطے مالک کا ملک

۱۱۶ پریم چاہے چہید دیوے آسمان　　پریم سے پرتھی رہی کمپاے مان

۱۱۷ پریم ڈالے جوش سے سمندر کو پہاڑ　　پریم چاہے ریت سم پیسے پہاڑ

۱۱۸ پریم چہن مین مردے کو زندہ کرے　　پریم پل مین شاہ کو بندہ کرے

۱۱۹ از محبت تلخها شیرین شود ‌ ‌ وز محبت مسها زرین شود

۱۲۰ از محبت دُردها صافی شود ‌ ‌ وز محبت دردها شافی شود

۱۲۱ از محبت خارها گل می شود ‌ ‌ وز محبت سرکه مُل می شود

۱۲۲ آتشی از عشق در جان برفروز ‌ ‌ سر بسر فکرِ عبادت را بسوز

۱۲۳ ملت عشق از همه دینها جداست ‌ ‌ عاشقان را مذهب و ملت خداست

۱۲۴ کفر او دین ست و دینت نور جان ‌ ‌ ایمنی ور تو جهانی در امان

۱۲۵ عشق آن شعله ست کو چون برفروخت ‌ ‌ آنچه جُز معشوق باقی جمله سوخت

۱۲۶ تیغ لا در قتل غیر حق براند ‌ ‌ درنگر زان پس که بعد لا چه ماند

۱۲۷ ماند الا الله و باقی جمله رفت ‌ ‌ شاد باش ای عشق شرکت سوز زفت

منتخب از مثنوی بو علی شاه قلندر

۱۲۸ زهد و تقوی چیست ای مرد فقیر ‌ ‌ لا طمع بودن ز سلطان و وزیر

۱۲۹ دل چو آسود ست از حرص و هوا ‌ ‌ کے شود مکشوف اسرار خدا

۱۳۰ صد تمنا در دل ست ای بو الفضول ‌ ‌ کے کند نور خدا در دل نزول

۱۳۱ دین و دنیا هر دو کے آید بدست ‌ ‌ این فضولی ها مکن ای خود پرست

۱۳۲ گر برافتد پرده از روے مجاز ‌ ‌ نفرتے گیری ز زال حیله ساز

۱۳۳ زشت روئی او چو آید در نظر ‌ ‌ از خدا خواهی امان ای بے خبر

۱۳۴ بهر طاعت لقمهٔ باید حلال ‌ ‌ تا نیفزاید ترا رنج و ملال

۱۱۹	پریم سب کڑوائی کو میٹھا کرے	پریم چہن مین لوہے کو کنچن کرے
۱۲۰	پاک کرتا ہیگا ناپاکی کو پریم	دور کردیتا ہے سب دردون کو پریم
۱۲۱	پریم سے ہوجاے کانٹا گل گلاب	پریم سے ہوجاوے سرکہ جون شراب
۱۲۲	پریم اگنی اپنے ہردے بالئے	فکر بھجن اور بندگی کا جالئے
۱۲۳	پریمیون کا مت ہے سب ہست سے جُدا	پریمیون کا اشٹ ہے مالک سچّا
۱۲۴	کفر اوسکا دین ہی اور دین اوسکا نور جان	جو تو نر بھی ہوگیا ساری جہانمین ہوئے امان
۱۲۵	عشق وہ شعلہ ہی جس گھٹ مین وہ روشن ہوگیا	ایک بریتم رہگیا اور باقی سب جل بُھن گیا
۱۲۶	پریم جب آیا سبھی کو رد کیا	ایک پریتم رہ کے باقی بہہ گیا
۱۲۷	واہ واہ ہے پریم تو ہے نرملا	غیر کو پیارے سوا دینا جلا



۱۲۸	ریت بھگتی کی سنو ہی سادہ ہوا	لوبھہ کی مت کر امیرون سے تو چاہ
۱۲۹	جنکے من مین ہے بھری بھوگونکی چاہ	کس کھلے مالک کا بھید اور ہو نباہ
۱۳۰	سو ترنگین من مین تیرے ہین بھری	نور مالک کا نہین جھلکے ذری
۱۳۱	دنیا کو چاہے تو اور بھی دین کو	یھہ ہے مشکل ان سمجھہ ہی یار تو
۱۳۲	جو تری آنکھون سے پردہ دین اُٹھا	ہوگا دنیا سے تو بیزار اور خفا
۱۳۳	دہوکے اوسکے جب تجھے آوین نظر	بھاگ جاویگا تو اوس سے دور تر
۱۳۴	کھانا بے شبھہ کا تجھکو ہی ضرور	تو بھجن تجھہ سے بنے گا بے قصور

۱۳۵	اگر شوی از لقمۂ شبہ نفیر	نفس را سازی بفضل حق اسیر
۱۳۶	نفی گردان از دل خود ما سوا	تا نگنجد در دلت غیر از خدا
۱۳۷	تا توئی کے یار گردد یار تو	چون نباشی یار باشد یار تو
۱۳۸	تو مباش اصلا کمال اینست وبس	تو در وگم شو وصال اینست وبس
۱۳۹	ہر کہ آواز خویشتن بیزار گشت	بیشک آن کس محرم اسرار گشت

۱۴۰	چشم و بند و گوش بند و لب بہ بند	گر نہ بینی سر حق بر من بخند
۱۴۱	دل بکن از فکر باطل ہا سیاہ	از خدا غیر از خدا دیگر مخواہ
۱۴۲	گر ترا از عشق او باشد خبر	از تو مشتاق ست او مشتاق تر

رباعی از سرمد

۱۴۳	سرمد غم عشق بو الہوس را ندہند	سوز دل پروانہ مگس را ندہند
۱۴۴	عمرے باید کہ یار آید بکنار	این دولت سرمد ہمہ کس را ندہند

دیگر

۱۴۵	باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ	گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
۱۴۶	این درگہہ ما درگہہ نومیدی نیست	صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

۱۳۵ جو تو کھانا کھائے گا حق و حلال	جیت لیگا من کو اے صاحب کمال
۱۳۶ دور کر من سے جو ہے گور کے سوائے	تب بندہے پریتم تیرے من مین سمائے
۱۳۷ جب تلک من مین تری ہی مان یار	ہو نہین سکتا ہے مالک تیرا یار
۱۳۸ جب ترے من سے ہوا ہنکار دور	جا ملے مالک سے اور پاوے سرور
۱۳۹ اپنے مالک پہ تو دے آپے کو وار	جب نہین تو تب رہا مالک دیار
جو کہ تن من سے ہوا اپنے جُدا	مل گیا بس اوس کو اسرار خدا (دیال)
۱۴۰ آنکھہ کان اور منہ کو اپنے بند کر	(بھید مالک کا) بھید مالک کا تجھے آوے نظر
۱۴۱ چاہ دنیا کی کرے من کو سیاہ	گور سے گور کو مانگ مت کر اور چاہ
۱۴۲ جسقدر تجھکو ہے مالک سے پیار	اوس سے زیادہ تجھ سے وہ کرتا ہی پیار
پر تجھے اوس کی پرکھہ (ست گور) ہوتے نہین	مر کے اوسکی خبر ہوتی نہین

۱۴۳ بوالہوس کو درد عشق ہوتا نہین	سوز پروانہ کا مکھی کو نہین
۱۴۴ اک جنم مین دولت دیدار پائے	(برہ کی اگن) ہر کسی کو وصل حق ملتا نہین

۱۴۵	جو تو مورت یا کہ اگنی پوجتا	آ اور آ جیسے تیسے بھاؤ سے
۱۴۶	سو دفعہ بھول اور چوک ہوگی معاف	مت نراس ہونا تو اس درگاہ سے

۱۴۷	شراب این وساقی ومیخانه آن	بیا زاهدا خویش را باز خوان
۱۴۸	ز پیر مغان تا بیابی نظر	دل وجان ودین نذر گویان ببر
۱۴۹	خراب است حالت درین رستخیز	اگر مے توانی به او در گریز
۱۵۰	در کاخ بد اعتقادی بکوب	خس شبه از کوی نیت بروب
۱۵۱	درِ مے فروشان میخانه کوب	رهِ مے پرستان بمیخانه روب
۱۵۲	به مژگان خرد روب از صفهِ گرد	چو پروانه بر گرد ساقی بگرد
۱۵۳	اگر شهد گر زهر بخشد خموش	بگیر و ببوس و بنوش و بجوش

غزل نمبر ۱

۱	مرشدا عاشقِ دیدار جمالت گشتم	دل خسته وجان باخته از خود رفتم
۲	یک نگاهِ تو مرا چاک گریبان کرده	همچو مجنون پی لیلیٰ چه پریشان کرده
۳	دردمندیم دگر هیچ نه درمان داریم	لطف گفتار جگر ریش چو مرهم داریم
۴	روی زیبای تو تارِ دل من نوران کرد	مه وخورشید هزاران بفلک خجلان کرد
۵	دور افلاک چنان گردش دوران کرده	عاشقان راز قدمبوسی محبوب نمایان کرده
۶	حرص دنیا ز درونم همه بیرون گردید	شوق دیدار دلم را همه سر پیچید
۷	مرحبا بخت سفیدم قدم یار گرفت	روح من شتق قمر کرد وفلک را نگرفت

۱۴۷ یہہ ست سنگ اور رادہا سوامی نام — سرن آوئے ہے کر میو تم تمام
۱۴۸ جو ست گور سے چاہو دیا کی نظر — سُرت اور من اور مت بھینٹ کر
۱۴۹ خراب ہوگی حالت سبھون کی یہان — بچا چاہو ست گور سرن لو میان
۱۵۰ ہٹا کر کے سنسی سرن مین تو آ — پریت اور پرتیت ڈرہ کر سدا
۱۵۱ تو ست گور کے دروازہ پر کر پکار — اور اونکے بھگتون کا رستہ بُہار
۱۵۲ پتنگا سا ست گور پہ آپے کو وار — سنگھاسن کی دہول اپنی پلکون سی جھاڑ
۱۵۳ کبھی مہر سے شہد دیوین تجھے — مناسب سمجھ زہر دیوین تجھے
تو چپ ہو کے لے اور سر پر چڑھا — تو خوش ہو کے پی اور کہہ یہہ صدا
کہ دہن دہن ہین دہن دہن ہین ست گور میرے — اوتارینگے بھوجل سے بیشک پرے

غزل نمبر ۱

۱ ہے گرو مین تیری دیدار کا عاشق جو ہوا — من سے بیزار سُرت وار کے دیوانہ ہوا
۲ ایک نظر نے تیری ای جان مجھی بی حال کیا — لیلی کے عشق مین مجنون سا پریشان کیا
۳ مین ہون بیمار میرے درد کا نہین اور علاج — میرے دل زخم کا مرہم تیری بولی ہی علاج
۴ تیرے مکھڑے کی چمک نے کیا من کو نوران — سورج اور چاند ہزارون ہوئی اُس سی خجلان
۵ جگ مین اس چکر زمانہ کا یہہ دستور ہوا — پریمی پرتیم کے چرن لاگ کے مشہور ہوا
۶ حرص دنیا کی میری دل سے ہوئی ہی سب دور — تیری درشن کی لگن من مین رہی ہے بھرپور
۷ واہ واہ بھاگ جگے گور چرن مُسرت ملی — چندر منڈل کو وہین پھوڑ کے گگنا مین ملے

نغمۂ هائیک شنیدم وندا ها وافر
کعبه بتخانه به نزدم شده هر دو کافر

غزل نمبر ۲

۱ اندرون عرش رفته دیدم نور
کشته شیطان وهم دمیدم صور

۲ هوش تن رفت روح بالا شد
جا گرفته بجا که سابق بود

۳ در دمندان عشق کو می وحید
میکشم از جمع بسوی فرید

۴ هر چه گویم شنو بگوش تمیز
روح را کش رسان بصوت عزیز

۵ در دماغ تو گلشن و مجلس
سیر کن تیز روز مرشد پرس

۶ چشم بند و مردمک در کش
بر فلک رو کشاده کن تو درش

۷ اندرونش روان چو روح نمود
کن تو سیرش نگر بهار وجود

۸ در وجودت عجب تماشائے
آسمان زیر ارض بالائے

۹ کج نئے داد راه روحم را
در رسیدم مثلثے هر جا

۱۰ شمس دیدم برنگ سرخ آنجا
خور هزاران نه همسر زیبا

۱۱ ملک لاهوت پیش ازان یابے
شن میگویند اورا در هندی

۱۲ صورت آنجا ندا سے دارد
همچو کنگری و سارنگے آید

۱۳ حوض آب زلال دیدم پر
میخورند عاملان درانجا در

۱۴ چون گذشتم ز عالم لاهوت
در رسیدم بعالمے هاهوت

۱۵ حال آنجا یکے بگویم باز
روح رفته هر که داند آن آواز

راگ اور راگنی مینے سُنی انتر جا کر	میرے نزدیک ہوئے ہندو مسلمان کافر

غزل نمبر ۲

۱	عرش پر پہونچکر مین دیکھا نور	کال کو مار کر مین پھونکا صور
۲	دہیہ کی سُدہ گئی جو سُرت چڑہی	جا کے بیٹھے جہان کہ پہلے تھے
۳	نج گلی یار کے جو عاشق ہین	بچھڑے سے اب ایکانت لاؤن مین
۴	جو کہون مین سو کان دی کے سُنو	سُرت کھینچو چڑھا و دہن کو سُنو
۵	سر مین ہی تیرے باغ اور ست سنگ	سیر کر جلد لے گورو کا رنگ
۶	تان پُتلی کو آنکھہ کو مت کھول	چڑہ کے آکاش کا دوآرا کھول
۷	جب چڑہے سُرت تیری اندر یار	دیہہ کی سیر کرو دیکھہ بہار
۸	اچرج جی سیر ہے تیری بیچے	پرتھی اوپر ہے آسمان نیچے
۹	بنک نال ہو کے آگے سرت چلی	ترکُٹی پہونچکر گورو سے ملے
۱۰	روپ سورج کا لال کیا برنون	سہس سورج ہین اُسکے ایک رومون
۱۱	آگے چل سُرت سُن مین پہونچی	دُہن کنگری و سارنگی کی سُنی
۱۲	کنڈ امرت بھرے نظر آئے	ہنس روپ ہوئے موتی چُن کھائے
۱۳	سُن کو چھوڑ کر چلے آگے	پہونچے مہا سُن جہان سوہنگ جاگے
۱۴	حال وہان کا مین کیا کہون کیا ہے	جانتا ہے وہی جو پہونچا ہے
۱۵	راستہ مین وہان اندہیرا ہے	ست گورو سنگ ہی نبیڑا ہے

۱۶	صوت پوشیده هست تر باریک	ساخت راهش بقدرت تاریک
۱۷	مرشد همراه شد وران میدان	شده حیران برای او شیطان
۱۸	روح آنرا گذاشت بالا رفت	صوت انّاهو شنید دید گرفت
۱۹	حوت الحوت عالم عجائب یافت	روح را اندرون دریچه تاخت
۲۰	پس برفت و رسید عالم حوت	یافت آبِ حیات وهم دهم قوت
۲۱	پیش ازان هرچه هست هستی هست	لبِ من شد خموش باهم بست
۲۲	جز فقیری کسی نیافت مقام	رادها سوامی نگفت آنرا نام

غزل نمبر ۲۳

۱	عاشقم ذات مُرشد کامل	دلِ من شد بقول شان مایل
۲	چون گرفتم قدم و خاکِ قدم	ظلمتِ دل شده همه زایل
۳	روئی زیبا و قد سرو روان	نور در سینه نفس را قاتل
۴	صحبت مرشد و کلام رشید	کرد دنیا و دین را باطل
۵	راز پنهان وجود شد ظاهر	یافتم لطف مُرشدِ عامل
۶	روح من چون گرفت آوازی	بر فلک در رسید شد قابل
۷	دید نورش بهار رفت خزان	علم عرشی بیافت شد فاضل
۸	کلفتِ موت رنج پیدایش	بر رُخِ هر دو پرده شد حایل

۱۶	ست گورو سنگ ملے کیا میدان	کال دیکھہ اون کو ہوگیا حیران
۱۷	روح چڑھکر گوپھا مین پہونچی وہاے	دہن سوہنگ سُنی مقام کو پای
۱۸	اِس مقام اچرجی کو پائی ملی	کھول کھڑکی کو اندرون چلے
۱۹	آگے چل ست لوک پہونچی آے	اور امین کا آہار دم دم کھاے
۲۰	آگے اسکے الکھہ اگم ہے مقام	تِس پرے ہیگا رادھا سوامی نام
۲۱	یہہ مقام ہے اکھہ اپارا نام	سنت بن کون پا سکے یہہ دہام
۲۲	بھید سب اِس جگہہ تمام ہوا	سب ہوئے چُپ مین بھی چپ ہوا

غزل نمبر ۳

نج روپ پوری ست گرو کا پریم من مین چھا رہا	بچن امرت دھار اُنکی سُن آپ مین نہا رہا
جب سے چرنو مین لگا اور دُھور چرنو کی لئی	من کے اندر کا اندھیرا میل سب جاتا رہا
مکھڑا سہاون قد سیدھا چال ات سوبھا بھری	تیج روشن سینہ اندر من کو گھایل کر رہا
جو کیا ست سنگ ست گورو اور بچن پورے سُنے	دین و دنیا جھوٹھی لاگی اور نہ اون کا غم رہا
پنڈ کا سب بھید پوشیدہ مجھے ظاہر ہوا	مہر سے پورے گورو کی کام میرا بن رہا
سُرت نے جب دُہن کو پکڑا آسمان پر چڑھ گئی	ہو گئی قابل وہان پر پھر نکوئی غم رہا

وزن دیگر

۷	سُرت آواز کو پکڑ کے گئے	تہہ پہ پہونچی وہان کار ہوئی
۸	دیکھی وہان پر عجب نوین بہار	اور انبھو جگا ہوئی سرشار

٩	راز باطن شده بمن ظاهر	چون شدم پیش پیر خود سائل
١٠	جسم خاکی گذاشتم بالفعل	شده شیطان برای من کاهل



١١	روح پرواز کرد جانب عرش	فعل مفعول رفت شد فاعل
١٢	نظر مهر کرد مرشد من	هجر بگذشت من شدم واصل
١٣	زاهد و متقی بنمازی پیچ	کس نداند چنان بجز شاغل
١٤	روبرو عاملانِ باطن فهم	عالمان علم ظاهری جاهل
١٥	همه دنیا فتاده در شبهات	هر که هادی نیافت شد ناقل
١٦	جمله را کرد جهل زیر و زبر	مرشدی یافت شد همه عاقل
١٧	یافته رادها سوامی مهر فقیر	هم شده لطف ایزدی شامل



۹	دُکھہ جنم اور مرن کی تکلیفات	ہوگئیں دور اور گئی آفات
۱۰	بھید انتر کا مجھہ پہ حال کُھلا	جبکہ ست گور سے مین سوال کیا
	دیہہ کو خاک کی مین چھوڑ گیا	کال بھی تھک کے مجھسے باز رہا
	دیہہ خاکی کو مین نے چھوڑ دیا	کال کو بھی تھکا کے مار دیا
۱۱	سُرت آکاش پر چڑھی اکبار	کرم کارج گئے ہوئی کرتار
۱۲	میرے ست گور نے جب کری کرپا	پد سے جا کر ملا بجوگ گیا
۱۳	کرمی شرعی نمازی کیا جانین	بھید ابھیاسی آپ پہچانین
۱۴	بار دیا دان سب رہے مورکھ	انتری بھید کو نجانین کچھ
۱۵	سنسہ مین سب جگت رہا کورا	رہا باچک نہ پایا گُور پورا
۱۶	پائے ست گُور اوسیکا جاگا بھاگ	باقی باد اور بباد مین رہی لاگ
۱۷	رادھاسوامی گُورو نے کی کرپا	بھاگ جاگا ہے میرا اب دُھر کا



مثنوی

١ مین ستگور پہ ڈالونگی تن من کو وار ‏ ‏ مین چرنون پہ قربان ہون بار بار

٢ کرون کیسے اون کی دیا کا بیان ‏ ‏ دیا مجکو پریم اور پرتیت دان

٣ کھلی آنکھہ جب مجھکو آیا نظر ‏ ‏ کہ دنیا ہے دھوکے کی جا سر بسر

٤ زمین اور زن اور زر کی ہے چاہ ‏ ‏ سبھی جیو رہتے ہین خوار اور تباہ

٥ ہوئے مبتلا دام حرص و ہوس ‏ ‏ نپاوین کہین چین وہ یک نفس

٦ نہ مالک کا خوف اور نہ مرنے کا ڈر ‏ ‏ نکھوجین کبھی اپنے گھر کی خبر

٧ کرین فکر محنت سے دنیا کے کام ‏ ‏ رہین استری اور دھن کے غلام

٨ جو دنیا کی نام آوری کے ہین کام ‏ ‏ دل و جان سی اوسمین پچی ہین مدام

٩ بھرا ہیگا بھوگون کی خواہش سے من ‏ ‏ اوسی مین لگاتے ہین دھن اور تن

١٠ نہ شرم و حیا اون کو مان باپ کی ‏ ‏ نہ کچھہ فکر ہے پُن اور پاپ کی

١١ جو من اندری پاوین لذات کو ‏ ‏ غنیمت سمجھتے ہین اس بات کو

١٢ جو دنیا کے سامان میسر ہوئے ‏ ‏ ہوے خوشدل اور مان مین سب ہوئے

١٣ نہین جیو کا اپنے اون کو خیال ‏ ‏ کہ مرنے پہ کیا ہوئیگا اوسکا حال

١٤ کہان سے وہ آتا ہی جاتا کہان ‏ ‏ کہان کون ہے مالک جسم و جان

١٥ کوئی جو کہاتے ہین پرمارتھی ‏ ‏ جو دیکھا تو وہ ہین نپٹ سوارتھی

١٦ کرین ظاہری پاٹ پوجا مدام ‏ ‏ سنین بھاگوت اور گیتا تمام

١٧	مگر دل پہ اون کے نہووے اثر	نہ مرنیکا خوف اور نہ نرکون کا ڈر
١٨	کرین تیرتھہ اور جاترا شوق سے	رکھین برت اور دان دین ذوق سے
١٩	مگر ہووے دنیا کا مطلب ضرور	رہے ہے یہی آس ہردی مین پور
٢٠	جو دنیا کی کچھہ آس ہووے نہین	تو اس کام مین پیسہ خرچین نہین
٢١	جو مالک کا بھید انسے کہوے کوئی	اوڑا دین ہنسی اور نہ مانین کبھی
٢٢	بھرا ہیگا من اونکا شبہات سے	نہ باچین جہالت کی آفات سے
٢٣	وہ سنتون کے کہنے کو مانین نہین	صفا ہیرہ سے بات تولین نہین
٢٤	کہون کیا کہ دل مین ہین وہ ناستک	مگر ذہن کے لینے کو ہین آستک
٢٥	ہوے ایسی جیوون کا کیسے نباہ	جہنم کی اگنے مین پاوینگے داہ
٢٦	وہان ہاتھہ مل مل کے پچتائین گے	کئے اپنے کامونکا پھل پائینگے
٢٧	مدد کوئی اون کی کرے گا نہین	کوئی ان کا رونا سُنیگا نہین
٢٨	پکڑ ان کو جم دوت دیوینگے مار	سر پر انکی گردن مین دیوینگے ڈار
٢٩	اگن کھمبہ سے باندہ دینگے نہین	اگن کنڈ مین غوطہ دینگے نہین
٣٠	نہایت دُکھی ہو کے چلائین گے	یہہ غفلت کا پھل اپنا یون پائینگے
٣١	نرکھہ کر کے جیو ونکا اس حال زار	سنت آکے دنیا مین اوتار دھار
٣٢	دیا کر سُناوین او نہین گھر کا بھید	مہر سے کرین دور کرمون کا کھید
٣٣	راہ گھر کے جانیکی دیوین لکھا	سُرت شبد مارگ کا دیوین پتا

۳۴ ہر ایک گھٹ مین آواز ہوتی مدام ‏ وہی شبد کی دہن ہے اور وہی نام

۳۵ سنے جو کوئی دُہن کو چت دہر کی پیار ‏ وہ ہی جیو گھر جاوے ترلو کی پار

۳۶ سُنو بھید منزل کا اب راہ کے ‏ وہ ہین سات بالای چھہ چکر کے

۳۷ یہہ ہین نام چھہ چکرون کے سنو ‏ گودا اندری اور نابھی گنو

۳۸ چکر چوتھا ہردی گلو پانچوان ‏ چھٹا دونون آنکھونکے ہے درمیان

۳۹ اسی جا پہ ہی سرت روح کا قیام ‏ پرے اسکے سنتون کی ساتون مقام

۴۰ سہس دل ہی پہلا گگن دوسرا ‏ سن پر مہاسن کا میدان بڑا

۴۱ گوپھا لوک چوتھا ہی سوہنگ نام ‏ پرے اسکے ست لوک عالی مقام

۴۲ الکھہ لوک کی کیا کہون دستگاہ ‏ اگم لوک سنتونکا ہے تخت گاہ

۴۳ پرے اسکے ہی کل مالک کا دہام ‏ اپار اور اننت رادہا سوامی ہی نام

۴۴ اکھی اور آگادہ اور یہی ہے اناد ‏ یہین سے اوٹھی موج اور آدناد

۴۵ نہین کوئی جانی ہے یہہ بھید سار ‏ رہے تھک کے سب کوئی گگنا کی وار

۴۶ کرم اور دہرم مین رہی سب اٹک ‏ نہین جیو کے کلیان کی کچھہ کھٹک

۴۷ رہے پوجتے دیبی دیوا کو جھاڑ ‏ نہ مالک کا کھوج اور نہ دل مین پیار

۴۸ رہے پچھلی ٹیکون مین بھولی مدام ‏ نہین جانین جہان گورو اور نام

۴۹ اگر چاہو تم اپنا سچا اودھار ‏ تو ست گور کو جلدی سے لو کھوج یار

۵۰ بچن سنت ست گور کی چت دی سنو ‏ پریت اور پرتیت ہردے دھرو

٥١	پیو چرن امرت کو تم پیت سے	بھرم کاٹو پرشادی کی سیت سے
٥٢	کرو اون کا ست سنگ تم بار بار	لیو شبد مارگ کا اوپدیش سار
٥٣	کرو من سے مالک کا سمرن مدام	پرم پورش رادھا سوامی ہی اوسکا نام
٥٤	گورو روپ کا دھیان ہردے مین لای	سرت اور من شبد دھن سی لگاے
٥٥	یہہ ابھیاس نت گھٹ مین کرنا صحیح	کٹین من کی اوگن اس سی سبھی
٥٦	کوئی دن مین درشن گورو کی ملین	سُنین شبد کی دھن سرت من کھلین
٥٧	اسیطرح نت گھٹ مین آنند پاے	بڑہت جای آنند من شانت لاے
٥٨	کوئی دن مین مُکتی کا پاوی سرور	تو ہو جای تن من سی نیارا ضرور
٥٩	پریت اور پرتیت دن دن بڑہے	ترے من مین گورو پریم کا رنگ چڑہے
٦٠	اُمنگ کر تو ست گورو کی سیوا کری	پریم انگ لے نت آرت کرے
٦١	ملی پریم کی تجکو دولت اپار	سراویگا بھاگون کو تب اپنی یار
٦٢	کیا اب یہہ اوپدیش کا ختم راگ	جو مانے اوسیکا جگی پورا بھاگ
٦٣	کروگے جو ہت چت سے نت تم یہہ کار	کرین رادھا سوامی تمھارا اودھار
٦٤	جپو پریت سے نت رادھا سوامی نام	پاؤ مہر سے ایک دن آد دھام

رادہاسوامی دیال کی دیا رادھاسوامی سہائے

سوال و جواب متعلقہ رادھاسوامی پنتھہ وسار اوپدیش

۱- سوال

مذہب یا مت یا پنتھہ کسے کہتے ہین۔

۱- جواب

جس راستہ ہوکر اور جس شغل کی مدد سے سُرت یعنی روح لوٹ کر اپنے خزانہ یعنی اصلی مقام مین پہونچے اس کو مت یا مذہب یا پنتھہ اور طریق کہتے ہین۔

۲- سوال

روح یعنی سرت کو اپنے اصلی مقام مین جانے کی کیا ضرورت ہے۔

۲- جواب

اِس دنیا مین روح کو پورا راحت و سرور حاصل نہین ہے اور سوائے بار بار پیدا ہونے اور مرنے کے طرح طرح کے رنج وراحت جسمانی اور قبلیہ اور دنیا کے اُٹھانے پڑتے ہین۔ اور جو یہہ اپنے خزانہ کی طرف تھوڑی بھی رجوع کرے تو بہت تکلیفات سے بچ جاوے اور نہایت سرور آزادگی کے ساتھہ اس کو حاصل ہونے لگے اِس قدر سرور تو راستہ کے چلنے ہی مین مل سکتا ہے اور اصلی مقام کا سرور تو لابیان اور بے اندازہ ہے اور دیکھنے مین آتا ہے کہ سب جاندار آرام کی خواہش مین طرح طرح کی تدبیرین کر رہے ہین اور پھر بھی اون کو راحت و سرور ہمیشہ قایم رہنے والا

اور باختیار خود حاصل نہین ہوتا۔ لیکن جو اپنے گھر کی طرف چلنا شروع کرے تو تھوڑا یا بہت سرور کہ جسکی برابری کوئی آرام اور مزے دنیا کے نہین کر سکتے ہین۔ ملنے لگے۔ پس جب کہ واسطے حصول آرام و راحت جسمانی کے جو قایم نہین رہتا ہے اس قدر محنت کرتے ہین کہ عمر بھر اپنی اوس مین خرچ کر دیتے ہین پھر روح کے سرور دایمی کے حصول کے واسطے جو تھوڑی سی محنت سے ملسکتا ہے سب لوگون کو تھوڑی بہت توجہ اور کوشش کرنا بہت ضرور اور مناسب معلوم ہوتا ہے۔

سوال (۳)

خزانہ یعنی مقام اصلی کی طرف جانیکا راستہ ایک ہے یا زیادہ اور جو ایک سے زیادہ ہین تو سب کا سرور برابر ہے یا کیا اور سبھون کا آخری مقام ایک ہی ہے یا جدا جدا۔

جواب (۳)

اصلی اور اخیر مقام ایک ہے اور اوس کا راستہ بھی ایک ہی ہے مگر راستہ مین منزلین یا ٹھیکے جدا جدا ہین جو کوئی جس منزل پر ٹھہر گیا اوسنے اوسی کو مقام آخری مانا اور اپنے معتقدون کو اوسی قدر بھید سُنایا اس سبب سے جدا جدا مذہب ہو گئے پر دستور سب چلنے والون کا ایک ہی رہا کیونکہ سڑک ایک ہی ہے اور اوسکے طے کرنے کے قاعدے بھی یکسان ہین اور ہر منزل کا بھید علیحدہ اور وہان کے سرور

کے درجات ہین ۔ جب تک مرشد کامل جن کو سنت ست گورو کہتے ہین نہ ملین گے آخری منزل کا بھید اور پتہ معلوم نہین ہو سکتا اور سرور ہر ایک منزل کا مطابق اُسکی آسمانی بلندی کے زیادہ سے زیادہ ہے کیونکہ روح چلنے والی کو اوسیقدر سرور زیادہ حاصل ہوتا جاوے گا جسقدر کہ مقام بلند ہو گا ۔

سوال (۴)

جتنے مت کہ اب دنیا مین جاری ہین یعنی ہندو مسلمان عیسائی سراوک بودہ اور اور مذہب والے ۔ اور انکی شاخین جو جو کام مذہبی کر رہی ہین وہ درست ہین یا نہین اور اون کامون کے کرنے سے اون کو وہ منزل یا مقام جہان اونکے مذہب کا سدہانت یعنی آخری مقام مقرر ہوا ہے حاصل ہو گا یا نہین ۔

جواب (۴)

افسوس ہے کہ یہہ سب مذہب والے آج کل اوس راستہ پر نہین چلتے جو کہ مقام آخری یا اون کے اصلی گھر کی سڑک ہے بلکہ اوس راستہ کی اونہین خبر بھی نہین ہے سب مذہبون کی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ اون کے موجد یعنی اچارج اوسی سیدہے اور سچے راستہ پر چلے اور ایشر یعنی خدا کے مقام تک پہونچے ۔ اون کی کتابو نمین کہین کہین اوس راستہ اور اوسکے چلنے کے طریق کا ذکر بھی ہے ۔ پر اب کوئی شاذ و نادر ہونگے جو اس شغل کی کمائی کرتے ہونگے لیکن عام لوگ بالکل اوسکے حال سے بے خبر ہین اور جو کام کہ وے مذہبی سمجھکر کر رہے ہین اون مین اندرونی

فائدہ بہت کم یا بالکل حاصل نہین ہوتا اور نہ آیندہ کو ترقی ہوتی ہے - اوّل نام کا زبان یا سوانس یعنی دم سے لینا بغیر نشان و پتہ نامی یعنی مسمیٰ اور اوسکے مقام کے - دوسرے علم اور عقل کی مدد سے خدا یا ایشر کا یا اوسکے جمالی اور جلالی سروپ کی تحقیقات اور پہچان کرنا جیسے کہ اس زمانہ مین صوفی اور گیانی لوگ کرتے ہین اور کوئی عمل یا شغل واسطے حاصل کرنے اون مقامات کے نہین کرتے اور نہ اوس سے واقفیت کافی رکھتے ہین

تیسرے - جسم اور دل اور حواسون کا ہٹ کرکے اور رنج دیکر روکنا اور قابو مین لانیکی تدبیر کرنا بغیر لگانے دل کے اپنے انتر مین مالک کے چرنون مین ساتھ شوق اور محبت کے کسی شاغل سے ہدایت لیکر -

چوتھے ظاہری پرستش کرنا جیسے مورت پوجا یعنی بُت پرستی اور زیارت کرنا معبدہای قدیم یا مقبرہ یا سمادہ مہاتما اور اولیاے گذشتہ کا یا اون کے کوئی متبرک نشان یا چیز کا یا اونکے گرنتھہ یا کتاب کا پوجن کرنا اور اونکے مرتبہ یا مقام کی تحقیقات نکرنا اور جس راستہ سے وے شغل کرکے اوس مقام پر پہونچے اوسکا کھوج نکرنا اور نہ اون کے طریق کے بموجب عمل کرکے ارادہ پہونچنے اون کے مقام کا کرنا -

پانچوین - دان پُن اور خیرات کرنا یا بانی کا پاٹھ اور کتاب کی تلاوت کرنا یا اوس کا استماع کرنا یعنی سُننا بغیر سمجھنے اوسکے مطلب اور ہدایت کے اور جو تھوڑی بہت سمجھہ بھی ہوئی تو اوسکے موافق عمل نکرنا اور نہ تحقیق کرنا اوس طریق کا جسکی مدد سے عمل بہ آسانی بن سکے -

۶ چھٹے اپنے عقیدہ یعنی اشٹ اور مہاتما اور اوتار وغیرہ اور اولیا اور پیغمبرون کے
کوئی مقرر کیئے ہوئے دن یا اون کے کوئی بھاری کام یا قدرت یا معجزہ یا لیلا
دکھانے کے وقتون پر کھانا پینا اور خیرات کرنا اور خوشی منانا یا افسوس کے ساتھ رنج
کرنا بدون سمجھنے اون قدرت اور معجزون اور لیلا کے انتر ہیہ مطلب اور کیفیت
کے ان کامون مین تھوڑا فائدہ جو نیک کام کرنے سے حاصل ہوتا ہے بیشک ملیگا
اور کسیقدر صفائی دل کی بھی ہوگی لیکن سچے مالک کا پتا یا اوس کے راستہ کا کھوج
اور نشان یا اوس راستہ کے چلنے کا طریق اور اوس کا نتیجہ ہرگز نہین ملسکتا ہے اور نہ
خواہش اوسکے دریافت اور تلاش کی دل مین پیدا ہوسکتی ہے اور جب یہہ بات
حاصل نہین تو دنیا اور اوسکے قیود اور لوازمے رنج اور راحت سے اور تناسخ کی
تکلیف سے بھی رہائی نہین ہوگی پھر مکتی یا نجات کیسے حاصل ہوسکتی ہے اس بات کو
جو کوئی غور کر کے حال ان سب مذہب والون کا دیکھے یا ان کامون کو آپ کر کے
امتحان کرے تو اون کے نتیجہ کی جانچ فوراً کرسکتا ہے دلیل اور حجت کی ضرورت
نہین ہے ان کامون مین جسطرح سے عوام اون کو کر رہے ہین جسقدر سکھہ اور آرام
ملسکتا ہے وہ بہت کم اور ناپائدار ہے اور اوس سے حصول آخری مقام یا کسی اونچی
منزل کا یا اوسکے راحت اور سرور کا ممکن نہین ہے۔

سوال (۵)

آخری مقام کہان ہے اور اوسکا راستہ کہان ہے اور کتنے ٹھیکے یعنی منزلین

راستہ مین ہین۔

جواب (۵)

آخری مقام اور اوس کا راستہ اس جسم مین یعنی گھٹ مین ہے سب مذہبون مین کہاہے کہ انسان کا جسم کُل آفرینش کا چھوٹا نمونہ ہے اور جو کچھہ آفرینش مین ہے وہ اس جسم کے اندر موجود ہے یعنی پنڈے سو برہمنڈے کہتے ہین اور فارسی مین ان کو عالم صغیر اور عالم کبیر کہتے ہین جوگ شاستر مین چھہ چکر یعنی مقام اور ان کے اوپر ساتوان مقام سہس دل کنول یعنی عرش و کرسی درجہ آخری مقرر کیا ہے مسلمانون نے بھی یہی سات مقام لکھے ہین۔ مگر سنتون نے سوائے ان مقامون کے سات مقام ان سے اونچے تجویز کئے ہین کہ اون مین سے صرف دو مقام زمانہ سابق کے جوگیشران اور فقراء خاص کو دریافت ہوئے اور باقی پانچ مقام سنتون نے اس زمانہ مین ظاہر کرکے بیان فرمائے ہین خلاصہ اوس کا یہہ ہے کہ کُل آفرینش کے تین درجے ہین اول درجہ مین صرف روح پاک دوسرے درجہ مین روح اور برہمانڈی من اور شدہ مایا یعنی صفت پاک ہے اور تیسرے درجہ مین روح یعنی چیتن اور پنڈی من یعنی جسمانی دل اور ملین مایا یعنی صفت آلودہ ہے ہر ایک درجہ مین کئی منزلین یعنی ٹھیکے ہین۔ سُرت یعنی روح کی دہار اول درجے سے اوتر کر پہلے برہمانڈ یعنی عرش پر اور پھر پنڈ یعنی جسم مین ٹھہری اور سمائی یعنی پھیل گئی اور بوسیلہ حواس ظاہری اور باطنی کے باہر کی طرف متوجہ ہوگئی اور بیشمار صورتون اور اشیاء مین بندہ گئی اب سُرت کا اودہار

یعنی آزاد ہوکر اپنے نج گھر مین پہونچنا اوس وقت ممکن ہوگا جبکہ یہہ شبد کی دہار یعنی آواز کو اپنے گھٹ مین پکڑ کر چڑہنا شروع کرے روح کا تنزل اس عالم مین اور اوس کا جسم مین آہستہ آہستہ پہیلنا بچے کے حال سے جو نیا پیدا ہوا ہے صاف ظاہر ہوتا ہے اور اسیطرح اوسکا سمٹنا اور اندر جسم کے دماغ کی طرف کو کھچنا غش کی بیماری اور موت کے وقت صاف نظر آتا ہے اور راستہ سُرت کے آنے اور جانے کا اسی جسم مین دماغ مین ہوکر ہے۔

سوال (۶)

سُرت کی دہار کو جو کہ جان اور روح کی دہار ہے کیسے پکڑ کر چلنا ہوتا ہے۔

جواب (۶)

معلوم ہووے کہ روح کی دہار امرت یعنی آب حیات اور پرکاش یعنی نور اور شبد یعنی آواز کی دہار ہے اس کو ناد اور ندا اور آواز غیب بھی کہتے ہین ابتدا مین ظہور کُل مالک کا شبد یعنی آواز سے ہوا اور یہی آواز کی دہار ہر ایک مقام پر ٹھہر کر آفرینش کرتی ہوئی اوتری ہے اور اسی دہار سے انسان اور کُل جاندار زندہ اور چیتن ہو رہے ہین اور اسی دہار سے پیدایش موافق اپنے موقع کے ہر جگہہ جاری ہو رہی ہے اصل مین شبد ہی قادر اور کرتا ہے۔ اس کو بید مین شبد برہم کہا ہے اور فارسی مین حکم الٰہی اور قدرت کہا ہے اور مذہب عیسائی مین بھی انجیل مین لکھا ہے کہ آدمی کلام یعنی شبد تھا اور شبد مالک کے ساتھہ تھا اور شبد ہی مالک تھا۔

اور یہہ بات ظاہر ہے کہ آواز کے برابر کوئی راستہ بتانیوالا اور منزل پر پہونچانیوالا نہین ہے جیسے اندہیری رات مین جبکہ ابر ہو رہا ہے اور کوئی طرح کی روشنی چاند یا تارون کی یا بجلی یا مشعل کی موجود نہین ہے تو جو کوئی جنگل مین راستہ بہول جاوے وہ دور سے آواز آدمیون کی یا جانورون کی سنکر اور اوس آواز کو پکڑکر کوس دو کوس کے فاصلہ پر جو گانون ہووے وہان پہونچ سکتا ہے اسیطرح جو کوئی مالک کے محل مین پہونچا چاہے وہ روح یعنی شبد کی دہار کو سنتا ہوا اپنے گہٹ مین چلے تو منزل پر پہونچ سکتا ہے۔ ہر ایک مقام کا شبد جُدا ہے سو اسکا بہید کہ کون آواز کو پکڑکے کون مقام پر پہونچنا ہوگا محرم اور عامل اور شاغل مرشد یعنی گورو سے معلوم ہوگا اور یہہ آوازین ہر ایک انسان کی گہٹ مین ہر دم اور ہر وقت بی انقطاع یعنی لگاتار بغیر ٹوٹنے کے ہو رہی ہین اور کوئی جاندار آواز یعنے شبد سے خالی نہین ہے کیونکہ روح کا ظہور اور نشان آواز ہی ہے آدمی کو بہی بولتا پرش کہتے ہین اور بول یعنی آواز انسان کی اصلی صورت اور علامت ہے ہر ایک مقام کے شبد کی طاقت اور تاثیر جُدا جُدا ہے۔ اور کوئی شبد اثر سے خالی نہین ہے اور سنتون نے شبد کو ہی نام کرکے بیان کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اس زمانہ مین بغیر گورو یعنی مرشد اور نام کے سچا اودہار یعنی نجات حقیقی حاصل نہوگی اور بید اور انجیل اور اہل اسلام کی مذہبی کتابون مین اس بات کی گواہی موجود ہے۔



	سوال (۷)	

گھٹ کے اندر کے شبد اور بیکھری یعنی زبانی شبد مین کچھہ فرق ہے یانہین۔

	جواب (۷)	

ہان ان دونون شبد مین فرق ہے اور گھٹ مین بہی فرق ہے جو شبد کہ اون مقامات سے ظاہر ہوتا ہے جو کہ آنکھون کے اوپر ہین وہ دہن آتمک شبد یعنی ندا‌ے غیب اور آسمانی کہلاتا ہے اور بے مدد زبان کے اوسکی دُہن یعنی آواز ہر دم اوپر کے گھٹ مین ہو رہی ہے اور بیکھری شبد یعنی زبانی آواز کو آواز متلفظ یعنی برن آتمک کہتے ہین اور یہہ آواز لکہنے اور بولنے مین آتی ہے اور ناف کے مقام سے اوٹھتی ہے اور وہان اِس کا نام پرا بانی ہے اور ہردے یعنی سینہ اور کنٹھہ یعنی گلو مین ہوکر جہان اس کا نام پشینتی اور مدہما ہے زبان سے نکلتی ہے اس شبد کی قدرت اور اثر روز مرہ آنکھون سے دکھلائی دیتا ہے یعنی بندوبست ملک اور راج و دربار اور کل کام دنیا کے اسی شبد سے ہو رہے ہین۔ اور ایسی طاقت اس شبد مین ہے کہ ایک لمحہ مین چاہے جسکو ہنسا دے یا رولا دے یا لڑائی کرا دے یا تابعدار بنا لیوے یا خوش کر دیوے یا دور ہٹا دیوے یا غصہ مین بھر دیوے۔ اب خیال کرو کہ جبکہ اس شبد مین جو نیچے اور استہول یعنی کثیف مقامون سے ہوتا ہے ایسی بڑی طاقت ہے تو اُس شبد مین کہ جو اونچے اور لطیف یعنی سوکشم مقامون سے ظاہر ہوتا ہے کسقدر بڑی طاقت ہوگی یعنی تین لوک اور اوسکے اوپر کے لوکون کی کُل کارروائی وہ ہی شبد کر رہے ہین۔

اور واضح ہووے کہ گھٹ دو ہین ایک نیچے کا جو کہ کمر سے گلے تک ہے اور دوسرا گلے سے اوپر چوٹی تک - یہہ دونون گھٹ آپس مین ایسے ملے ہوئے ہین جیسے دو گھڑون کا منہ ملا کر رکھہ دیئے جاوین نیچے کے گھٹ یعنی مقامات کا حال تو سب کو معلوم ہوا - پر اوپر کے گھٹ کا بھید پورا پورا سنتون ہی نے جانا اور اس وقت مین انسان پر نہایت عنایت و کرم مبذل فرما کر جناب رادھا سوامی دیال صاحب نے جو کہ سنت ست گور و روپ دھر کر اس دنیا مین آئے پر گھٹ کیا -

سوال (۸)

جو شبد کہ آدھی رات کے بعد اس آکاش یعنی آسمان مین معلوم ہوتا ہے اور بعضے لوگ اوسکو ایکانت بیٹھہ کر سُنتے ہین اسمین کچھہ فائدہ ہے یا نہین -

جواب (۸)

اس شبد کے سُننے مین سُرت یعنی روح کی توجہ بیرونی یعنی باہر مُکھی ہوگی اسواسطے ایسے دھیان سے کچھہ فائدہ حاصل نہین ہوگا البتہ من تھوڑی دیر کو نش چل اور ایکاگر یعنی غیر متحرک ہو جاوے گا اور جو اسطرح پر دل کے قایم ہونے مین آنند یعنی سرور ہے وہ تھوڑا حاصل ہو سکتا ہے مگر یہہ کیفیت کُل باہر مُکھی شبدون مین توجہ کرنے سے بھی حاصل ہو سکتی ہے جیسے باجے اور گانے کی آواز مین بھی رس ہے پر یہہ آنند اور سُرور ظاہری یعنی باہر مُکھہ اور قایم بہ غیر یعنی پر آسرے ہے اندرونی اور خود اختیاری نہین ہے - پرمارتھہ مین ان شبدونسے بھی شروع مین واسطے ایکاگر کرنے

من کے یعنی مجتمع کرنے دل اور خاطر کے بعضے لوگ مدد لیتے ہین مگر من اور سُرت یعنی دل اور روح کا اپنے اصلی مقام کی طرف چلنا اور چڑہنا بدون مدد اندرونی آور شغل آواز اونچے مقام کے ممکن نہین ہے مسلمانون کے مذہب مین جو لکھا ہے کہ پیغمبر صاحب کو معراج ہوا اور وہ براق پر سوار ہوکر گئے ۔ اس کا یہی مطلب ہے کہ پیغمبر صاحب کی روح اوپر کو چڑہی اور بجلی یعنی شبد کی دہار پر سوار ہو گئی کیونکہ کُل پرکاش یعنی روشنی اور نور اور زندگی شبد کی وجہ سے ہے ۔

سوال (۹)

بعضے لوگ کہتے ہین کہ شبد آکاش کا گُن ہے اس سے کیا مطلب ہے ۔

جواب (۹)

اس کا مطلب یہہ ہے کہ شبد آکاش کی جان ہے گن جوہر یعنی روح کو کہتے ہین اور گُنی یعنی عرض اوس شے یا پدارتھہ کو کہتے ہین کہ جسمین جوہر یا گُن رہتا ہے ۔ خلاصہ یہہ کہ شبد چد آکاش یعنی نیچے کے عرش کا زندہ یا چیتن کرنے والا ہے اور سمجھنا چاہئیے کہ جب سب مذہبون کے موافق آد پرکاش یعنی اول ظہور کُل مالک کا شبد یعنی آواز کے ذریعہ ہوا تو شبد ہی سب کا زندگی دینے والا اور چیتن کرنے والا اور کرتا اور قادر ہے جو لوگ کہ لفظ گُن کے معنی صفت کے لگاتے ہین وہ اس مقام پر درست نہین ہے

سوال (۱۰)

اوپر کے بیان سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ واسطے من اور سُرت کے نرمل اور نشچل یعنی

صاف اور قایم کرنے اور چڑہانیکے سوائے سُرت شبد مارگ یعنی شغل روح اور آواز کے دوسرا اور مارگ نہین ہے اور اسی سے سچّی نجات یعنی مُکتی حاصل ہوسکتی ہے۔ لیکن جو زمانہ سابق مین حبس دم کہ جسکو لوگ پرانایام اور اشٹانگ یوگ کہتے ہین کرتے تہے اور کہٹ چکر یعنی چہہ مقام جو جسم مین ہین اون کو بیندہ کر یعنی اون کو فتح کر کر ساتوین مین پہونچتے تہے اوس سے کیا فایدہ حاصل ہوتا تہا۔

جواب (۱۰)

حقیقت مین سوائے سُرت شبد مارگ کے اور کسی ترکیب سے خصوص اس زمانہ مین حاصل ہونا سچے اودہار یعنی نجات کا ممکن نہین ہے۔ اور جو لوگ کہ شغل حبس دم یعنی پرانایام کرکے چہہ چکر بیندہتے تہے اون کا بہی مطلب سُرت یعنی روح اور من کے چڑہانے کا تہا۔ چہٹے چکر تک پرانون کے وسیلہ سے سرت اور من چڑہ سکتے ہین کیونکہ پرانون کے اندر شبد کی دہار موجود ہے اور اوسی سے پران زندہ ہین مگر چہٹے چکر کے اوپر بغیر شبد کے سُرت اور من کا چڑہنا مشکل ہے کیونکہ وہان پر پران چدا کاش یعنی عرش زیرین مین جہان سے کہ شروع مین نکلے تہے سماجاتے ہین شغل پرانایام کا بہت مشکل اور خطرناک ہے اور اوسکے پرہیز اور لوازمے بہی بہت مشکل ہین کوئی گرہستی یعنی دنیادار اس شغل کو مطلق نہین کرسکتا ہے اور آزاد لوگون سے بہی بدرستی تمام سرانجام ہونا اس شغل کا ممکن نہین معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ ذراسی بدپرہیزی مین خوف سخت بیماری بلکہ موت کا رہتا ہے اس واسطے اس زمانہ مین

یہہ شغل بالکل منع ہے اور نہ کوئی سچا اور پورا شاغل جلبس دم کا آسانی سے دستیاب ہوتا ہے ۔

زمانہ سابق مین انسان کی طاقت جسمانی بہت تھی اور شاغل اس شغل کے بہی کہین کہین مل سکتے تھے اور اون کی صحبت اور خدمت اور نظر عنایت سے ایسے شخصون کو جو ترک دنیا کرکے بشوق تمام واسطے صفائی باطن اور معراج روح اپنی کے ہمہ تن متوجہ ہوتے تھے فائدہ کثیر حاصل ہوتا تھا مگر اب لوگون کے بدن بہت کمزور ہین اور عمر بھی تہوڑی ہوتی ہے اور نہ اونکے دل مین تیز شوق واسطے حصول نجات کے ہے اس سبب سے شغل پرانا ایام کا نہین بن سکتا ہے جبکہ سنتون نے جو کہ کُل مالک کے ساتھہ یکتائی رکھتے ہین اسطرح پر نجات کا راستہ اس زمانہ مین بالکل بند دیکھا تب مہر کرکے اس دنیا مین آپ اکر سُرت شبد مارگ کے آسان طریقہ سے ہدایت کرے ۔ اس شغل کو لڑکا بھی آسانی سے کرسکتا ہے اور بوڑہا بھی بغیر تکلیف کے کرسکتا ہے اور عورتین بھی کرسکتی ہین ۔ اور جو سچّی محبت اور صدق یقین سے کُل مالک کے چرنون کا عقیدہ درست ہوجاوے تو خواہ دنیادار ہووے یا آزاد اس شغل کو ہر روزہ بشوق تمام چند گہنٹہ کرکے کسیقدر عرصہ مین اپنی نجات کی صورت آپ دیکھہ سکتا ہے اور اس مذہب کے اصول کو بخوبی سمجھنے اور تھوڑی محنت شغل کی کرنے سے شایق کو حال اور اسرار کُل مذہبون کا معلوم ہوسکتا ہے ۔ اور اپنی فہمید اور دانش کی تیزی اور روحانی طاقت کی ترقی جو اس شغل سے روز بروز حاصل ہوگی آپ دیکھہ سکتا ہے ۔

سوال (۱۱)

اکثر اولیا اور موجد یعنے آچارج مختلف مذہب نے اپنی اپنی کتاب مین نام کی صفت بہت لکھی ہے خصوصاً نجات کا حاصل ہونا بوسیلہ مرشد کامل اور شغل نام کے بیان کیا ہے اس واسطے اُس نام کا بھید جس سے سچی اور پوری نجات حاصل ہووے اور اوسکے شغل کا طریقہ جسقدر مناسب ہووے بیان فرمائے۔

جواب (۱۱)

سنتون کا مطلب نام کے کہنے سے دھن آتمک اور برن آتمک نام سے ہے دھن آتمک نام وہ ہے جو اونچے مقامات یعنی برہمنڈ اور بر برہمنڈ کے پرے سے آواز آتی ہے اور برن آتمک نام وہ ہے جو لکھنے اور پڑھنے مین آوے۔ نام دو قسم کا ہے۔ ایک ذاتی۔ دوسرا صفاتی یعنی کرتم صفاتی نام اوس کو کہتے ہین جو کسی فعل یا لیلا کرکے دھرا گیا سو جب وہ فعل یا لیلا ہو چکی یا وہ جسم جس سے وہ فعل یا لیلا ہوئی تھی پوشیدہ ہو گیا تو وہ نام بھی جاتا رہا۔ اور ذاتی نام وہ ہے جو ہمیشہ قایم رہے اور وہ نام مجسم کا نہین ہے بلکہ اوس مقام کا نام ہے جسکے گھیرے مین سب نیچے کی آفرینش اور رچنا ہے اور جسکی شکتی یعنی قوت سے اوس کل آفرینش اور رچنا کی سنبھال اور درستی اور قیام ہو رہا ہے جیسے ترلوکی ناتھہ اور پروردگار و کردگار نام صفاتی و کرتم ہین اور اونگ اور ہو ذاتی اور اصلی نام اوس مقام کے ہین کہ جو تین لوک کا کرتا اور مالک ہے۔ اس نام کا ذکر یعنی سمرن جو سنتون کی جگت اور طریقہ سے من اور چت لگا کر کیا جاوے

تو بہت جلد اوس کا اثر پیدا ہو - اور صفاتی نام کے ذکر اور سمرن سے بہت کم فائدہ ہوتا ہے
اور جو من چنچل یعنی پریشان رہا اور وسوسہ اور خدشہ اوٹھتا رہا اور بھید نام اور نامی کا
معلوم نہ ہوا تو ایسے ذکر اور سمرن کا کچھہ بھی اثر دل پر نہین ہوتا ہے - اسیطرح کل مالک
یعنی اخیر مقام کا اصلی نام رادھا سوامی ہے - اس نام کی شکتی اور طاقت کا کچھہ بیان
نہین ہو سکتا ہے جب کوئی جگتی اور طریق بعینہ کے ساتھہ بشوق تمام اس نام کا ذکر
اور سمرن کرے تب اوسکو تھوڑے عرصہ مین اسکا فائدہ آپ معلوم ہو سکتا ہے سوامی
نام آدشبد کا ہے یعنی جہان سے آواز یعنی شبد کی دہار شروع مین اوٹھی اور رادہا نام
آدسرت یعنی اوس آواز اور دہار کا ہی جو اول مین آدشبد سے ظاہر ہو کر اوتری اسطرح یہ دونون نام
آدپت یعنی آخری مقام مین ایک ہی ہین دو نہین ہین یعنی شبد اور اوس کی آواز مین کچھہ فرق نہین
ہے مگر جب دھار اوتر کر آئی تب دو معلوم ہوتی ہین - اسیطرح ہر مقام پر جو نیچے پیدا
ہوے شبد ظاہر ہوا اور اوس کی دہن یعنی آواز نیچے اوتری اور درجہ بدرجہ اس جسم
مین آکر ٹھہری اور تمام بدن مین پھیل گئی اب جو کوئی اس نام اور نامی یعنی رادہا سوامی کا
عقیدہ باندہ کر انتری سمرن یعنی ذکر اندرونی اور دہیان یعنی تصور کرے وہ اس طرف
سے اُلٹ کر ایک مقام سے دوسرے مقام پر اسی دہار یعنی آواز کے وسیلہ سے
چڑہکر پہونچ سکتا ہے اِس ابہیاس اور شغل کو سُرت شبد یوگ کہتے ہین یعنی ترکیب اتصال
روح و آواز - برن آتمک نام یعنی جو نام کہ تلفظ مین آوے اوسکے ذکر سے صفائی اور
سمتا و من اور سُرت کا ہوتا ہے اور دہن آتمک نام یعنی آواز غیب کے وسیلہ سے من اور

سُرت اونچے چڑھ سکتے ہین اس ابھیاس اور شغل کے واسطے یہہ چار چیز ضرور ہین۔
اول نام۔ دوسرے روپ یعنی صورت تیسرے لیلا یعنی آواز۔ چوتھے دہام یعنی مقام
واضح ہووے کہ اول اپنے مطلوب و معشوق یعنی اشٹ کا نام اور مقام اور سروپ
یعنی شکل اور آواز معلوم کرنا بہت ضرور ہی نہین تو اپنی مالک کی پہچان نہین آوے گی
اور نہ شغل مین لذّت و سرور حاصل ہوگا اور نہ کبھی اپنے معشوق کا دیدار ملیگا اس وقت
مین جو لوگ نام کا ذکر یا سمرن کرتے ہین وہ ان چار چیزون سے بے خبر ہین اور اونکا
نام بھی صفاتی ہے اس سبب سے ہر چند لاکھون نام جپین اور برسون تک ابھیاس
اور شغل کرین اوسکا فائدہ اون کو بہت کم ہوتا ہے بلکہ کچھہ بھی اثر اوس کا اونکے دل
مین پیدا نہین ہوتا۔ اب سمجھنا چاہیئے کہ دہن آتمک نام یعنی آواز آسمانی کا ابھیاس اور
شغل بغیر مرشد عامل اور کامل یعنی پورے اور ابھیاسی گورو کی ہدایت اور مدد کے نہین
بن سکتا ہے اور برن آتمک یعنی صفاتی نام کے سمرن کا بھی طریقہ پورے یا ابھیاسی
گورو سے معلوم ہو سکتا ہے اس سبب سے صفت اور بزرگی مرشد کامل کی اور بھی
آواز غیب یعنے شبد اور نام کی سب مذہبی کتابون مین لکھی ہے اور ظاہر ہے کہ بغیر
ان دو کے جیو کا اودہار یعنی انسان کی نجات کسی صورت مین ممکن نہین ہے اور پورے گورو
یعنے مرشد کامل مراد سنت ست گورو اور سادہ گورو سے ہے اس شغل کی کمائی کیواسطے
کسیقدر شوق مالک کُل کے دیدار اور حصول سچّی نجات اور راحت اور سرور دایمی کا
اور خوف جنم مرن یعنی تناسخ کا درکار ہے۔ اسی شوق کو عشق اور پریم اور بھگتی کہتے ہین

اگر غور کر کے دیکھا جاوے تو دنیا کا بھی کوئی کام بغیر عشق یعنی شوق اور محبت اور خوف کے نہین بن سکتا ہے پس مذہب یعنی پرمارتھہ کا کام جو سب مین زیادہ بزرگ اور مشکل اور ضروری ہے وہ کس طور سے بغیر شوق اور محبت یعنے بھگتی کُل مالک کے اور خوف موت ورنج وتکلیف دوزخ کے بن سکتا ہے۔

سوال (۱۲)

ہر چند کہ مالک کُل کے موجود ہونے مین کوئی شک نہین ہے پھر بھی جو تھوڑا سا بیان ثبوت مین اوس کی موجودگی کے کیا جاوے تو بہتر ہوگا۔

جواب (۱۲)

ثبوت کُل مالک کی موجودگی کا بہت دلائل اور اسباب سے ہو سکتا ہے پر اس جگہہ تھوڑا سا بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ انسان ایک جز یا قطرہ مالک کل کا جسکو محیط کُل اور آفتاب کُل کہنا چاہیئے ہے۔ اور بشکل قطرہ باپ کے دماغ سے اوتر کر ماتا کے گربہہ یعنی رحم مین ٹھہر کر نشو ونما پاتا ہے اور جب جسم تیار ہو جاتا ہے تب وقت پیدایش کے روح دماغ سے اوتر کر جسم مین آبیٹھتی ہے اور یہان علم وہدایت اور تجربہ کی مدد سے کس قدر اوس کی طاقت جسمانی اور قوت ادراک ترقی پکڑتی ہے کہ کُل کاروبار دنیا کے اور کاریگری اور طرح طرح کے علم وہنر سب اسی روح کے پیدا کئے ہوئے ہین اور امور سلطنت اور انتظام وبندوبست خلائق یعنی بےشمار انسانون کا بھی روح کرتی ہے اور کُل راحت اور سرور کا خزانہ بھی یہہ ہی روح ہے۔ پس جب اس قطرہ یا جز مین اسقدر طاقت اور قوت اور سرور موجود ہے تو

اوس خزانہ اور محیط مین جہان سی کہ ابتدا مین روح کا تنزل ہوا ہے یعنی ست پرش رادہاسوامی کے مقام مین کسقدر طاقت اور سرور ہوگا کہ جسکا بیان اور اندازہ ناممکن ہے پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ اوس خزانہ اور محیط کو جو سب کے اوپر اور سب سے آخر ہے کل مالک کہنا درست ہے اور واضح ہووے کہ اول روح ست پرش رادہاسوامی کے مقام سے تنزل کر کے بمقام لاہوت یعنی بالاے عرش ٹھہرے۔ اور وہان سے اوتر کر جسم مین آئی بمقام لاہوت کے نیچے سے تین لوک کی آفرینش یعنی رچنا شروع ہوئی ہے اور اس مقام کو پار برہم یعنی خداے تعالی کہتے ہین اور یہہ دونون مقام بطور نمونہ اس جسم مین موجود ہین۔ اور اسیطرح کُل آفرینش یعنی رچنا کا نمونہ اس جسم مین موجود ہے جو کوئی مالک کُل سے ملنا چاہے اپنے گھٹ مین ملسکتا ہے اور باہر جسقدر تلاش مالک کُل کے واسطے کری جاوے وہ محض فضول ہوگی کیونکہ باہر مالک حقیقی نہ کسی کو آج تک ملا نہ ملسکتا ہے اور جسم مین وہ مالک اسطرح پوشیدہ ہے۔ جیسے دودہ مین گہی اور لکڑی مین آگ اور جیسے کہ بغیر متھنے دودہ کے گھی پیدا نہین ہوتا اسیطرح بغیر اپنے اندر مین محنت شغل کی کرنے کے اوس مالک کا دیدار اور درشن نہین ملسکتا ہے۔ اور سواے سُرت شبد یوگ کے کوئی دوسرا ابھیاس ایسا نہین ہے کہ جسکی مدد سے روح جسم اور حواس اور دل سے بآسانی علیحدہ ہوکر طرف اپنے گھر اور چرنون مین مالک کُل کے عروج کر کے پہونچے۔

سوال (۱۳)

مقام کُل مالک یعنی ست پرش رادہاسوامی کا اور یہی مقام برہم یعنی ترلوکی ناتھہ کا اور دوسرے

مقامات راستے کے چوگھٹ مین ہین وہ اندر اور باہر ایک ہی ہین یا اندر اور باھر جُدے جُدے ہین۔

جواب (۱۳)

جو مقامات جسم مین ہین وہ بطور نمونہ اور چھوٹے مقامات کے سمجھنا چاہیئے اور باہر بڑے بڑے اور اصلی ہین مگر ان دونوںمین کچھہ فرق نہین ہے کہنے اور سمجھانے کے واسطے چھوٹے اور بڑے کہا گیا ہے بہ خیال جسم کے ورنہ دونون ایک ہی ہین اور گھٹ مین صرف انکا راستہ ہے جیسے کہ خلاء یعنی اکاش یا ہوا ایک مکان مین موافق طول اور عرض مکان کے موجود معلوم ہوتی ہین مگر اصل مین وہ خلاء یا ہوا باہر کے خلاء یا ہوا سے جُدا نہین ہین۔ بلکہ ایک ہی ہین مثلاً جو کوئی شخص اپنی پانچ منزل مکان کی اول کہن اور دوسرے اور تیسرے اور چوتھے اور پانچوین کہن پر جاکر دیکھے تو صاف معلوم ہوگا کہ جس ہوا اور خلاء کو وہ اپنے مکان کے موافق محدود سمجھتا تھا وہ چارون طرف پھیلی ہوئی ہے مکان مین مکان کے موافق اوسکی لنبائی اور چوڑائی نظر آتی ہے مگر اصل مین اوسکی کوئی حد نہین ہے اندر اور باہر یکسان ہی اور اوپر چڑھ کر اوس کو اندر بھی کہا جاسکتا ہے اور باہر بھی کہہ سکتے ہین۔ اسیطرح پر کیفیت روح اور نور حق کے اندر جسم کے سمجھنا چاہیئے کہ وہ جوہر اندر اور باہر یکسان ہین اور کبھی جز یا ٹکڑے نہین ہوا مگر راستہ اوسکے ملنے کا گھٹ مین ہوکر ہے اور بسبب ملونی مایا یعنی آمیزش صفت کے چند درجات یا مراتب اوسمین مقرر ہوئے ہین چنانچہ اون درجات کو باہر سے کوئی طے

نہین کرسکتا ہے مگر گھٹ مین جو روح کی دہار اونچے مقام سے آرہی ہے اوسکو پکڑ کے اوس اونچے مقام تک آسانی سے پہونچنا ممکن ہے بفضل وکرم مالک کُل اور عنایت مرشد کامل کے۔

سوال (۱۴)

جو لوگ کہ اپنے تئین بیدانتی گیانی یا صوفی مانتے ہین اون کا اخیر مقام برہم یعنی خدا کا معلوم ہوتا ہے اور وے برہم کو سرب بیاپک یعنی محیط کُل مانتے ہین کوئی خاص مقام اوس کا مقرر نہین کرتے اور آپ فرماتے ہو کہ برہم اور ست پُرش اور رادہا سوامی کے خاص مقام ہین اور اپنی اپنی حد مین وے محیط ہین اس فرق کا کیا سبب ہے اور بیاپک چیتن یعنی محیط کل تصور کرنیسے اوس کا حصول ممکن ہے یا نہین۔

جواب (۱۴)

یہہ سچ ہے کہ بیدانت مت کا سدّھانت برہم پد تک ہے یعنی صوفیون کا مقام آخری خدا کا ہے اور جو اس مقام کو وے سرب بیاپک یعنی محیط کُل مانتی ہین یہ اسقدر صحیح اور درست ہے کہ جیسے سورج اپنی دہوپ یعنی روشنی اور گرمی کے سبب سے سب جگہہ موجود ہے مگر اصلی سورج مقام خاص یعنی آکاش اور آسمان مین ہے اسیطرح برہم سورج یعنی آفتاب ذات کا الجھیاس یعنی روشنی اور طاقت اور روحانیت تین لوک یعنی ہر سہ عالم مین موجود اور محیط ہے مگر برہم یعنی خدا کا مقام خاص ہے۔ ان لوگون کو درشن برہم یعنی دیدار خدا کا نہین ہوا صرف اوسکی روحانیت اور نور کا جو سب جگہہ پہیلا ہوا ہے یقین

کر کے چپ ہو رہے ہے لیکن جو پچھلے صوفی عامل اور جو گیشر سچے ہوئے اونھون نے
یوگ ابھیاس یعنی شغل حبس دم وغیرہ کر کے برہم اور خدا کا درشن پایا اور اپنی کتاب اور کلمات
مین تحریر کیا کہ تاوقتیکہ شایق اول تکمیل رسوم وآداب واشغال متعلقہ طریقت کی کر کے درجہ عشق
کو نہ پہونچے گا تب تک حاصل ہونا درجہ معرفت وحقیقت اور نجات کامل کا ممکن نہین
ہے یعنی جب تک کہ مقام جمال خدا کا یعنی برہم کا عشق کے وسیلہ سے حاصل نہ ہوگا تب تک
سچا گیان یعنی حاصل ہونا مقام جلال وذات یعنی نکش سروپ کا جو کہ آروپ اور غیر متشکل
ہے ممکن نہین اور جب ابھیاسی یا شاغل برہم پد یعنی مقام خدا تک پہونچے گا تب اوسکو
خود معلوم ہوگا کہ سب جگہہ اوس برہم یعنی خدا کا نور پھیلا ہوا ہے - اس طور پر خدا یا
چیتن کو محیط کل کہنا درست اور صحیح ہے مگر اس زمانہ کے بیدانتی اور گیانی اور صوفیون کا
کہنا بدیا پڑھ کر یعنی علم کے زور سے ہے ان کو بیاپک چیتن یعنی محیط کل کا درشن بغیر مدد
شغل اور ابھیاس کے حاصل نہین ہو سکتا ہے یہہ لوگ علم اور عقل کے موافق گفتگو
کرتے ہین مگر ایسے گیان اور علم سے کچھہ حاصل نہ ہوگا یعنی بغیر حصول دیدار کے نہ تو
ان کی عادت اور حالت بدل سکتی ہے اور نہ مقام جمال کے درشن کا سرور اور راحت
حاصل ہو سکتا ہے اور اس بیان کا ثبوت ملاحظہ اون کی حالت سے صاف ظاہر ہوتا
ہے کہ ہر چند وے لوگ خدا اور برہم کو ست چت آنند سروپ یعنی حق ومحیط کل ومحض
سرور کہتے ہین اور اپنے تیئن پورا گیانی اور سچا صوفی اور خدا اور برہم کا سروپ مانتے
ہین پھر اون کا حال دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اون کو اس قدر بھی سرور حاصل نہ ہوا

کہ اون کے من کی چنچلتا یعنی حرکت اور پریشانی دور ہوتی اور ایک جگہ بیٹھکر اوس خدا کے دیدار کا مزہ اور سرور لیتے جب دیکھو تب کتابین پڑہتے اور پڑہاتے نظر آتے ہین یا میلے اور تماشے اور مختلف مقامات کی سیر کے واسطے مارے مارے پھرتے ہین۔

کیا اوس برہم اور خدا کے جمال کا اس قدر بھی سرور نہین ہے کہ جیسا ایک دنیا دار کو اس کے قبائل کی محبت اور روزگار کے کام اور نفع مین حاصل ہے کہ اون کو چھوڑکر بغیر خاص ضرورت کے وہ کہین نہین جاتا اور یہہ گیانی اور بیدانتی اور صوفی جہان تہان بے فائدہ سیر و تماشا و میلہ کے واسطے دوڑ کر جاتے ہین اور من اور اندریون کے چکر مین یعنی دل و حواس کی خواہشون کے سبب سے بھرم رہے ہین وجہ اس کی یہہ ہے کہ اونھون نے پچھلے جوگیشر اور صوفی اور اولیا کی کتابین پڑہ کر اپنے تئین بدیاوان اور عالم سمجھا اور علمی اور عملی حالت مین فرق نہ کرکے اپنے آپ کو واصل خدا یعنی برہم کا سروپ سمجھکر خوف تکلیف اور عذاب تناسخ اور جہنم کا اور نتیجہ اور ثمرہ افعال نیک و بد کا دل سے دور کر دیا اور برہم کے مقام تک پہونچنے کا ارادہ اور اوسکے حصول کے لئے شغل اور محنت کرنا بالکل فضول سمجھا کیونکہ جب آپ کو واصل ذات سمجھ لیا تب پھر کسکو خدا اور برہم مانین اور کس کی تلاش کرین اور جو چار سادہن بموجب بیدانت شاستر کے یعنی ویراگ[1] (ترک دنیا) اور ببیک[2] (علم حقانی) اور کھٹ سمپت[3] اور ممکشتا[4] جو واسطے حصول مقام (ارادت صادق واسطے وصال الٰہی کے)

[3] اور وہ چھہ خواص یہہ ہین - سم[1] (دلکا قابو مین لانا) - دم[2] (حواسونکا قابو مین لانا) - اوپرتی[3] (بچواہسی دنیا کے مزہ اور خوشی کے) - تتکھشا[4] (سردی اور گرمی اور سختی اور نرمی کی برداشت) - سردہا[5] (حسن عقیدت و ارادت) - سمادہانتا[6] (بیدار مغزی و ہوشیاری)

جمال اور جلال کے پہلے سے ان کو حاصل ہونے چاہیئے تھے اوس کا ذرا بھی خیال
نہین کرتے پھر یہہ لوگ کسطرح گیانی اور صوفی خیال کئے جا سکتے ہین - یہہ تو آپ ہی
راستہ بھولے اور دوسرون کو بھی جن کو یہہ اپنا باچک گیان یعنی علمی تصوّف سناتے
ہین گمراہ کرتے ہین علاوہ اسکے بیاپک چیتن یعنی محیط کُل کا یقین کرنے سے بیاپک چیتن
کیسیکو مل نہین سکتا اور اس عالم مین یہہ بیاپک چیتن کبھی شُدّہ یعنی صاف اور پاک بھی
نہین ہوسکتا کیونکہ یہان سب جگہہ پاک اور ناپاک مین وہ موجود ہے اور پاکی اور
ناپاکی کے خول یعنی لطیف اور کثیف صفت یا مایا کے غلاف اوس پر چڑہے ہوئے
ہین اور یہہ خول بدون اندرونی شغل یا ابھیاس سُرت شبد یوگ کے دور نہین ہو سکتے
اور یہہ باچک گیانی یعنی عالم صوفی سوائے کتاب پڑہنے یا بچار اور فکر کرنے کے دوسرا
ابھیاس اور شغل نہین کرتے پس ایسے علم اور فکر سے مایا کے غلافون کا دور ہونا ممکن
نہین ہے - اس عالم مین بیاپک چیتن یعنی محیط کُل صفت یا مایا کے ساتھہ مل رہا ہے
بلکہ مایا کے خولون مین پوشیدہ ہو رہا ہے باہر سے یہہ خول کوئی دور نہین کر سکتا
لیکن جو گھٹ مین ابھیاس یا شغل کر کے سُرت یعنی روح کو خدا اور برہم کے مقام تک
جہان سے برہم کا بھاس یعنی نور خدا کا نزول کر کے پھیلا ہے چڑھاوے تو اصلی
برہم پد یعنی مقام خدا کا دیدار پاوے اور مایا اور من یعنی دل اور صفت کے خولون سے
علیحدہ ہو جاوے - اور جو کوئی صرف یہہ سمجھوتے لیکر چپ ہو رہے ہے کہ خدا یا برہم سب جگہہ
موجود ہے چڑہنا اور چلنا کچھہ ضرور نہین ہے تو وے جہان کے تہان یعنی سن اور مایا

کے گھیر مین رہین گے اور اون کو صفائی اور چڑھائی حاصل نہ ہوگی اور نہ جنم مرن یعنی تناسخ سے رہائی پاوینگے اس سبب سے تصوف یا گیان جو آج کل جاری ہے بڑے دھوکہ کا مت اور طریقہ ہے کہ اسمین لوگ تلاش اور تحقیقات اور محنت اور کمائی کرنے سے باز رہجاتے ہین اور سچّے مالک کا یقین اور محبت اور خوف اون کے دل سے جاتا رہتا ہے پس بے خوف ہوکر جو چاہے سو کرم یعنے فعل کرتے ہین اور سنساری پدارتھون اور بھوگون یعنی دنیاوی لذات اور اسباب مین جو حاصل ہوجاوین تو بیخوف ہوکر برتتے یعنی عمل کرتے ہین اور پھنس جاتے ہین اور مطابق کلام سنتون اور مہاتماؤن اور اولیاؤن کے اس قسم کے لوگ بعد وفات کے مثل دنیا پرستون کے درجات جہنم یعنی چوراسی اور نرک مین داخل ہوتے ہین۔

سوال (۱۵)

کُل مالک کے سرب بیاپک یعنی محیط کل ہے یا صرف ایک دیس مین موجود ہے۔

جواب (۱۵)

کُل مالک رادھاسوامی دیال ایک دیسی ہین یعنی سب سے عالی مقام اور رادھاسوامی استھان اون کا ہے۔ ادھر سے مراد یہہ ہے کہ وہ مقام کسی کے آسرے اور ماتحت نہین ہے آپ ہی آپ ہے اور اپار یعنے بے حد اور اننت یعنی ناپیدا کنار اور اکھہ یعنی لا بیان ہے اور ست لوک تک وہ سروپ بیاپک اور محیط ہے اور اوسی کو دیال دیس یعنی مقام رحمانی کہتے ہین اور ست لوک کے نیچے جو کہ کال اور مایا دیس کہلاتا ہے

نرنجن جوکہ ست پرش سے پرگھٹ ہوا بیاپک ہے اور یھہ نرنجن ست پرش کی جسکو بحر اعظم کہتے ہین ایک لہر ہے اور جیسے کہ سورج ایک دیسی ہے اور اپنے منڈل مین سرب دیسی بھی ہے یعنی اوس کی شعاع اوس منڈل مین سب جگھہ موجود ہے اسیطرح نرنجن یا سورج برھم یعنی آفتاب ذات بھی تین لوک مین بیاپک اور موجود ہے اور خدا اور برہم نام نرنجن کا ہے۔ اور ست پرش رادھاسوامی کو خود خدا یعنی خدای عظیم اور برتر کہتے ہین اسی طور پر تمیز اور تفریق کرنا مقامات کا واسطے طے منازل کی بھگت یعنی سالک عاشق کو بوجہ حایل ہونے حدود دل اور صفت کے راستہ مین بہت ضرور ہے ورنہ روح کو معراج حاصل نہین ہوگا یعنی ایک مقام سے دوسرے مقام پر اور اسیطرح درجہ بدرجہ آخری مقام تک چڑھائی نہین ہوسکیگی۔

سوال (۱۶)

سنتون کو ست پرش کا اوتار کہتے ہین اس کا حال بیان فرمائیے کہ ست پرش جسم مین آکر کس طور پر اپنی طاقت کُل اور علم کُل کا اظہار کر سکتے ہین۔

جواب (۱۶)

یھہ بات صحیح ہے کہ سنت ست گورست پرش کا اوتار ہین اور ویسے ہی سچے اور پورے گورو ہو سکتے ہین دوسرے کو پورا گورو یا ست گورو یا سنت نہین کہہ سکتے۔ اور معلوم ہووے کہ جو کوئی ست لوک مین پہنچا وہ سنت ست گورو اور جو مقام سُن یعنی سنتون کے دسوین دوار مین پہنچا وہ سادہ گورو کہلاتا ہے اور جو کوئی سنت

ست گورو سے ملکر اور اون کی دیا اور عنایت حاصل کر کے نہایت یقین اور صدق کے ساتھہ شغل اور ابھیاس مین لگے ہین اور روز بروز ترقی اونکی ہوتی جاتی ہے اور جنکو عنقریب سادہ کا مقام حاصل ہونے والا ہے وہ ست سنگی کہلاتے ہین اونسے یعنی ایسے ست سنگیون سے بھی ملنے سے سنت ست گور یعنی ست پرش رادھاسوامی کی محبت و عشق اور یقین صادق دل مین پیدا ہو سکتا ہے اور شغل کی لذت اور سرور بھی حاصل ہوگا کیونکہ اوس ست سنگی کا سلسلہ ست پرش رادھاسوامی کے چرنون سے لگا ہوا ہے اور وہ اون کا عزیز اور مورد عنایت و کرم یعنی دیا پاتر ہے۔ پس جو کوئی صدق اور صفائی کے ساتھہ اوس سے ہدایت لیکر عقیدہ ست پرش رادھاسوامی کا باندہیگا اور درد و محنت کے ساتھہ ابھیاس اور شغل شروع کریگا اور ہوشیاری اور بیدار مغزی کے ساتھہ ست سنگ کریگا اوسپر بھی دیا اور مہر ست پُرش رادھاسوامی کی بدستور نازل ہوگی اور اوسکی روز بروز ترقی ہوتی جاویگی اور اوسی ست سنگی کے ساتھہ اوس کا بھی کام پورا بن جاویگا۔

اب معلوم ہووے کہ رادھاسوامی اور ست پُرش دیال کا اور بھی برہم اور پار برہم کا نج روپ یعنی ذات غیر متشکل ہے اور جو برہم یعنی خدا کی ذات ہے اوس مین تخم صفت یعنی مایا کا بیج موجود ہے اور ست پُرش رادھاسوامی کی ذات مین صفت اور مایا کا نام اور نشان بھی نہین ہے وہان چیتن ہی چیتن یعنی صرف روح اور خالص پریم ہی پریم یعنی عشق ہے جبکہ سنت ست لوک مین ست پُرش کے مقام تک پہونچے

تب وہان اونکی ذات اور ست پرش کی ذات ایک ہوگئی اور وہ ذات بطور بحر اعظم کے
ہے - اوسکی دھار اور لہر جب نیچے آئی تب اوس سے نیچے کے مقامات چیتن یعنی زندہ
ہوے چنانچہ اسیطور سے وہان کی لہر اور لہر سے دہار برابر جسم مین آنکھہ کے مقام
تک آتی ہے اور اوس دھار کا سلسلہ (برخلاف اور جیوؤن کے کہ اونکے اندرونی
دروازے بند ہین) برابر ست لوک تک ست پُرش کے ساتھہ لگا ہوا ہے اور
ہر وقت جاری ہے پس اس طور سے گویا خود ست پُرش جسم مین موجود ہوے اور
وہ قطرہ اوس دہار کا جو سابق مین جسم مین مقید تھا اب اُسکی آمد و رفت برابر ست لوک تک
جاری ہوگئی اور وہان پہونچکر وہ خود بحر عظیم مین ملکر بحر عظیم ہوگیا یعنی اب وہ بوند اور دہار
اور ست لوک مین پہونچکر ست پرش سے ملکر ست روپ ہوگئی اور جب وہ دہار نیچے
کے مقام پر آکر ٹھہرتی ہے تو اوسکی صورت اور خواص مین بوجہ جاری ہونے سلسلہ
کے بحر عظیم کے ساتھہ کچھہ فرق نہین ہوتا جیسے سمندر اور سمندر کی لہر مین جو وقت
جوار بھاٹہ کے کوسون تک دریا مین ہوکر سمندر سے دور چلی جاتی ہے کچھہ فرق نہین
کیا جاتا ہے کیونکہ جو دریا کی دہار تھی وہ سمندر کی لہر مین شامل ہوکر گم ہوگئی خواہ ایک
ہوگئی اور بجاے اوسکے سمندر کی دہار اوسکی جگہہ پر قایم ہوکر جاری ہوگئی - غرضکہ اسیطرح
جو کوئی بعد شغل ست لوک تک پہونچے ہین وہ ست پرش کے ساتھہ بوجہ یکتائی
کے ایک ہوجاتے ہین اور پھر اون کا اصلی سروپ یعنی اون کی ذات ست پُرش کا
سروپ اور ذات ہوگیا - مگر تن مین بیٹھکر کُل کارروائی ظاہری موافق جیوؤنکی کرتے ہین یعنی

رفع حاجات ضروری وغیرہ مگر دل اور روح اونکی مثال دل اور روح اور انسانونکی نہین ہے یعنی وہ محض صاف اور پاک اور بغایت لطیف ہین اور سیر عالم بالا کی کر سکتی ہین اور اور لوگونکے دل اور روح مقید اور آلودہ ہوا و ہوس و شہوات نفسانی ہین۔

سوال (۱۷)

بعضے لوگ بہت دن صحبت اور خدمت اور ست سنگ کرتے ہین پر اون کو رنگ نہین لگتا یعنی کچھہ اون کی حالت نہین بدلتی اس کا کیا سبب ہے۔

جواب (۱۷)

سبب اس کا یہہ ہے کہ وہ سچی خواہش مالک سے ملنے یا اپنی روح کے چڑہانے کی لیکر ست سنگ مین نہین آئے اور نہ غور اور ہوشیاری سے کلام اور بچن سنتے ہین اور نہ ارادہ رکہتے ہین کہ اوس کلام کے موافق جسقدر ممکن ہووے اپنی چال ڈہال کو درست کرین یعنی روز بروز دنیا اور اوس کی لذات سے اپنے دل اور حواسون کو ہٹاتے جاوین اس وجہ سے اونکے من مین بڑائی اور قدر دنیا کی بھری رہتی ہے اور پرمارتھہ اور سنت ست گور کی صفت اور عظمت خیال مین نہین سماتی ہے اور نہ محبت جوش کرتی ہے اور نہ شوق بڑہتا ہے۔ مگر اس کا کوئی ہرج نہین ہے اگر وے ست سنگ مین برابر حاضر ہوتے رہین گے تو آہستہ آہستہ اونکے دل مین بھی اثر ہوویگا یعنی خواہش پرمارتھہ کی تیز اور صاف ہوتی جاویگی اور اوسیقدر شوق اور ذوق اور عشق بڑہتا جاویگا اور جسقدر عشق اور پریم بڑہے گا اوسیقدر حالت بھی بدلتی جاویگی اور دنیا اور اوس کے

اسباب اون کی نظر مین آہستہ آہستہ حقیر ہوتے جاوینگے اس معاملہ مین جلدی کرنا مناسب نہین ہے کیونکہ سب انسان ایک سے نہین ہوتے ہین۔ جنکا شوق تیز ہے اور دنیا کے سامان سے کسیقدر نفرت بھی رکھتے ہین اونکا عشق اور پریم جلد بڑہیگا اور حالت بھی جلد بدلتی جاوے گی اور جنکا شوق کم ہے اور دنیا سے رغبت ہے وہ آہستہ آہستہ ترقی حاصل کرینگے بشرطیکہ مرشد کامل کی صحبت اور خدمتگزاری مین حاضر رہین۔ پس ایک روز اون کی بھی حالت تبدیل ہو جاوے گی اور دنیا سے کسیقدر نفرت دل مین پیدا ہوویگی۔

سوال (۱۸)

شاغل سرت شبد یوگ کو کیا کیا لوازمے اور پرہیز درکار ہین۔

جواب (۱۸)

اول جو متاہل یعنی گرہست ہین اون کو چاہیئے کہ اپنی محنت سے روزی حاصل کرین اور جو برکت یعنی آزاد ہین اور کوئی محنت نہین کرتے اون کو چاہیئے کہ جو کوئی بھاؤ اور محبت سے اون کو کھانا اور کپڑا دیوے اوسکو منظور کر کے بہ نسبت متاہلون کے دو چند بندگی اور بھجن اور خدمت کرین۔ دوسرے معمول سے بقدر چہارم بلکہ تیسرے حصہ کے کھانا کم کھاوین اور کم سووین تیسرے دنیوی معاملون مین جو خاص اپنے سے علاقہ نرکھتے ہون کم دخل دیوین اور دنیا پرستون کے ساتھ صحبت اور نشست کمتر رکھین یعنی بقدر ضرورت جاری رکھین چوتھے بے فائدہ اور فضول خواہش حصول لذات

محسوسات کے نہ اوٹھاوین اور جو سامان عشرت میسر آوے تو اوسکو بقدر ضرورت اور
بطور مختصر کام مین لاوین اور آزادون کو چاہیئے کہ سواے معمولی غذاے اور پارچہ
کے زیادہ طلبی نکرین اور جو زیادہ میسر آوے تو اوس کو اپنے کام مین نہ لاوین - پانچوین[۵]
وقت بندگی اور بھجن کے وسوسہ اور خیالات بیہودہ اور بے فائدہ دل مین نہ اٹھاوین
اور روز بروز محبت اور درد اور یقین مالک کے چرنون مین بڑھاتے جاوین اور
مضبوط کرین - چھٹے[۶] ہمیشہ ست پرش رادھاسوامی کے چرنون کا خوف اور خیال
دل مین رکھین اور ہر طرح سے صفائی اور پاکی اندرونی کی حاصل کرنے مین کوشش
کرین ساتوین[۷] کسی کی طرف سے بغض اور حسد کو دل مین راہ نہ دیوین - آٹھوین[۸] کسیکے
مال یا عورت یا کسی چیز پر خراب نیت کے ساتھہ نظر نہ ڈالین - اور سواے اپنے حق
کے زیادہ نہ لیوین - نوین[۹] اپنے مالک ست پرش رادھاسوامی کا ہر دم اعتقاد درست
اور بھروسہ رکھین اور دنیا کے سامان اور اسباب اور دنیا پرستون مین دل بستگی نکرین -
دسوین[۱۰] اپنا وقت عزیز بے فائدہ اور فضول باتون مین یا فضول کامون مین یا خیالون
مین ضائع نکرین - گیارہوین[۱۱] جسقدر بن سکے بھجن بندگی اور ذکر نام کا اور دھیان اور
تصور مرشد کامل کی صورت کا اور کتاب و پوتھی کا پاٹ کرتے رہین - بارہوین[۱۲] جب
ست سنگ ملے اوس کو غنیمت سمجھکر ہوشیاری اور توجہ کے ساتھہ کلام کو سنین اور
اون پر عمل کرنے کی اپنی طاقت کے موافق کوشش کرین - تیرہوین[۱۳] - اپنے دل
اور طبیعت کی ہمیشہ چوکیداری کرتے رہین اور خیالات اور توہمات خراب اور ناقص

نہ اوٹھنے دین - چودھوین [14] سچّی پریمی اور عاشقون کا سنگ غنیمت سمجھین اور اون سے محبت بڑہاتے رہین اور اونکی خدمات اور خاطرداری بجان ودل کرین - پندرہوین [15] کھانا بہت چکنا اور چٹپرا یعنی چرب وشیرین روزانہ نہ کھاوین - سولھوین [16] - گوشت اور نشہ کی چیزون کا کھانا بالکل چھوڑدین - سترہوین [17] - پوشاک بہت قیمتی اور چمک دمک کی نہ پہنین اور نمایش کے کام نکرین - اٹھارہوین [18] - کسی کو اپنے مطلب کیواسطے رنج نہ پہونچاوین اونیسوین [19] - جہانتک ممکن ہووے سب کو اپنی طرف سے راحت اور آرام پہونچانے کی کوشش کرین - بیسوین [20] - من اور مایا کی گھات سے یعنی نفس اور شیطان اوکی صفت کی مغالطہ دہی سے اپنے تئین بچاتے رہین -

یہہ سب خواص اور عادات پورے اور سچّے عاشق اور پرمارتھی لوگون کے ہین اور ان سب کا خلاصہ شبد حکمنامہ مین جو نیچے لکھا جاتا ہے آگیا ہے جہانتک ممکن ہووے اوسکے موافق اپنا چال وچلن اور برتاو درست کرین -

رادہاسوامی دیال کی دیا رادہاسوامی سہاے

شبد

۱	چیتو میرے پیارے تیرے بھلے کی کھون
۲	گورتو پورا ڈھونڈھ تیرے بھلے کی کھون
۳	شبد رتا (عاشق) گور دیکھ تیرے بھلے کی کھون
۴	تس گور سیوا (خدمت) دھار تیرے بھلے کی کھون

گور چرنامرت پی تیرے بھلے کی کہون ٥

گور پرشادی کھاو تیرے بھلے کی کہون ٦

گور آرت کرلے تیرے بھلے کی کہون ٧

تن من بھینٹ چڑھائے تیرے بھلے کی کہون ٨

نذر

بچن گوروکے مان تیرے بھلے کی کہون ٩

قول

گور کو کر پرسن تیرے بھلے کی کہون ١٠

رضامند

نت بھجن کر نیم تیرے بھلے کی کہون ١١

ہمیشہ شغل

درد

جیو دیا تو پال تیرے بھلے کی کہون ١٢

رحم

دوکھ نہ دے تو کاے تیرے بھلے کی کہون ١٣

کسیکو

بچن طعن مت مار تیرے بھلے کی کہون ١٤

کڑوا تو مت بول تیرے بھلے کی کہون ١٥

سب کو سکھ پہونچائے تیرے بھلے کی کہون ١٦

نام امین رس پیو تیرے بھلے کی کہون ١٧

آبحیات

سیل چھما چت راکھ تیرے بھلے کی کہون ١٨

پاکی دل برداشت خیال

سنتوکھ بیبکھ بچار تیرے بھلے کی کہون ١٩

صبر علم حقانی فکر

کام کرودھ کو تیاگ تیرے بھلے کی کہون ٢٠

خواہش غصہ ترک کر

لوبھ موہ کو ٹار تیرے بھلے کی کہون ٢١

طمع محبت دنیا دور کر

۲۲	دین غریبی دھار تیرے بھلے کی کہون	
۲۳	سنتون سے کر پریت تیرے بھلے کی کہون	فروتنی
۲۴	بھوجن بہت نہ کھاؤ تیرے بھلے کی کہون	کھانا
۲۵	ست سنگ مین تو جاگ تیرے بھلے کی کہون	
۲۶	مان بڑائی چھوڑ تیرے بھلے کی کہون	غرور
۲۷	بھوگ باسنا جار تیرے بھلے کی کہون	لذت خواہش جلا
۲۸	شم[1] دم[2] ہردے دھار تیرے بھلے کی کہون	دل
۲۹	بیراگ بھگت نا چھوڑ تیرے بھلے کی کہون	ترک دنیا عشق
۳۰	گور سروپ دہر دھیان تیرے بھلے کی کہون	شکل
۳۱	گور ہی کا جپ نام تیرے بھلے کی کہون	
۳۲	گور استت کر نت تیرے بھلے کی کہون	ستائش ہمیشہ
۳۳	گور سے پریم بڑھاؤ تیرے بھلے کی کہون	محبت
۳۴	تیرتھ مورت بھرم تیرے بھلے کی کہون	حج وزیارت بت پرستی
۳۵	ذات ابھمان بسار تیرے بھلے کی کہون	غرور بھولنا
۳۶	پچھلون کی تج ٹیک تیرے بھلے کی کہون	چھوڑ
۳۷	وقت گور کو مان تیرے بھلے کی کہون	
۳۸	تیرتھ گور کے چرن تیرے بھلے کی کہون	قدم

۳۹ گور کی سیوا برت تیرے بہلے کی کہون
خدمت روزہ

۴۰ بدیا گور اوپدیش تیرے بہلے کی کہون
علم نصیحت

۴۱ اور بدیا پاکھنڈ تیرے بہلے کی کہون

۴۲ لیک پورانی چھوڑ تیرے بہلے کی کہون
راہ ورسم

۴۳ جو گور کہین سو مان تیرے بہلے کی کہون

۴۴ مارگ گیان نہ دہار تیرے بہلے کی کہون
راستہ

۴۵ بھگتی پنتھہ سمہار تیرے بہلے کی کہون
خدمت وعشق مرشد

۴۶ سُرت شبد مت لے تیرے بہلے کی کہون
روح آواز غیب طریق

۴۷ سُرت چڑہا نبھہ مانہہ تیرے بہلے کی کہون
روح آسمان درمیان

۴۸ گگن لہ ترکُٹی لہ جاو تیرے بہلے کی کہون

۴۹ دسوین لہ دوار سماؤ تیرے بہلے کی کہون

۵۰ بھنور گوپھا لہ چڑہ آؤ تیرے بہلے کی کہون

۵۱ ست لوک لہ دہس جاؤ تیرے بہلے کی کہون

۵۲ الکھہ اگم لہ کو پاؤ تیرے بہلے کی کہون

۵۳ رادہا سوامی نام دہیاو تیرے بہلے کی کہون

۵۴ بھٹک اٹک سب توڑ تیرے بہلے کی کہون

۵۵ ٹیک پکش گور باندہ تیرے بہلے کی کہون

لہ نام مقامات

رادھاسوامی

سوال (۱۹)

پچھلے مہاتماؤن اور اوتارون اور اولیاؤن کی کراماتون کا حال جو اون کی مذہب کی کتابون اور پوتھیون مین لکھا ہے یہہ صحیح ہے یا نہین۔

جواب (۱۹)

جو کرامات کہ لکھی ہین وہ اصل مین اون کی اندر کی چڑہائی کا حال ہے اور کیفیت اون مقامون کی جو اون کو راستہ مین اپنے اندر مین ملے بیان کی ہے خواہ جو کوئی خطرے راستہ مین آئے یا کوئی روحین اون سے ملین اون کے حالات لکھے ہین سو یہہ سب حال صحیح ہے بہت سے مہاتما اور اوتار اور اولیا جو جوگی یا جوگیشر کے درجہ تک پہونچے اور جسطرح وے حبس دم یعنی پرانا یام کر کے اپنے اندر مین چڑہے اون کی سیر کا حال جو لکھا ہوا ہے وہ سب درست ہے پر عام لوگ جو اون کتابون اور پوتھیون کو پڑہتے ہین وے اون حالات کو کرامات مین داخل کر کے وقوع اون کا باہر مانتے ہین سو یہہ غلط ہے کیونکہ نہ تو باہر وے مقام ہین اور نہ وہ کام جو اونھون نے کئے باہر واقع ہوے۔ اسی سبب سے کسی تواریخ مین بہی ایسے کامون کا ذکر کسی مہاتما یا اولیا یا اوتار کا درج نہین ہوا ہے۔ باہر کسی نے اس قسم کی کرامات نہین دکھائی البتہ کسی بیمار کو تندرست کر دینا یا کسیکا رنج رفع کر دینا یا کسیکو کوئی حال خفیف آیندہ کا فرما دینا یا کوئی خونخوار جانور کا نرم اور

مطیع کر دینا یا تھوڑے سے سامان سے بہت سے آدمیون کو کھانا کھلا دینا اس قسم کے کام کسینے کبھی کبھی شاید دکھائے ہو وین مگر سوائے انکے اور حالات جو لکھے ہین وے سب اندرونی کیفیات اور واقعات ہین اور اونکا باہر وقوع ماننے مین ایک تعجب اور حیرت لوگون کو پیدا ہوتی ہے کہ انسانی عقل اور طاقت کے وے کام نہین معلوم ہوتے مگر جو لوگ کہ بے علم اور نادان ہین وے ایسی باتون کا یقین کرکے اپنے مذہب کی بڑائی سمجھتے ہین لیکن جو کوئی تھوڑا بہت علم اور عقل رکھتے ہین وے ان باتونکا مطلق یقین نہین کرتے اور یقین کرنیوالون کو نادان سمجھتے ہین بلکہ ایسی کتاب اور پوتھیون کو وے مبالغہ سمجھکر غلط مانتے ہین اور یہہ خیال کرتے ہین کہ نادانون کو یقین دلانے کیواسطے لوگون نے بعد گذرنے اون مہاتماؤن اور اولیاؤن کے اُن کتابون کو ترتیب دیا ہے کیونکہ عالم اور عاقل اسرار اندرونی سے ناواقف ہوتے ہین اور کتابون اور پوتھیون مین ان حالات کا ذکر دیدہ و دانستہ بطور کرامات و واقعات بیرونی لکھا ہے اس وجہ سے اون کو یقین ان حالات کا نہین آتا۔ مگر اس خوف سے کہ اون کے مذہب کے لوگ اون پر طعن کرینگے اور ناستک و کافر سمجھین گے وے اپنے عقیدہ کو صاف صاف ظاہر نہین کرتے ہین۔ پر سچ سچ حال یہہ ہے کہ جو کراماتین لکھی ہین وہ کسی مہاتما نے باہر نہین دکھلائین اگر ایسا کیا ہوتا تو اون کے وقت کے سب لوگ اون کا یقین لاتے اور اون کے ساتھ اخیر وقت تک لڑائی اور فساد نکرتے۔ اب معلوم

ہووے کہ سنتون کی کرامات بڑی بھاری ہے۔ مگر وے اپنے عقیدہ والون کو اندر مین اون کراماتون سے زیادہ اور بڑہ کر کیفیات روزانہ دکھلاتے ہین اور اُس سے زیادہ دکھلا سکتے ہین۔ یہہ کیفیات سب راستہ کی ہین اور رہرو یعنی چلنے والے کو کم وبیش نظر پڑینگی اور اوس کو اُن مقامات سے گذر کرنا ہوگا اور کال اور کرم اور مایا یعنی نفس اور اعمال اور صفت راستہ مین ضرور اپنی اپنی حدود مین ملین گے اور وہان اون سے بچکر یا ست گور کے بل اور طاقت سے لڑکر اور اُنکو فتح کرکے چلنا ہوگا۔

سوال (۲۰)	

سُرت شبد ابھیاسی کو کس قدر عرصہ مین انتر مین مقامات کا کھلنا ممکن ہے۔

جواب (۲۰)	

اس کی تعداد مقرر نہین ہوسکتی اندر مین سرور کا حاصل ہونا اور شبد کی آواز کا صاف سُنائی دینا یہہ ہی مقامات کا کھلنا ہے مگر حاصل ہونا اس کیفیت کا ہر ایک کو اوپر اوسکے شوق کی تیزی اور سُستی کے منحصر ہے دنیا کے علم پڑہنے مین دس بارہ یا پندرہ برس سہل طور پر گذر جاتے ہین اور پھر بھی ہر ایک کو درجہ کمال حاصل نہین ہوتا اور دنیا پرستون کی چال ڈہال اور برتاؤ کے سیکھنے مین بھی پندرہ بیس برس گذر جاتے ہین۔ اسیطرح جسمانی اور دنیاوی عادات کے چھوڑنے اور حُسن عقیدت اور مذہبی عادات کے حاصل کرنے مین بھی کچھہ عرصہ

ضرور چاہیئے لیکن مذہبی معاملہ مین اگر طالب سچا ہے اور اوسکا عشق وورداور دنیا کی طرف سے نفرت کافی ہے اور واسطے روزانہ ست سنگ اور شغل کے فرصت بھی حاصل ہی اور دنیاوی معاملات اور جھگڑون مین بہت وقت اوس کا صرف نہین ہوتا ہے تو جلد یعنی عرصہ چار پانچ برس مین اسقدر کیفیت معلوم ہو سکتی ہے کہ اوسکو یقین کامل بزرگی مذہب و اسرار و طریقہ سنتون کا حاصل ہو جاوے اور اسقدر سرور و قیام و ٹھہراؤ اندر مین حاصل ہووے کہ اوس کو اپنی سچی نجات کے ہونے مین شک باقی نرہے اور اپنے شغل مین روزمرہ تھوڑا بہت سرور اور لذت حاصل ہوتا رہی پھر وہ شخص بذوق تمام اور بآسانی اور خوشی طبیعت کے اس شغل کو خود جاری رکھے گا اور دل اور حواس بھی کسیقدر اوسکے قابو مین آجاوینگے اور تب اوسکو اپنے اندر مین آپ معلوم ہو جاوے گا کہ کسقدر عرصہ مین کون مقام پورا پورا حاصل ہو سکتا ہی اور اپنی خواہش کے موافق جسقدر ترقی چاہیگا اوس کو آہستہ آہستہ حاصل کر سکیگا۔

سوال (۲۱)

سنت ست گور کی پہچان کیا ہے۔

جواب (۲۲)

اول پہچان یہ کہ سنت ست گور اون کو کہتے ہین جو شبد کا ابھیاس کر کے ست لوک اور رادہاسوامی مقام مین پہونچے۔ اور جو شبد مارگ کا اوپدیش کرتے ہین اور اُسکا

بھید بتلاتے ہین اور جو انتر مین آپ ہی شبد یعنی مالک سروپ ہین یہ تو اعلیٰ پہچان ہے مگر سواے شبد بھیدی اور شبد ابھیاسی کے دوسرا کوئی شخص یہ پہچان نہین کر سکتا ہے۔

دوسری پہچان۔ سچے انوراگی یعنی شوقین پریمی سمجھہ دار کو معلوم ہو سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جسوقت کوئی سچا پریمی اور دردی ست گور کے سامنے آوے اور اُنکی بچن پریم اور درد اور بھید کے سُننے اوسیوقت اوسکو اپنے انتر مین ایسی حالت اور کیفیت مثل سمٹاؤ اور چڑھاؤ من اور سرت کے معلوم ہوگی اور اسقدر آنند آوے گا کہ وہ تہ دل سے عاشق اون کا ہو جاویگا اور اون کا سروپ اوسکو نہایت سُہانا اور پیارا لگے گا۔

تیسری پہچان سچے کھوجی کو معلوم ہوگی اور وہ یہ ہے کہ جس شخص کے دل مین سچا کھوج اور تلاش سچے اور پورے مالک کی ہے اور وہ ہر جگہہ ست سنگ اور تحقیقات اور دریافت کرتا ہوا ست گور کے روبرو آیا ہے اور اپنے شک وشبہ دور کرانا چاہتا ہے اور اصل مقام اور اصل مالک کو جاننا چاہتا ہے۔ پس جسوقت کہ سنت ست گور اپنا بھید اوسکے روبرو فرماوینگے اور اوسکے سوالات کا جواب معقول دینگے اوسوقت سچے کھوجی کو فوراً تسلی اور طمانیت حاصل ہوگی کیونکہ سنت ست گور دیکھا ہوا حال کہتے ہین اور ہر شخص کھوجی کو موافق اوسکی سمجھہ کے بچن فرما کر سمجھا سکتے ہین اور باقی جو پرمارتھی لوگ دنیا مین ہین وہ یا تو عالم اور

باچک ہین یاسنی سنائی کہتے ہین - اور علم اور عقل کی کیا طاقت کہ سچے مالک کا بہید اور اوسکی قدرت کا حال جیسا کہ اصل مین ہے دریافت کر سکے یا بیان کرسکے اس طور پر سچے کہوجی کو بچن سنتے ہی یقین ہوجاویگا کہ اس جگہ یعنی سنت ست گور کے چرنون مین میرا کارج پورا ہوگا اور جس چیز کی تلاش ہے وہ اون کی خدمت مین ملجاوے گی اور دوسری جگہ اوسکا بہید اور پتہ اور کہوج اور خبر کسیکو معلوم نہین ہے۔

چوتہی ۴ پہچان اون لوگون کیواسطے ہی جن کو اپنی سمجہہ اور بوجہہ بہت کم ہے اور جنہون نے کچہہ تحقیقات مذہبی بہی نہین کری ہے اور نہ درستی کے ساتھہ کر سکتے ہین مگر پریم دل مین ہے اور شوق بہی رکہتے ہین وے درشن کر کے اور بچن سنکر اور دوسرے سچے پریمیون کی جو سنت ست گور کے ساتھہ رہتے ہین حالت دیکہہ کر فوراً اپنے دلمین پہچان کر کے اُن کے چرنون مین پریم اور پریت کرنے لگین گے اور جسقدر اونکی پریت ہوگی اوسیقدر اون کے انتر مین اون کو آنند اور سرور اور کیفیت اور حالت پیدا ہوگی اور پرچے ملتے جاوینگے۔

پانچوین ۵ جو پہچان اور پرکہہ ہی وہ ظاہری چال اور چلن یعنی رہنی سنت ست گور کی دیکہکر معلوم ہوگی اور یہ بات چند روز اونکے ساتھہ رہنے سے حاصل ہو سکتی ہے یعنی روزانہ اونکے بچن سُنکر سمجہہ آویگی اور اونکی حالت اور رات اور دن کے رہنے اور بول چال اور چال ڈہال دیکہہ کر پرکہہ آتی جاویگی کوئی عرصہ کے سنگ اور سیوا یعنی صحبت اور خدمت سے اور دوسرے پریمی اور کہوجی اور شوق والون کی حالت دیکہکر اوسکا بہی یقین اور

عشق یعنی پریت اور پرتیت دن دن بڑہتی اور پکتی جاویگی اور وہ بہی ایک دن سچا اور پورا پریمی ہو جاوے گا۔

چھٹی پہچان یہ ہے کہ جو دوسرے پہچان والون کے کہنے سے جن پر اس شخص کو اعتبار رہی پہچان آوی۔ اور پہر ست سنگ اور بھجن کرکے یہ شخص اپنی انتر مین اور بہی باہر سے اوسکی تصدیق کرکے پریت اور پرتیت حاصل کرے۔

ساتوین پہچان وہ ہے جو سنت ست گرو اپنی دیا اور مہر سے ادہکاری اور سنسکاری جیو کو اُسکی انتر مین آپ بخشین یہ پہچان فوراً حاصل ہوتی ہے اور اسکی ترقی روز بروز ہوتی جاتی ہی اور شایق یا سیوک کی پریت اور پرتیت کو دن دن بڑہاتی اور پکاتی جاتی ہے۔

آٹھوین کُل مدار پریت اور پرتیت پر ہے یعنی جو کسی کو علم اور عقل بہت ہے اور کُل حال اور بہید مت کا بہی اوسنے سمجہہ لیا پر جو شوق اور پریم ملنے سچے مالک کا دل مین کافی نہین ہے تو اوس کا راستہ سستی کے ساتہہ طے ہوگا۔ اور جو کوئی پریم اور شوق تیز رکہتا ہے پر علم اور عقل کم ہے تو اوسکی چال بہت تیز ہوگی اور وہ سمجہہ بوجھ والون سے جلد منزل پر پہونچ جاویگا کیونکہ اوسکا یقین اور محبت یعنی پریت اور پرتیت انتر کے پرچون سے جو اوسکو وقت ابھیاس اور دوسرے وقتون پر اکثر ملینگے روز بروز بڑہتی جاویگی اور اسی وجہ سے اوسکی چال بہت تیز ہوگی۔

سوال (۲۲)

رادھا سوامی نام کی صفت تفصیل اور شرح کے ساتہہ بیان کیجئے تاکہ صاف صاف

معلوم ہووے کہ یہ نام مالک کُل کا ہے یا کہ اون صاحب کا ہے جو موجد اور اچارج رادہاسوامی مت کے ہوے ہین۔

جواب (۲۲)

اصل مین رادہاسوامی نام کُل مالک کا ہی اور اوس پرم دہام کا جو ست لوگ اور الکھہ اور اگم کے پار ہے اور کُل رچنا یعنی آفرینش کا آد اور انت یعنی ازل اور ابد ہے اور آپ اناد اور اننت یعنی لا ابتدا اور لا انتہا ہے اور یہ نام اور مقام اس زمانہ مین سنت ست گور رادہا سوامی مہاراج نے پرگھٹ یا ظاہر کیا۔ پرم پرش پورن دہنی یعنی مالک کل اور خداے کل یعنی خود خدا اس نام کی صفت ہے اور باقی حال پاکی اور بزرگی اور تاثیر اس نام کا سالک کو شغل یعنی ابھیاس کے وقت انتر مین ظاہر ہوگا اور معلوم ہووے کہ جیسے مدرسون مین درجات مقرر ہین اور جو طالب علم جس درجہ تک مثلاً بی۔اے اور ایم۔اے تک پہونچا پھر وہ اوسی نام سے ملقب ہوتا ہے یعنی بی۔اے اور ایم۔اے کہلاتا ہے اسیطرح پرمارتہہ مین درجات یا مراتب ہین اور جو ابھیاسی او شاغل جس درجہ تک پہونچا یعنی مقام پرم آتما و پار برہم پریشر وست پرش و رادہاسوامی تک پہونچا وہ اوسی درجہ کے لقب یعنی نام سے پکارا جاتا ہے جیسے مہا آتما اور جوگ ایشور خواہ سادہ گورو اور سنت ست گورو خواہ ست پرش اور رادہاسوامی لقب یعنی نام پہونچنے والے مقام پرم آتما و پار برہم پریشر اور ست لوک اور رادہاسوامی دہام کے ہین اور جو کہ رادہاسوامی صاحب موجد و اچارج اس مت

کے مقام رادہا سوامی سے تشریف لائے اور وہان کا بہید یعنی ست لوک کے پار
کے مقامات کا بہید اور نام اونھون نے اپنی مہر اور دیا سے پرگھٹ کیا اس وجہ سے
وے رادہا سوامی نام سے پکارے گئے یعنی اون مین اور کُل مالک مین کوئی فرق
نہین سمجھا گیا اسیطرح مہاتما اور پرم آتما مین اور پار برہم پرمیشر اور جوگ ایشور خواہ
سادہ گورو مین کوئی فرق نہین۔ سنسکرت مین لکھا ہے برہم بِت برہیئو بہوتی یعنی
جو برہم پد تک پہنچا وہ آپ برہم ہوگیا اور عربی مین لکھا ہے کہ اذا تم الفقر فھو اللہ یعنی
جسوقت تمام ہوتے ہین درجات فقر کے یعنی جو اعلی درجہ پر پہونچا پس وہ ہی اللہ یعنی
خدا ہے۔ اب معلوم کرنا چاہیئے کہ جب کُل مالک نے اپنا نام اور استہان اور اُسکا
بہید آپ خرقہ انسانی یعنی نر روپ دھر کر بیان فرمایا اور دیا اور مہر فرما کر جیوون کو
اسی نام یعنی رادہا سوامی نام کے آسرے اور وسیلہ سے پار لگایا یعنی بھوساگر جو
سنسار ہے اوس سے نکال کر اوسکے پار پہونچایا ہے اور یہی نام اخیر مقام اور
اور اوسکے دھنی کا جو کُل مالک ہے نام ہے۔ تو جو کوئی اس مقام یعنی رادہا سوامی
کا اشٹ اور نشانہ باندھ کر اور اوسی نام یعنی رادہا سوامی کا سمرن اور دہیان یعنی تصوّ
اور ذکر کرتا ہوا چلیگا وہی دھر پد یعنی آخری مقام پر پہنچکر حیات آبدی پاویگا یعنی امر
ہو جاویگا اور پرم سُکھ یعنی سرور دائمی اور آنند ہمیشہ کا پاویگا اور جو دوسرے
نامون کا جو ست لوک کے نیچے کے مقام کے نام ہین اسرا اور اشٹ باندہ کر چلیگا تو
جس مقام کا وہ نام ہے اوسی مقام تک پہنچکر ٹھہر جاوے گا بشرطیکہ گورو پورے یعنی

اوس مقام تک کے پہونچے ہوئے گوروا وسکو ملین مگر ا‍ُدھر مقام تک نہین پہونچیگا
اور معلوم ہووے کہ رادہا سوامی نام کا ذکر اور تصور یعنی سمرن اور دہیان ہر مقام
پر یعنی سہس دل کنول سے جو سنتون کا ابتدائی مقام ہے لیکر ا‍ُدہر مقام تک ہوسکتا
ہے کیونکہ رادہا سوامی نام کی دہار ک‍ُل رچنا کی جان اور روح اور ک‍ُل طاقت اور قوت
شکتی کی دہار ہے اور یہی روح اور جان کی دہار ہر مقام پر رچنا یعنی آفرینش کرتی
ہوئی چلی آئی ہے پس جو کوئی سچوٹی اور محبت کے ساتھ اس نام کا دل سے سمرن
اور ذکر کریگا اوسکو بہت جلد اوس دہار یعنی روح اور جان کی دہار سے میل ہو کر دیا
اور مہر کا اثر معلوم ہوگا یعنی اپنا سمٹاؤ اور چڑہاؤ اوپر کی طرف آہستہ آہستہ نظر آویگا اور
مایا اور کال کے جال کا اثر اوسپہ کم ہوگا بلکہ بالکل نہوگا یعنی کوئی ا‍ُلجھن اور روک
راستہ مین اوسکی حارج نہوگی اور باقی کے نام جو ہین ہر چند وے بہی ذاتی نام انتر کے
مقامات کے ہین مگر اونکی طاقت اور اثر اپنے اپنے درجہ کے موافق ہی سب جگہ
اور سب وقتون پر اونسے مدد نہین ملسکتی اور جو نام کہ اون مقامات کے ہین جو مایا
اور کال کی حد مین ہین اونکے وسیلہ سے تین لوک کے پار یعنی مایا کی حد کے باہر کسی صورت
اور کسیطرح سے کوئی نہین جا سکتا ہے اس سے بزرگی اور برتری اور تاثیر رادہا سوامی نام کی
صاف ظاہر ہے ۔ اور جو کوئی سچی اور پوری نجات یعنی او دہار چاہے ا‍ُسکو مناسب اور لازم ہے کہ
رادہا سوامی نام کا آسرا اور بہروسا باندہ کر اسی نام اور اوسکے نامی کا دہیان اور سمرن کرتا
ہوا چلے تب ا‍ُسکو پرم پد حاصل ہوگا اور سچا اور پورا او دہار اپنا آپ دیکہتا جاویگا ۔ رادہا سوامی سہائے

تمت

غلط نامہ سار اوپدیش رادھا سوامی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٣	١١	ظاہرہوئے	ظاہر ہوئی	٤١	٥	دہنو	دُہنو	٨٤	١٥	ہین	ہے
٤	٦	برا	بُرا	٤٣	١٤	پاے	ہاے	٨٥	٦	بپایک	بیاپک
٦	١٣	جبار	جبّار	٤٤	١١	سخنت	نفست	٨٥	٨	بپایک	بیاپک
١٠	١٢	جب	جپ	٤٤	١٣	نیک وید	نیک وبد	٨٥	١٢	بپایک	بیاپک
١٣	٢	شوق دنیا	دنیا کی	٤٤	١٤	بلا	بلد	٨٥	١٥	ابہیاس	آبہاس
		کی خواہش	خواہش	٤٤	١٥	قصہ	ہمہ	٨٦	٦	آرُوپ	ارُوپ
٢٥	٨	سر	سُر	٤٧	٩	یاطے	یاتے	٨٨	١٧	سن	من
٢٧	١١	بسیرے	ببیسرے	٥٤	٦	خرد	فرد	٨٩	١١	کے	٠
٣٠	١٤	بہیلا	بہیا	٥٦	١٤	صورت	صوت	٩٢	٩	اور	٠
٣٠	١٥	ند	ندہ	٥٨	١٥	نورش	نورس	٩٣	١	ہے	ہین
٣١	١٠	شغدہ	سندہ	٦٠	٨	ہمہ	ہمان	٩٨	١٦	گور	گورو
٣٣	١٣	جہوٹے	جہوٹتے	٦٢	٩	اوسمین	اون مین	١٠٤	٩	سُہانا	سُہادنا
٣٧	٨	چند	چنہہ دنستان	٦٣	٧	بد	بُدّہ	١٠٩	٨	اوسپہ	اوسپیر
٣٨	١٤	صاحبدل	صاحب دل	٧٨	١٠	سے	کی	١٠٩	٩	حارج	ہارج
٣٩	٣	جہوٹے	جہوٹتے	٨٠	٩	آدپت	آدپد	تمّت			

فہرست پوستک رادھاسوامی مت کی نیچے لکھے ہوئی پتہ سے ملسکتی ہین

	قیمت
سار بچن رادھاسوامی چھند بند۔ خط ناگری وہندی	عہ ۲/
سار بچن رادھاسوامی بارتک۔ خط ناگری وہندی	عصہ ۲/
سنت سنگرہ پہلا بھاگ۔ خط ناگری وہندی	/۴
سنت سنگرہ دوسرا بھاگ۔ ہندی	/۸
سار اوپدیش رادھاسوامی۔ ہندی	/۸
سار اوپدیش رادھاسوامی۔ اُردو	/۸
پریم اوپدیش رادھاسوامی۔ ہندی	/۸
نج اوپدیش رادھاسوامی۔ ہندی	/۸
پرشن اوتر سنت مت۔ ہندی	/۶
کٹیکزم یعنی سوال جواب متعلقہ سنت مت۔ اُردو	/۴
گور اوپدیش رادھاسوامی۔ ہندی	/۱

جن صاحبون کو اوپر کی کوئی کتاب درکار ہو وہ درخواست پاس بابو جیون لال صاحب بر مکان رائے سالگرام صاحب بہادر محلہ پیپل منڈی آگرہ کے بھیجکر منگوالین۔ محصول ڈاک کل کتابون کا بارہ آنے ہوگا جو ذمہ خریدار رہیگا۔

المشتہر

بابو جیون لال مقیم مکان رائے سالگرام صاحب بہادر محلہ پیپل منڈی آگرہ

حق تالیف محفوظ ہے

[illegible]

رسالہ

مرآۃ الظرافت

ترجمہ سُرگ مین سبجکٹ کمیٹی

معروف بہ

منشی نوارن

جسکو

منشی شیام سندر لال صاحب ناظر عدالت صدر امینی

اوجین نے دیوناگری بھاشا سے سلیس عبارت اُردو مین ترجمہ

کرکے باضافہ چند مضامین دلچسپ تصنیف کیا

اور

منشی رام نارائن صاحب ورما مالک اخبار انڈین رفارمر نے

مطبع

آر این ورما برادران پریس موہن لال گنج لکھنؤ مین طبع ہوا

پہلی مرتبہ ۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد معہ محصول ڈاک ۴ر

مختصر فہرست مطبع آر- این ورما و برادرن پریس لکھنؤ

نام کتاب	قیمت
ودیا پرکاش - اس رسالہ کے چار نمبر طبع ہوئے ہین جنمین ایشر کی ہستی و ویدونکی فضیلت پند آمیز لطایف و ظرایف وغیرہ درج ہین قیمت فی نمبر ۱ر	۱ر
الف بے اردو - اسمین طریقہ تعلیم حروف ابجد و امتحانی و مشتق و منقوطہ و غیر منقوطہ و مخصوص الصورت و متغیر الصورت مخارج حروف اور اونکے حرکات وغیرہ و الفاظ مفتوحہ و مکسورہ و مضمومہ معہ اقسام حرکات و مثال الف مقصورہ و ممدودہ و یاے و واو معروف و مجہول معہ نقشہ اشکال حروف مفردہ بحالت ثلثہ معہ مختلف الفاظ و فقرات نصیحت آمیز دہرم شکشا کے پیرایہ در سلیس عبارت مین بیان کیے گئے ہین قیمت فی جلد	۱۰ر
برہم چرج اشرم ودہی - یہہ الف بے کا دوسرا نمبر ہے اسمین گذشتہ تعلیم اور چارون اشرم کا مجمل بیان برہم چاری کے کرم دہرم یعنی طہارت اشنان آچمن مارجن دنت دہاون بیج شنکا	

نام کتاب	قیمت
لگھو شنکا بستر شدھی صفائی مکان سندھیا سندھی کے آداب تحصیل علم کے طریقے مشرح بیان کیے گئے ہین قیمت فی جلد	۰۲ر
جوتش سار حصہ اول - اس مین اچھے اور برے پھل بنانے کی ترکیب اور صحت نطفہ وغیرہ کا بہت مشرح سریع الفہم بیان ہے غرضکہ علم نجوم مین ایک کامل استاد ہے تھوڑی جلدین رہ گئی ہین قیمت فی جلد	۱۴ر
ست دھرم پرکاش حصہ دوم اسمین تیرتھ جاترا جواز سواری جہاز شادی تعلیم دون بوسہا اور زمانے گذشتہ اور حال وغیرہ کا بیان ہے۔ قیمت فی جلد	۰۳ر
شراب نوشی کی خوفناک ایان اسکا مضمون اسکے نام سے ظاہر ہے فی جلد	۱ر
علم کی فضیلت - نام سے ہی سمجھ لو فی جلد	۱ر
گیان اوپدیش - اسمین ایشر اور اوسکے صفات ہستی پر ارتہنا اوپاسنا اور انکا پھل شرح لکھا گیا ہے	-

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
کتب طب		**دیوان و مثنوی وغیرہ**		**عملیات و نجوم**	
اقصرائی	۴عہ	دیوان سخن	۹ر	گنجینۂ حاجات	۲ر
نفیسی	عـ	دیوان امیر	۱۱ر	بیاض سلیمانی	۲ر
سدیدی	عـ	کلیات نظیر	۱۱	طلسم بنگالہ حصۂ اول	۰۲ر
قرابادین کبیر	صہ	کلیات آتش	۸ر	ایضاً حصۂ دوم	۴ر
طب اکبر	عہ	کلیات ناسخ	۱۲ر	جادو پرکاش	۳ر
اکسیر اعظم	۱عہ	کلیات مومن	۹	دریائے طلسم	ـ
قرابادین اعظم	۸عـ	کلیات ظفر	عـ	طلسم روحانی	۳ر
علاج الامراض	۸عہ	**قصہ جات نظم و نثر**		طلسم فرنگ	۱۲عہ
معدن الشفا	۷	بڑھاپے نامہ	ـر	نافع الخلائق	۴عہ
رسالہ علاج ہیضہ	۱۰ر	گل بکاولی	۳ر	مظہر الاعمال	۴ر
طب یوسفی	۳ر	نقل محفل	ـلـ	حرز سلیمانی	۱۰ر
مفرح القلوب	۱۲عہ	باغ عاشق	۲ر	**کتب لغات**	
ترجمہ کفایہ منصوری	عہ	قصہ عابد و شیطان	۰ر	غیاث اللغات	۸عہ
ترجمہ دستور العلاج	۸عہ	قصہ حضرت یونس	۱ر	کشف اللغات	عـ
امرت ساگر اردو	۴عہ	فسانہ عجائب نظم	۱ر	کریم اللغات اردو	۰۷ر
سالجہ تپ و لرزہ	۲ر	پدماوت اردو	عہ	نفائس اللغات	عـ
تریاق ہیضہ	۱ر	نورتن	۵	نصیر اللغات	۷
جواہر النفیس	عہ	حسن بے پردہ	۳ر	لغات کشوری	عـ

نوٹ - صفحہ ہٰذا کی کتابوں کا محصول ڈاک علاوہ اس قیمت کے آنا چاہیے۔

صحت نامه

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	اوجین مین	اوجین	۶۶	۸	خلقت	صفت
۲	۸	مشیرون	مینشرون	۶۸	۵	کاجی	کامی
۸	۴	پھونٹ	پھوٹ	۷۰	۲	نا ممکن نہین ہے	ممکن نہین ہے
۱۲	۱۹	زان بعد انقضاے	زان بعد بعد انقضاے	〃	۲۰	سرسبز	سرسبز ہو کر
۱۳	۶	لکھا کیا	لکھو کہا	۷۱	۱۷	سکسینہ بتمش آباد	سکسینہ سکنہ تیمش آباد
۱۴	۶	بیوگان نوزاد	بچہ گان نوزاد	〃	۱۹	زندگی حال	زندگی کا حال
۱۵	۱۶	نربدلا	نربدا	۷۲	۲	تصنیف نمود	تصنیف نمود خوب
۱۶	۱۹	ہرقوم	مرقوم	〃	۱۳	بسرادے	بس کرادے
۲۰	۶	سہ مار	نشتر باز	۷۴	۷	کنجہ مشتر	کنجن برس
۲۲	۸	حاضر آے	حاضر نہ آئے	۷۵	۱۹	.	کر کے خرچ بکرمیم آیا کو روانہ کیا
۲۳	۱۹	ایکاشش	ایکادشش	۷۶	۱۲	لا	لالہ
۲۸	۱۸	مرض	مریض	〃	.	سمہ ۹۴	سمہ ۵۴
۲۹	۴	کامدیو	بلدیو	۷۹	۲۰	ناناصاحب	باباصاحب
۳۴	۸	پیپل	بیمپیل	۸۰	۱۲	سمت ۴۴	سمبت ۲۷
۳۶	۱۹	رکنڈے	مارکنڈے	〃	۴	ناناصاحب	باباصاحب
〃	۲۰	وجہ کے	وجہ سے	۸۱	۸	صعبہ	صبیہ
۳۸	۱۱	حاجت بازار	حاجت برار	〃	۱۰	خاندانی	خارہ بندی
۳۹	۱۶	بنائی	منائی	〃	۱۱	دولت صعہ	دو ثلث حصہ
۵۱	۱۷	پتی ست	پتی برت	〃	〃	یکمشت	یک ثلث
۵۴	۱	ستیلا جی	سیتا جی	〃	〃	اومتی	اونتی
۵۹	۱۷	اوترنیکو وہ گاو	اوترنیکو مار گاو	۸۴	۶	خیالی	خالی
۶۰	۱۴	مگر سب	مگر	〃	۴	حشرہ	عشرہ
۶۱	۹	سب خرچ	کچھ خرچ	۸۹	۱۱	.	کاغذات سی تباہ و

اوم تت ست

ایشر پرارتھنا

ہے ایشر انت سامرتھ والے اور ہے پربھو دینو نکے دُکھ دور کرنیوالے ان دنون سردی کی وہ کسرت ہے کہ صبح کو سات بج جاتے ہین بچھونیسے موتھ نہین نکالے جاتے ہین امیرون کی بلا ہے غریبون کی جان پر آ ٹھنتی ہے اور محتاجونکے بال بچون پر آبنتی ہے کسی کے پاس گدڑی ہے کسی کے پاس صرف کفنی ہے کوئی برہنہ بدن رہتا ہے کوئی آگ کے سہارے رات بسر کرتا ہے ہے پرم پتا اور ہے جگت ادپتی کرتا تو دیالو ہے کرپالو ہے سرب شکتیمان ہے نیائی کاری ہے چھاکر اور دیا کر کیونکہ جب آدمیون کا یہہ حال ہے پشو پکشی کیٹ پتنگ آدی جیون پر کیا جنجال آ ہے کہ نہ موتھ سے دکھ درد کہہ سکتے ہین اور نہ خود کچھ تدبیر کر سکتے ہین ایک صرف تیرے نام کے بھروسے پر رات نکالتے ہین اور دل ہی دل مین دعا مانگتے ہین کہ تو سرب بیاپی گھٹ گھٹ کی جانتا ہے ہمکو کیا اپنی بنائی ہوئی سرشٹی سے نہین مانتا ہے بس اب کس کے سامنے اپنی بپدا پکارین اور کس کے روبرو آنکھون سے آنسو بہاوین آج ہاتھ گلے جاتے ہین پانون پیٹ کو چلے آتے ہین اب تو دیا کی نظر سے دیکھ اور بھارت باسیونکے دُکھ دلدر کو سمندر پار پھینک یہانکے باسی مہان دُکھی ہین اور جو دکھی تھے ات سکھی ہین تیرے سے کیا چھپی ہے کوئی دن مین انکو کھرپا اور کھرپی ہے تن ڈھاپنا دشوار پیٹ بھرنا مشکل ہوگا علم ہنر سیکھنا درکنار جینا ناگوار ہوگا ہے بشوناتھ دیا کر اوم شانتی شانتی شانتی

سبب تالیف

واقع تاریخ ۲۸- دسمبر ۱۸۹۳ء عیسوی کو عدالت سے واپس اکر بوقت شام تفریحاً بازار چوک ملک اوجین مین بر دوکان لاله متهرالال مودی کو شاد کهش آریہ سماج اوجین مین بیٹهیا تها اندرین ضمن بسبیل تذکره ذکر آیا کہ مینے کتاب مہابهارت بعبارت فارسی سلیس از کتاب ہندی کہ جسکو کاشی نریس نے دو دہا چوپائی مین تصنیف کراکے چهپوایا ہے لفظی ترجمه کرکے اونیز چند پرب کتاب مصنفہ فیضی فیاضی جو بہم پہونچی مقابلہ کرکے اور نیز سبها پرب کتاب سنسکرت سے فارسی کرکے نوسال کی محنت مین تحریر کیا الا اوسکے چهپانے کو زر خطیر چاہیئے اوسوقت میرے بڑے مہربان مودی صاحب نے محنت کی داد دیکے ارشاد فرمایا کہ ایک چهوٹی سی کتاب کہ جسکو اس زمانہ کے طالب علم پسند کرین بخاطر داشت اینجانب تحریر کرکے چهپاو وتاکہ برائے چندے آپکی یادگار اس دار ناپایدار پر قایم رہے اور پڑهنے اور سننے والون کو بہرہ وافی بخشے دیکهو سعدی ہندوستان کا باسی نہین تها مگر اوسکی کتب پند ونصایح سے پرہین زین سبب ہر بشر کو پسند ہین اور اونکے پڑهنے کا رواج جاری ہے الغرض کمترین مکان پر آیا اور رفیق کی تعمیل کا تفکر ہمراہ لایا سو ہے ست کے بچارنے والو آریہ باسی اور جهونٹ کے تیاگنے والو بهارت نواسی اوسی شب دل سے کہا کہ ایشر نے عقول عشرہ تمکو عنایت کیئے ہین اور طاقت ناطقہ اور حواس خمسہ تمکو دیئے ہین تم اشرف المخلوقات وافضل الموجودات ہو تمکو عقل علم حلم سے کام لینا فرض ہے اور راست و دروغ کی تمیز کرنا ضروری فرض ہے ورنہ پرماتما کو کیا موہنہ دیکهاوٴگے اور محاسب حقیقی کو کیا بتلاوگے اس دنیا مین دو قسم کے معاملات پیش نظر ہر بشر ہین ایک دینی دوسرے دنیوی سو دینی مین کوئی اوسکا حبیب کوئی اوسکا رقیب کوئی اوسکا اوتار کوئی از خود پیدا ہو جانا اس سنسار کو بتلاتا ہے پس جو چیز پیاز کے چهیلنے سے نکلتی ہے مذہبون کے تحقیقات مین تہ بتہ ظاہر ہوتی ہے اور امورات دنیوی مین راست

اور دروغ کا تفاوت اسقدر معلوم ہوتا ہے جیسے ماش پر سفیدی اور سیاہی کا بہائی میرے
سانچ برابر تپ نہین جہونٹ برابر پاپ معتمد امین شیام سندر لال ولد منالال قوم کایستھ
سکسینہ ساکن شمس آباد ضلع فرخ آباد کچھ اپنی سماعت سے پوتہیونکے حالات اور اوسکے ضمیمہ
مین رواج مروجہ کی اصطلاحات آپ صاحبونکی سیوا مین پیش کرتا ہون اور تھوڑے سے
پورانون کے قبوحات اور اونکی ترمیم و تنسیخ کے وجوہات مجملاً و مختصراً کہہ سناتا ہون تاکہ اچھے
اور برُے کی بشرطا چھوڑ دینے تعصب کے ہر کوئی تمیز کرے اور جہونٹ کو تیاگ کرست پر پکّے
اور یقین کرے تمام وکمال خیالات سو سالہ حیات مین پورے نہین کرسکتا ہون ۶۰ سال کی
عمر مین کیونکر حیطہ قلم مین لاسکتا ہون خیال تو کیجیے کہ ہمارے گرامی منش والاشان بلند اقبال
منشی کنہیا لال صاحب الکھدہاری نے پانسو جز کی تصنیفات اور تالیفات ۶۰ سال
مین رقم فرمائین الا اوسکی بھی ترتیب اور تکمیل باحسن الوجوہ اونکے حیات مین ہونے نپائی
اور سری ۱۰۸ اجگت شبہ چنتک دیش ہتیشی مہرشی پربراجکاچاریہ سوامی دیانند سرستی جیو
مہاراج نے وید بھاشیہ کرنے مین رات دن وہ محنت اوٹھائی کہ جان عزیز تک
گنوائی مگر اختتام کو نہ پہونچائی اول تو میری الپ بدھی ہے دوسرے افسر کی متابعت سے
بوجہہ ملازمت دن بھر فرصت نہین جیسا تھوڑا وقت رات مین ملتا ہے ویساہی تھوڑے سے
کاغذات مین بپاس خاطر اپنے رفیق شفیق لالہ متھرا لال مودی تحریر کرتا ہون اور اس
کتاب کا نام سنشی نوارن رکھتا ہون تاکہ جو شخص اسکی سیر کرے اوسکے دل کے توہمات
کو دور کرے اور مختصراً اپنی زندگی کا حال تاکہ ایشر کی پربہتا اور دیالتا کا سبکو یقین ہو جائے
اور اوسکی رحمت عنایت لطف کرم مین کوئی شک وشبہہ نہ لائے اسی تفکر مین بعارضہ
بخار مبتلا ہو گیا چار روز بعد ہوش آیا اور اسکے لکھنے کو قلم اوٹھایا۔

مصنف کے دل کے خیالات

تمام آریہ بہائیون کو واضح ہو کہ اندنون میری طبیعت بعارضہ بخار بیمار اور ضعف ونقاہت

کے سبب سے عدالت مین جانے سے مجبور و ناچار عالم تنہائی نہ کسیکی خدمت مین اپنی رسائی
اسی فکر مین تھا کہ کیا کرون اور کیا لکھون جی نے کہا کہ دل بہلانا چاہیے اور رازدل دوست
آشنا کو تبلانا چاہیے کیونکہ بیکار رہنا عقلمندونکا کام نہین اور اوقات گرامی کو شطرنج اور چوسر مین
ضایع کرنا اچھا انجام نہین اوسیوقت طبیعت کے یار غمگسار تشریف لائے اور اونکے ہمراہ چار
خدمتگار وفادار بھی آئے سبنے متفق ہوکر کہا کہ اوٹھو کمیٹی جمائین اور اپنی اپنی جولانی طبیعت
دکھلائین مینے کہا بہت بہتر ایسی کہو جو فائدہ بخشے اور مضامین ماسبق اوسمین در سے سبنے متفق اللفظ
ہوکر کہا بہت اچھا۔

نمبر۱- دل نے کہا کہ آریاورت مین بہونٹ کے درخت کا بیج کہان سے آیا ہی اور کون اور کب بیج
لایا ہے جو ہر سال ہیضہ صاحب کی مدد کرکے غلہ کی ارزانی اور ادویات کی گرانی کراتا ہے اور
دیہات مین خاص اسی کی بدولت ہر بشر کو تپ لرزہ آتا ہے۔

نمبر۲- پھیپھڑہ نے کہا کہ تمکو نہین معلوم ہے جمپوری سے آیا ہے اور ریبو اسٹرچی کیوقت سے
تا کہ اہلکاران خانہ شماری کو محنت تحریر کی کم اوٹھانا پڑے اور پارچہ وغیرہ سامان ولایتی
ولایت سے کم لانا پڑے کیونکہ ہندوستان مین پیداوار کم ہے اور خانہ شماری سے آدمیونکی
کثرت سالیانہ ظاہر ہے خیال تو کرو کہ اگلے زمانہ مین دس سیر قحط ہوا تھا اب دس سیر
بارہ مہینے فروخت ہوتا ہے اگر ہیضہ صاحب عنایت نفرمادین تو پانچ سیر ملنا مشکل ہوجاے
نمبر۳- آنت نے کہا کہ بھائی اس دیس مین روپیہ نہین رہا بڑی دولت اہل اسلام لیگیے
بقیہ روزانہ ریل مین جاتی ہے تم سوچ کرو اپنی روٹیون کا جو کھاکر مست مثل گاؤ دیلہ ہو جاؤ
اور جدھر سینگ سمائین بیدھڑک گھس جاؤ کیونکہ یہانکی رسم ہی بھائی بھائی سے لڑتا ہے
اور کٹتا اور مرتا ہے کسی دفتر مین جاکر عدالت کی آمدنی تو دیکھو کڑوڑہا روپیہ شام کے اسیکے
بدولت سرکار مین آتے ہین اور ہزار ہا روپیہ وکیل مختیارون کے گھر جاتے ہین اہلکارونکو
رشوت تو براے نام ہی ہر دو فریق تباہ اور برباد ہوجاتے ہین وہ یہہ ہی مقام ہے۔

نمبر ۴۔ جگر نے کہا کہ ہونٹ کا برادر بہوٹ بڑا زبردست ہی کہ یہان کے آدمیون پر سوار ہو کے
باپ کو بیٹا سے ساس کو بہو سے بھائی کو بھائی سے خسر کو جمائی سے بیٹی کو مائی سے مثل سوائی
لڑاتا ہے کہ جسکے دیکھنے سے یار آشنا عزیز یگانہ بیگانہ کو بھی افسوس آتا ہے۔

نمبر ۵ تلی نے کہا کہ باعث موجب جہت سبب وجہہ پیدایش اِسکے کا کیا ہے اور کون
بانی مبانی اس بدراہی کا ہوا ہے۔

نمبر ۶۔ زاغ چلایا کہ بیاس جی مہاراج جنھون نے اٹھارہ پوران اور ایک مہا پوران
جن مین ایک دوسرے سے اختلاف ہی بالکل لاف وگذاف بعید از عقل دُور از
قیاس اور اونمین من گڈھنت باتین جنکا سر نہ لا تین تصنیف کیے ہین اور بہت سی مشیرن
نے اپنے کرتوت دکھلانیکو اور بس ماندگان کا پیٹ بھر جانیکو مالیخولیات بالکل واہیات
پستک رچ دیے ہین اور بیشتر کیشرون نے راگ رسک بنا دیے ہین۔

نمبر ۷۔ حلق بولا کہ ہندوستان مین آج کل بھیڑیا دھسان ہے ہر کوئی اپنی تان مین غلطان ہے
جس بات کو ایک بوڑھے نے باور کیا چھوٹا کہتا ہے کہ ست بچن مہاراج حجت اور دلیل
سے تصدیق کوئی نہین کرتا ہی جیسے سب کہتے ہین مرغے کی ایک ٹانگ اور راکھہ پہیا ہے
بچنا حالانکہ اوسنے آج تک کسیکی آنکھ نہین پھوڑی ہے مگر بدنام ہے اسیطرح سے ہمارے
مہرشی سری بیدبیاس جی مہاراج کو اونکے نام سے پوتھین بنا کے نکو کیا ہے۔

نمبر ۸۔ رجت نے کہا کہ سینے سبکی اور کہے ہنکی تم بھی کوئی ایسی کہانی رچو جو جھوٹون
کے کان کترے اور بیوقوفون کی ناک پکڑے۔

نمبر ۹۔ دماغ نے کہا کسیکی پول کھول کلیت کہولنے سے تمکو کیا مطلب اور انوین
بید انیتیون کی طرح حجت کرنے سے کیا منفعت تم چپ ہو جاو یا ایسی کہانی رچو جو
جہان کے آدمیون سے پالون پچواو اور من مانی موج اوڑاو۔

نمبر ۱۰ عقل نے کہا کہ ٹہکر سہائی کہتا ہمارا کام نہین ہے اوسکو ٹہیں ملا و بیٹا بڑھ مانو انکا انتظام نہین ہی

نمبر ۱۱- من نے کہا کہ خلاف دیش رواج کوئی کچھ کرسکتا ہے اور برہمنون کی پوتھیون کے خلاف کوئی قدم دھر سکتا ہے بارہ برس کا قبضہ عدالت سے اوٹھ نہین سکتا ہے بارہ سو سال کی حکومت کون اوٹھا سکتا ہے۔

نمبر ۱۲- بھیجے نے کہا کہ ہم جسکے بھیجے ہوئے ہین وہ بہت بڑی طاقت والا ہے خیال تو کرو کہ راجہ راون کی حکومت اُسکے عہد سلطنت مین کون جوتشی کہتا تھا کہ نابود ہو جاویگی اور آریا ورت کی چکر برتی راجون کی پادشاہت کو کون قیاس کرتا تھا کہ جاتی رہیگی نیائے کاری کو انصاف پسند ہے اوسکے یہان رعایت مروت رشوت سفارش کا کام نہین ہے۔

نمبر ۱۳- اہنکار نے کہا کہ شاباش ہم اپنے دل کے مختار ہین اور مُلک وحدت کے سردار ہین کسی کے بندے نہین نہ کسی جیلخانہ کے قیدی ہین اور وید کے احکام کی تعمیل کرنا اور ہر ایک آدمی کو اُسپر عمل کرنے کی ہدایت دینا ہمپر فرض ہے۔

نمبر ۱۴- گیان نے کہا کہ حلوا اسکو میٹھا معلوم ہوتا ہے اور نمک کھاری مگر گھوڑے اور گدھے کو بالعکس تلخ **شعر سعدی** گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ لہذا ہم آپ صاحبون کو ایک بھجن سُناتے ہین اگر سمجھوگے زندگی بھر سکھ پاوگے نہین تو تم جانو۔

بھجن

تجو من ٹھگ ٹھگن کو سنگ

بھور بہت گا بجا پیوت ہین دن نکلے پر بھنگ
چندن روری مستک رنگ کی لنگت نیری لنگ
نراکار کی مورت سچکے پوجا کرت نچ انگ
مرے ہنس کو شرادھ کراوت بدھا ہوت ہی ننگ
پورب جنم کو پاپ نوارت لیکر بھوشن انگ
آپ مُفت کو مال اوڑاوت پربھو کو دیت کلنک

سو سو چلم تماکو پیکر دیت چرس کو رنگ
جھونٹو ڈر دسے راہ کیت کو دہن ہر لیت نسنگ
رسک راگنی گاین کرکے پیٹیت جھانجھ مردنگ
سبھیا وان اور ہمش دان بے گھر مین کرت اومنگ
بیاہ کاج اور تیج تیوہار مین سب پر چنگو چنگ
شیام سُندر یہہ نیک نصیحت سبھی ہوت ہے تنگ

نمبر ۱۵- ہت نے کہا کہ جس کام کو کرو سوچ بچار کر کرو اور جس بات کو لکھو بموجب الکتب قلمبند کرو

تاکہ ہر کوئی راست دروغ کو تمیز کرے اور تمہاری لیاقت اور آدمیت کو بے نظیر سمجھے اپنے مونھ سے جیسے میان مٹھو بڑے ہو مرد امام کی کہنا زیبا معلوم نہین ہوتی ہے۔

نمبر ۱۶- زبان نے کہا کہ ہم سے بھی مشورہ کرتے ہو جب چاپ آپسمین ہی بات کرتے ہو جبتک زبان پر نہ آویگا میٹھا کھاری چرکا پھیکا کسیلا کون جانیگا کہ کیا ست است کا نرنی کیا اور کسکو خطاب راست دروغ کا کس وجہ سے دیا۔

نمبر ۱۷- آنکھون نے کہا کہ ہم بے دیکھے کسیکی نہین مانتے اور جب دیکھ لیتے ہین بالیقین جان لیتے ہین پس ایسی کہو کہ جو ہمکو بالیقین ہوجائے اور پھر کوئی شک شبہ او بھین نہ لائے ہمکو گِردہ کے برابر ہزار کوس کا نظر آتا ہے پانون تلے کا دیکھنا ہمارا کام نہین ہے۔

نمبر ۱۸- ناک نے کہا کہ خوشبو اور بدبو کی تمیز ہمارے سوا سے کسی کو نہین ہے تم سب اول ہم سے قوت حاصل کرو تب صحیح غلط راست باطل مرغوب نامرغوب معلوم ہو ورنہ خود بخود کرنے سے کیا کوئی عمدہ کہے گا یا تمھاری عبارت آرائی پر دھیان دھرے گا۔

نمبر ۱۹- کان نے کہا کہ ہمنے بہت پوتھی پوران توریت انجیل زبور قرآن سُنے ہین گو ہمارے آنکھ نہین ہے مگر آنکھہ والون سے زیادہ ہمکو معلوم ہے ہم خیال کرتے ہین کہ جب آسمانی کتب باہم منافق ہین آسمانی دیوتاؤن مین اتفاق ہونا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے پھر زمین کے آدمیون سے نفاق دُور رہونا ناممکن ہے۔

نمبر ۲۰- بگیان نے کہا کہ بیمار کی دوا کرنا اور بامُید باران رحمت الٰہی غلہ کاشت کرنا ہمیں فرض ہے یہہ کیا کہ تدبیر کو باطل سمجھکر بے دست وپا بنجاؤ اور زبان تک نہ ہلاؤ مثل مضغہ گوشت صم وبکم ہو کر رہ جاوین تم سب آفت ارضی وسماوی وپامالی وقحط سالی کے خیال مین ہو کنوان کھودنے سے پانی نکلتا ہے آج نہین کل بیج بونے سے ثمر لگتا ہے۔

نمبر ۲۱- آتما نے کہا کہ کہتے تو ٹھیک ہو مگر بھائی تعجب انگیز باتون کو ہندوستانی باور کیتے ہین جیسے کاگ بھسنڈ نے گرڑ کو کتھا سُنائی اہلیا روح ہو کر بددعا سے پتھر ہوگئی تھی رام چندر مہاراج

کے چرن رکھنے سے پھر آدمی ہوگئی اجودہیا سات مراتب بیکنٹھ کو چلی گئی تین لوک سے
متھر انیاری ہے اور بہت سی جگہہ پرندون سرپون درختون کا بولنا رقم ہے سوتم ایسے
مت کہنا جو حیرت خیز ہو کیونکہ فی الحال زمانہ نئی روشنی کا ہے۔

اِسقدر قیل و قال کے بعد دل نے بصدق مقال فرمایا بہت بہتر مخفی نہ رہے کہ پھونٹ ورپھوٹ
کا بیج ایک ہی جگہہ سے آیا ہے تب تو ایک قسم کا خواص اور خاصیت اور مزہ لایا ہی اسکی بابت
ہم سب صلاح کرین اور اسکی آمد کا سبب اور جانیکی تجویز اپنی اپنی رائے کے مطابق بیان کرین
تو نہایت انسب ہی سب نے کہا بہت خوب اول دل نے کہا کہ پہلے ہماری سنو پھر آپ صاحب تجویز کرنا۔

نمبر ۱۔ چار برن اس دیش مین معروف ہین برہمن چہتری بیس شودر مگر یہہ معلوم نہین ہوتا ہی کہ
رحِم یا نطفہ سے تخصیص برن کو ہے یا علم و ہنر سے یا دولت و حکومت سے یا سپرد لایات سے
یہہ مسئلہ اگر آج طے ہوجائے نفاق کافور ہوجائے اور آپ صاحبان کو تکلیف تجویز کی اوٹھانی نہ پڑے

نمبر ۲۔ ہماری کتابون کی رو سے برہمن ایشر سے بڑا ہے خواہ ایک حرف نہ جانتا ہو اور
پیٹ سے نکلتے ہی بھیک مانگتا ہو تمنے سُنا نہین کہ بھرگ نامے برہمن نے بشن مہاراج کے لات
ماری پس یہہ زبردست ہین اور تین برن زیردست بھائی جسکی لاٹھی اوسکی بھینس پر کیونکر
آپکا سوال حل ہوسکتا ہے اور نفاق مفارقت قبول کرسکتا ہے۔

نمبر ۳۔ یہانکے آدمی راجہ بھوج کے زمانے سے پانون پڑتے پڑتے اور ناخواندون کی خوشامد
کرتے کرتے بیحیائی کے عادی ہوگئے ہین پس انکو لاتین کھانا داخل عبودیت ہی اور کہتے ہین
برہمن بچن پرمان تلسیا کی مٹی گنگا رج کر مان جہان ایسا خیال ہی وہان نفاق نہ بڑھے تو تعجب ہے۔

نمبر ۴۔ یہان جتنے سر اوتنی عقل ہے تسپر بھی اپنی عقل ڈیڑہ اور دوسرے کی نصف ہر کوئی
سمجھتا ہے حالانکہ بالکل امی اجہل کیون نہو اور برہمنون کی بغیر اجازت کوئی کچھ کام
نہین کرسکتا ہے کیسا ہی عالم فاضل دولت مند صاحب حکومت ثروت ہو یہہ سبب نفاق کا ہی

نمبر ۵۔ نے کہا کہ اس دیش مین جتنے گہر اوتنے ہی مذہب ہین جیسی دیوتا کی پوجا باپ دادا

کرتے آئے ہین اوسی کی پرستش لڑکا بھی کرتا ہے تحقیق کرینگی قسم ہی پس باہم اتفاق کیونکر ہو۔
نمبر۶۔ نے کہا کہ ہندوستان مین ۲۸ کروڑ آدمی خانہ شماری مین آئے ہین اور پورانون مین
۳۳ کروڑ دیوتا رقم ہین ایک آدمی ایک دیوتا کی پوجا کرتا ہے پانچ کروڑ دیوتا اپوج فاضل
رہتے ہین وہ اُنکے حق مین بد دعا کرتے ہین اور غیر مذہب کے انگنت مُردے بلا اضافت
ہین وہ اُنکی مستورات پر بوجہ نہ پوج سنے کے سوار ہوتی ہین یہہ سبب نفاق کا معلوم ہوتا ہی۔
نمبر۷۔ نے کہا ٹھیک ہی ایک گھر مین باپ شیوی بیٹا شاکیتی ساس ویشنوی بہو جینی چچا نانک پنتھی
دادا کبیر پنتھی جیتے آدمی باہم منافق ہین ۲۸ کروڑ کا اتفاق ہونا ایسا ہے جیسے گدھے کے سینگ
نکلنا عقیمہ عورت کے فرزند تولد ہونا پتھر پر پھول پیدا ہونا مادرزاد نابینا کا بینا ہو جاتا۔
نمبر۸۔ نے کہا ہندوستان مین اولاد صحیح النسب نہین ہے یہانکے آدمیونکی اولاد شیخ سدو
مدار صاحب غیرہ کرتے ہین اسی وجہ سے اُنکی بدہی بھرشٹ ہی اور باہم منافقت ہے۔
نمبر۹۔ نے کہا ارے بھائی یہہ لوگ دیوتاؤن کی پوجا مین مصروف ہین یہہ نہین جانتے ہین کہ
جسنے ۲۸ کروڑ آدمی پیدا کیے ہین ۳۳ کروڑ دیوتا بھی اوسی نے رچے ہین چاہیے کہ ہم اوسکو
مانین جس نے ہمکو اور دیوتاؤنکو عدم سے وجود کیا ہی جب تک ایسی عقل نہوگی ایشر کی دیا
نہوگی اور جب تک اوس پرماتما کی دیا نہوگی آریاورت سے نفاق نہین جاسکتا۔
نمبر۱۰۔ نے کہا یہان کے آدمی زن مرید ہین اور مستورات ناقص العقل معروف ہین کیونکہ
ناخواندہ ہین پس جو عورتین کہتی ہین مرد اوسپر عمل کرتے ہین لہذا اگر کہا نہ برتے تو
نا اُلفت ایزاد ہوسکتی ہے۔
نمبر۱۱۔ نے کہا مین بتلاؤن کہ اس مُلک مین واسطے عقد ثانی بیوگان کے منع کیا گیا ہے
سو کئی لاکھ بیوہ آریاورت مین اسوقت موجود ہین وہ ہردم دعا مانگتی ہین کہ ہے ایشر ان
بیوہ بنانے والون کو اور اس راہ رسم پر چلانے والون کو رودی گیڑا مت دیجیو
افسوس تو زیادہ اس دلیل پر کرتے ہین کہ مرد ایک عورت موجود ہوتے دوسری تیسری

شادی کرسکتا ہے بلکہ مثل مادہ شتران ہنگت مستورات کی قطار باندہ سکتا ہے اور کسبی اور خانگی سی دل لگانیکو کوئی مانع مزاحم نہین ہوتا اور عورتین خاوند کے مرجانے پر بھی مجبور کی گئی ہین پس بیوگان کی بد دعا اور اسقاط حمل اور خودکشی کی ہتیا کب اتفاق ہونے دیتی ہے دوہرہ۔ تمسے آہ غریب کے سات سرگ لو جاے ۔ مری چام کی کھال سون لوہ بھسم ہو جاے

نمبر ۱۲ نے کہا اس دیس مین جسقدر مرد ہین سومین پانچ علم سنسکرت کے شاید خواندہ ہون باقی سب ناخواندہ اور مستورات ہر قوم کی بالکل ناخواندہ ہین علم وید کا پڑہنا اور سننا ہنتیس ۳۵ قوم نے داخل گناہ مان لیا اور ایک قوم کے ذمہ کردیا سو اونکو دربدر پھرنے اور دریوزہ گری کرنے سے فرصت نہین جو تحصیل علم کرین اور تحقیق کرکے راہ راست بتلادین کیونکہ ست ناراین کی کتھا اور بھاگوت کی سپتاہ پڑہنے سے پنڈت جی ہو جاتے ہین چہتریون کو پڑھنا منع ہے جیسے اندہونکو قماربازی بس سو اونکو مڈیا حرف کی چٹھی لکھ لینا اور آنہ پائی روپیہ جان لینا بس ہے شودرون کا ذکر مت کرو فہرست انسانیت سے بیچارے خارج ہین پس جاہل ہین رہے قوم کایستھ سو قصہ مثنوی حسن غنیمت ضرور پڑہنا جانتے ہین سند ہیاترین گایتری تک سے ناواقف ہین اسی وجہ سے کسیکو اپنے لخت جگران و نور چشمان کے دُکھ درد کی فکر نہین ہی اور یہی ناخواندگی سبب دو تیش کا ہے۔

نمبر ۱۳ نے کہا یہانکے آدمی سیر ولایات سے بوجہ چھوت پاک چوکا سو لاکے مجبور ہین اور جب دیگر ملکون مین جانے سے قاصر ہین گھر مین دال دلیا کھاکر صبر و شکر کرتے ہین انکا دل میوجات کے کھانے کو میل نہین کرتا ہے جیسے بیل ایک ٹوکرہ بھوسہ مین فربہ رہتا ہے یہانکے آدمی جوار کی روٹی کھاکر موٹے۔

نمبر ۱۴ نے کہا آریاورت سے چتری نربیج پرسرام کیوقت سے ہین رہے سے مسلمانونکو ڈوے دیکر بیحیا بے غیرت بزدل ہوگئے جو برائے نام ہے روباہ اور شغال کے مانند دُم دباتا ہے اسیوجہ سے بھوکون مرتے ہین بہائی بدون سے چلے پھرے ہاتھہ پانون ہلائی تنکار ہا

نہین آتا ہے پس ایسی گرسنگی کی حالت مین اتفاق کیونکر قیام کر سکتا ہے۔
نمبر۱۵ نے کہا یہان کے بیوپاری تجارت کرنا نہین جانتے ہین دوکان پر چونے یا کنٹھالے کرکے
پیٹ بھرتے ہین کم وزنی کے اوستاد ہین گندم نمای جو فروشی خوب جانتے ہین مال لیکر روپیہ
نچکانا اور ایک ایک پیسہ کو ہزار مراتب پہرانا عادت ہی دو روپیہ فیصدی سود دینا صرافی بیوپاری
ایسے وجوہات سے افلاس انکے گھر سے باہر نہین جاتا ہے انکو چاہیے کہ افلاس کو ہمراہ لیکر دیشانتر
کو نکل جائین اور افلاس کو چھوڑکر دولت لیکر آئین تب نفاق علحدگی قبول کرے۔
نمبر۱۶ نے کہا یہان کے آدمی مشیخت مآب ہین جو باپ دادا کی کمائی دولت اوڑاتا ہے وہ سخی
کہلاتا ہے جو پیٹ اکڑ کے کھاتا ہے وہ محنت پیشہ مین شمار ہوتا ہے اسوجہ سے ہر کوئی ارث
پدری تک فروخت کرتا ہے مگر تجارت صنعت محنت سے پیدا کرنا بُرا جانتا ہی یہ ماہیت نفاق کی ہے
نمبر۱۷ نے کہا یہان کے آدمیون کو محنت کرنیکی کیا ضرورت ہی سنو بھائی جو گھر بیٹھے حکمت عملی
کرکے مال مارے اور مندرون مین جہانجھ بجا کر کھاوے وہ شریف ہی جو برہنہ بدن رہکر یا
بھگوان بستر پہنکر در بدر پہرے وہ مہاتما اور جو گانجا چرس افیون نوش کرے وہ جوگی اور جو
بھیانک رچک بات سنا کر اون کے نام سے دہن ہرے یا جنم پتری برس پہل بنا کے پیٹ بھرے
وہ برہمن اور جو دسوین گیارہوین دن مُردے کا دان اور بیترنی کی گاو لیوے وہ مہابرہمن
اور جو راہو کیت سنیچر کا دان یا تلادان چہایا دان لیوے وہ بہڈری جوشی کہلاتا ہے جو چہتری
نام کے ہین گانون کا ایک نہین سوٹھاکر کے نام سے خوش ہین کہ ہمارے نام کی مندر مین
پوجا ہوتی ہے بس سو اونکو ولایتی روزگار بلا کوڑی پیسہ کا چاہنگلا ہے شودر اونکو خدمتگاری
ایشر نے بتلادی ہے وہ اور کام کر نہین سکتے سمجھتے ہین کہ گدھے کو عرش پر بھی بیگار لیجانا ہوتی ہی
نمبر۱۸ نے کہا کہ اس ملک کو صرف شادی طفلان صغیر و کتخدائی بزرگان کبیر نے خراب کیا ہے اور
اور ایک دوسرے کی حرص کرکے حد سے قرض تک لیکے گھر پھونک تماشا دیکھتا ہی اور برسون مین
وہ قرضہ ادا نہین کر پاتا ہے نہین تو کمانے مین یہانکے آدمی کچھ کم نہین ہین یہ وجہہ افلاس و نفاق کی ہی۔

نمبر ۱۹ نے کہا کہ اس دیس مین کوئی آدمی ایسا نہین جو شراب افیون گانجا چرس چنڈو مدک بھنگ گلقند تاڑی بوزہ سیندہی کسما پوستا تماکو ہلاس سے بری ہو پس مخمور رہین اور کسیکو اپنی بہتری اور برتری کی فکر نہین ہے تم بیفکرون کی کیون فکر کرتے ہو جنکو یہہ نہین سوجتا کہ لاکھون بیگہہ اراضی غیر منشی کی کاشت مین بیکار و برباد جاتی ہے اس اراضی مین اگر غلہ پیدا کیا جائے تو کتنے آدمیونکا پیٹ بھرے اور کتنا روپیہ تھیلی مین بچت پڑے یہہ خاص الخاص وجہہ مفلسی کی ہے۔

نمبر ۲۰ نے کہا یہان ہر کوئی شطرنج چوسر لال تیتر کبوتر تاش گنجفہ گھوڑ دوڑ مرغ چنڈول بلبل کی بازی لگانے مین اول نمبر ہے ہاتھی مینڈھا بھینسا لڑانے مین یکتا اور بازی لگانے مین دلیر چاہے گانٹھ مین حبہ تک نہو یہہ سبب عداوت اور بغض اور حسد اور افلاس اور نفاق کا ہے تم نے یہانکی پتنگ بازی بہی دیکھی ہے یا نہین سیکڑون کی تکل کنکوے کٹ جاتے ہین اور ہزارون کی ڈور برباد ہو کر لٹ جاتی ہے ما نجہ کا صرفہ علاوہ ہے۔

نمبر ۲۱ نے کہا اس دیس مین باپ بیٹا ساس بہو ایک مکان مین مثل بچہ مرغان بھرے رہتے ہین مرد کھانے کو باہم کڑکڑاتے ہین مستورات دال روٹی پر چرخا پونی پر سر پھوڑتی ہین پھر اپنے اپنے شوہرون کو مثل سگان لڑا دیتی ہین جیسے میان لالون کو یہہ وجہہ موجب نفاق کی ہے۔

جب سب اپنی اپنی طبع ازمائی کر چکے ایک خدمتگار وفادار بولا کہ آپ صاحبان نے جو کچھ فرمایا ہے بہت ٹھیک ہے مگر ہمارے خیال مین جو کچھ آتا ہے اسپر بہی آپ لوگ بچار کرین سب نے کہا کیا مضائقہ ہے بیان کرو چنانچہ خدمتگاران نے اس طرح بیان کرنا آرنبھہ کیا۔

پہلا بولا کہ دیکھو سنبھو منو سے لگا کر مہاراجہ جدہشٹر تک چکر برتی راج یہانکے راجون کا رہا عہد جدہشٹر مین بوقت راجسو جگ حسد کا پودہ درجودہن کے دل مین جما اور قمار بازی سے سب دہن جدہشٹر کا ہرا زان بعد انقضائے سیزدہ سال نوبت بہ تیغ آئی کہ ۱۸ چھوہنی لشکر تہ تیغ ہوئے پس یہہ جنگ مہابھارت بھارت کی بربادی کا سبب اور نفاق پھیلنے کی شاخ ہے اور علم نابود ہونے کی دلیل قوی ہے۔

دوسرا بولا مین بتلا دون کہ مقید کو کبھی آرام نہین ہے سو بھارت تو اسی علم جوتش کے احکام مین مقید ہو گئے ہین اور اسی صورت کے سبب سلطنت مسلمانون کے ہاتھ آئی خیال تو کرو کہ کوئی بدون دریافت ساعت کے قدم گھر سے باہر دھرنے نہین سکتا نہ عورت کے پاس جانے سکتا ہی حتی کہ مردے کے جلانے مین بھی پنچک دریافت کرتے ہین جب دوسرون کے اختیار مین ہین آزادی حاصل نہین جب آزاد نہین اتفاق کیونکر کر سکین۔

تیسرا بولا کہ یہانکا کروڑہا روپیہ تعمیر مندرون مین صرف ہو گیا اور لکھا کھا اونکی آرایش مین اور ہزارون تیل بتی روشنی مین اور سیکڑون روزانہ بھوگ مین خرچ ہوتا ہے پھر دولت کہان سے بچے افلاس نہ آوے تو تونگری ایسے فضول خرچیون سے ہو سکتی ہے بھائی یہ زر مدفون کان اور مت کا اونکو کو لاتا ہے ایسے پر سے سمجھ لو۔

چوتھا بولا کہ مندرونکا صرفہ تو خیرات مین گیا ہے یہان کا روپیہ آتشبازی مین جل گیا یا ہون کی کھیر اور دہرٹ مین لٹ گیا نگر پانت برہم بھوج وغیرہ دعوتون مین صرف ہو گیا ولایتی سامان کے خرید مین بدیسیونکے گھر گیا بہالون میراثیون قوالون رنڈیون کے نیگ لگ گیا ذکات خیرات حسنات مین مفت خوردن کے ہاتھ آگیا قارونکا خزانہ تو تھا ہی نہین کہ ہر چند خرچ کنند فزایش گردد

اندرین ضمن نارد جی مہاراج تشریف لائے سب نے مودب کھڑے ہو کے تعظیم دی اور مسند پر بٹھایا اور دریافت کیا کہ حضور کا کدھر سے آنا ہوا ہے مہاراج نے فرمایا کہ امراوتی جسکو اندرپوری بھی کہتے ہین چلا آتا ہون سب نے ہاتھ باندھکر عرض کیا کہ اس محفل مین میر مجلس نہین ہے آپ میر مجلسی قبول فرمایئے اور سبکی تجاویز مین کسی ایک کی رائے سے اتفاق کیجیے یا اپنی رائے علیحدہ دیجیے نارد جی نے کہا بہت بہتر چنانچہ سب نے اپنی اپنی رائے پیش کین اوسوقت بعد ساعت فرمایا کہ آپ صاحبان نے جو جو بیانات فرمائے ہین سب باعث نفاق آریا ورت مترشح ہوتا ہے سو پیارے میرے نفاق ایک درخت ہی عظیم الشان کہ بیخ اوسکی پاتال مین اور چوٹی جسکی آکاش مین پہونچ چکی ہے شاخہائے دراز ہو کر چار

دسا اور چار بدسا آریاورت مین محیط ہو رہی ہین مفصل پیدائیش اسکی مین بیان کرتا ہون تخم
اوسکا افلاس ہے اور بیج اُسکے بیشمار مذاہب چونکہ جب بیج بویا گیا شراب بھنگ وغیرہ سے
فشی سے ابپاشی کیگئی اور کہات اوس مین قسم اسکندہ بہاگوت رو کمنی منگل وغیرہ کتابون کے
مضمون کا ڈالا گیا چنانچہ اوسمین سے چار شاخ قوی بر آمد ہوئین آرام طلبی خود غرضی مفت خوری
دریوزہ گری اور اون شاخون مین برگ حسب ذیل نمودار ہوے شادی صغیرسنی ممانعت عقد ثانی
عذاب اسقاط حمل ثواب زنا بالرضا قتل بیوگان نوزاد خودکشی مستورات عیاشی قماربازی فضول
خرچی بردہ فروشی یعنے بعض جگہہ لڑکی کا باپ قرار داد ٹہرالیتا ہے اور بعض قومون مین لڑکی والا
توڑہ گھر مین رکھ لیتا ہے وغیرہ جب یہہ درخت سرسبز ہوکر جوانی کو پہونچا دو قسم کے گل آبدار
خوشبودار نکلے کاربراری مردمان مجرد گذر اوقات مستورات ان مفرد علے ہذا دو طرح کے ثمر فخر
نطفہ پدر و شرف رحم مادر جب یہہ درخت پرورش پاکر بلند ہوا اور خوشبو گلون کی ہر بشر کے دل و
دماغ مین موثر ہوئی سایہ اوسکا چہوت پاک چو کا شولا تمام جہان مین پھیلا کہ ہر ایک اسکے سایہ
تلے ہے اسیوجہ سے یہانکے آدمی کاہل بزدل پست ہمت جاہل ناخواندہ تن پرور عیاش شرابخوار
مغرور مدمع ہوکر مثل کتے کے ایک ٹکرہ روٹی پر آپس مین کٹتے اور مرتے ہین دیکھو بدیسی بہائیونکو
کہ ہم وطن کے ساتھ مانند پروانہ کے شمع پر نثار ہونیکو بلا طلب حاضر رہتے ہین سو انکی حرص کرو
تب افلاس دور ہو اور نفاق مفارقت قبول کرے نہین تو ابھی کیا ہوا ہے کوڑی کی تین تین سے
زیادہ ارزان ہوگی تب سبنے پرارتہنا کی کہ آدت ہروی کا پاٹ یا مہامرتن جے کا جاپ یا ست نارائن
کی کتہا یا شت چنڈی وغیرہ جو مناسب سمجہین کرین تا کہ یہہ سنکٹ نربرت ہو دے یا جو دان بتلاوین
دیا جاے یا جو صدقہ ذکات بتلاوین کیا جاے نارد جی نے فرمایا کہ مین تمکو سننشی نوارن اور
سرب دکہہ ٹارن کتہا جسکو اخبار آریاورت نے اپنے پرچہ سالگذشت مین مختصراً و مجملاً بنا بر
بہبودی خاص و عام سبجکٹ کمیٹی کے نام سے تحریر فرمایا ہے اوسکو بطرز نو بستار سہت سُناتا
ہون اگر کان دہر کے سنوگے اور نیز نتیجہ سمجہکر عمل کروگے تو ازخود سب دُکھ دور ہو جاوینگے

جیسے چونہ اور ہرتال لگانے سے بال سب بندنا کی بہت اچھا مہاراج مگر ایسی کہنا جو گلے اُتر جاے اور نفاق کی دفع ہونیکی سبیل ہوجاے اور ایشر کی پربہوتا سبکو نظر آئے۔

بیان نارد جی

نارد جی نے کہا کہ ایک دن راجہ اندر اندراسن کے تخت پر بیٹھے ہوے تھے اور بائین طرف سری متی اندرانی زر و زیور سے آراستہ ہوکر نکھہ سکھہ سے پیراستہ بنکر براجمان تھین دیگر ملازم خدمتگار اپنے اپنے درجہ سے ہات باندھکر اکثر چار زانو بیٹھے بیشتر رنیچی کے کھڑے گندہربان مدہم کی ٹیپ اوڑا رہے تھے اپسرا ہار رقص کی ٹھوکر سے جان سامعین پامال کر رہی تھین اوسوقت ایسا جلسہ عیش وطرب کا مہیا تھا کہ صفت اسکی بیان سے باہر ہے میرے کان مین گھونگرو کی جھنکار اور طبلہ کی تھاپ کی آواز اور اونچی اونچی سُر کی الاپ جو آئی بے اختیار ہوکر وہان خرامان خرامان جیسے بلبہہ کُل والے درشنون کو اور ان چہتیر کو بھٹ اور رسد ابرت کو کنگلے اور بہورے دچھنا لینے کو ننگا دھاری بہاگتے ہین دربار مین پہونچا راجہ نے دیکھتے ہی اوٹھکر تعظیم دیکر مسند زرین پر بٹھایا اور عطر کیوڑہ و گلاب سے دماغ معطر کرایا پنکھہ جھلوایا خوب گانا سنوایا دل خورسند ہوا اوسوقت راجہ نے پوچھا کہ آپکا کدہر سے تشریف لاتا ہوا ہے مین نے کہا کہ جوالا مکھی ہنگ لاج کلکتہ والی کالکا کانور و کھگشا اور بندھیاچل بند باسنی برستا ہوا اور چار دہام جگناتھ رامیشر دوارکا بدرکا سرم سبت پوری اشٹ تیرتھ دوادس جوت لنگ چوبیس تھنکر کی درشن کرتا ہوا دو عملی شیو کانچی اور بشنو کانچی مین پہونچا پہر پشکر آدی تالاب اور نربدلا آدمی دریا اور گوداوری آدمی گنگا مین اشنان کرکے شور سمندر مین غسل کیا اس سفر مین ۳۳ کروڑ دیوتا ۶۶ کروڑ قبور اور مقبرون کی زیارت اور درشن کرتا ہوا اور بیشمار مندر اور مسجد اور ہزارون ٹہانک اور اوپاسری اور صدہا گرجا اور متفرق استہان نانک صاحب کبیر صاحب دادو صاحب رام سنیہی صاحب دیکھتا ہوا اور سیکڑون قسم کے فقراؤن سے ملتا ہوا

پاتال لوک مین پہونچا تھا کہ وہان آپکے جلسہ کی آواز کان مین جو آئی بے اختیار ہوکر آپکے دردولت پر حاضر آیا راجہ نے کہا کہ ہین بھنگ تو نہین پی ہے گلقند تو نہین کہایا ہے برانڈی کی بوتل تو نہین چڑہائی ہے کیا کہتے ہو ہوش مین ہو جاو مین نے جواب دیا کہ مین کیا میرے تمام قوم کے رات دن نشہ مین چکناچور رہتے ہین اور جمنا شیر آدمی دریاون کے کنارے بھنگ پیا ہی کرتے ہین اور بعضے بعضے دلی جہنی بوتل بہی اوڑاتے ہین افیون بہی کہاتے ہین گانجا بہی نوش کرجاتے ہین راجہ نے کہا جب آپکی قوم کا یہ حال ہے تو کیا آپ بچے ہونگے خیر آپ مرت لوک کی سیر کرکے آئے ہین وہان کے واقعات اور کچھ تازہ حالات بیان کرین سننے اول اپنی زبان سے کہنا مناسب نجانکر یہ جواب دیا کہ مین آپکا ہرکارہ نہین ہون خدمت جاسوسی میرے سپرد نہین ہے مہاراج کو چاہیے کہ بہ تفاقی خفیہ نویسان و تقرری اخبار نویسان حقیقت بلاد وبنا در دیگر پردکوہ دبخگل بخوبی رکہین نہ یہ کہ مثل راجگان ہند شراب شکار قمار صحبت نسوان تن آسانی خواب روز بیداری شب مین اوقات گرامی کو صرف کرین اور اونکے اہلکار اونکو انشاہان شطرنج من مانا اوٹھاوین اور دہرین راجہ نہایت شرمندہ ہوا اور بعجیب تفکر ہوکر آپ برہسپتی وزیر اعظم نگاہ کرکے کہا کہ جو حقیقت عرض بیگیان نے مرت لوک کی بابت اوشنی ہو بیان کرو اوسوقت برہسپتی نے ہاتھ باندہ کر اس طرح بیان کرنا شروع کیا۔

بیان برہسپتی جی

برہسپت نے کہا کہ فی الحال عرصہ چار پانچ ہزار سال سے خلاف مضامین وید و شاستر اٹھارہ پوران طیار ہوے ہین پنج مہاجگ کی تعمیل فیصدی دو شاید کرتے ہون ورنہ سبکے عقیدے پورانون سے وابستہ ہین علاوہ ازین ست نارائن کی کتھا اور سنیچر اور ہرتالکا اور جتیا رہاتم اور رود وجالل وغیرہ تنتر منتر زادہنی ہین غرضکہ اون پوتھیون مین انگنت دیوتاون کی تعریف و مذمت ہر قوم ہوتی ہے جو شخص جس پوتھی کو مانتا ہے وہی دیوتا اوسکا ایشر ہے نراکار سرب بیاپی

لٹ کھٹ نواسی کو نہ کوئی جانتا ہے نہ پوچتا ہے ۲۰ کروڑ آدمیون مین پانچ کروڑ یون عیسائی ہین ۲۳ کروڑ ہندو برائے نام کہلاتے ہین اونکے یہان پرستش رامچندر سری کرشن چندر ہنومان بھیرون بھوانی ۳۳ کروڑ دیوتاؤن گوگا وشیخ سدو وبالے میان وغازی میان وداتا بندی چھوڑ مدار صاحب وخواجہ صاحب وحسن حسین صاحب ان گنت مُردون کی بیچ میل پوجا ہوتی ہے اور کوئی ایسا گھر نہین جنکے یہان پنڈت جگمی ہردول کہندے راو وغیرہ بھوتون کی دسترس نہو گربیاد ہان سے بواہ تک سب کارجون مین یہہ سب دیومنائے جاتے ہین اور بیماریون مین نذر نیاز سے خوش کیے جاتے ہین عُرس کے میلے اور مدار صاحب کی چھڑیان برابر ہوتی ہین محرم مین تعزیہ داری ہو کر شربت تقسیم ہوتا ہے عشرہ تک ڈھول تاشہ ہر وقت بجایا جاتا ہے فقیری پہنکر بڑے بڑے آدمی تک بھیک مانگتے ہین او راکھاڑے بنا کرناچتے ہین مرثیہ خوانی کیوقت روتے تو البتہ کم ہین مگر رونی صورت بنا لیتے ہین تیجہ کا کھچڑا اور چہلم کی نیاز مثل مُردون کے بجالاتے ہین سیکڑون روپیہ کی آمدنی چراغہ کی ہوجاتی ہے ہزارون روپیہ کا تیل جل جاتا ہے سو دو سو روپیہ کا لوبان پھونک دیا جاتا ہے کانچ ہانڈی لمپ جھاڑ فانوس چمپنی پھوٹ جاتی ہین سو نذر حسین رنگریزون کی رنگائی مین اور حلوائیون کی مٹھائی مین پوبارہ ہوتی ہے پٹوون کی دوکانداری اچھی چلتی ہے ان بائیون کی خوب ال گلتی ہے خادم اور مجاور طیدہ کھا کر ایسے موٹے ہوتے ہین جیسے برہمن کناگت مین ارے دیوتا جنکی خدمت اشنان وطعام برہمنان کے ذمہ ہو اونکو نہ وقت پر اشنان کرایا جاتا ہے نہ وقت پر بھوگ لگایا جاتا ہے نہ سردی مین زمستانی پوشاک پہنائی جاتی ہے نہ گرمی مین پیرہن تابستانی بدلائے جاتے ہین سخت حیران ہین اکثر مندرون کے پوجاری ٹھاکرجی مقفل کر کے مٹرگشت کیا کرتے ہین دیوتا مثل قیدی دایم الحبس منتظر رہتے ہین کب ہوا آتی ہے اور بعض جگہہ پھر رات سے مندر کھول دیے جاتے ہین خصوصًا ... مین کہ جو وقت خاص آرام کا ہے اور بیشتر پوجاری بلھہ جاری ہین چیلیون

کی کامنا اوسیوقت پورن کرتے ہین اور مہادیوجی کی لنگ اور بھیرون بہوانی ستیلا وغیرہ میدان ہین استہاپت ہین اونپر پانی تو کوئی چڑہاتا ہے مگر کتّے پیشاب ضرور کرتے ہین بہوگ تو برسون مین شاید کہوئی لگاتا ہو مگر خاک اونکے بدن مین بالضرور جم جاتی ہے آرتی ندارد اور جن مندرون مین آرتی ہوتی ہے وہان ۹ بجے تک روشنی رہتی ہے پہر چراغ گل پگڑی غائب دربار بند ہوجاتا ہے اور زیادہ تر مندرون مین پوجاریون کی اور ٹہاکرجی کی سکونت شب باشی کی شراکت ہے وہان ٹہاکرجی اپنی پران پریا کے ساتھ اور پوجاری اپنی عورت کے ساتھ استراحت فرماتے ہین اور جنم اشٹمی رام نومی نرسنگہہ چتردسی یا ون دوادہی بیاس پونم ہنومان جینتی کے اوتسب بشرط جیت چلانے ججمان کے عمدہ طرح سے ورنہ برائے نام کیے جاتے ہین اور بجی دسمی کی لیلا رام راون کی اور ڈول گیارس کو گرڑ بہگوان کی سواری نکالی جاتی ہے ان کوٹ کا مہااوتسب کاتک مین جابجا اچہے پرکار سے ہوتا ہے اور اساڑہ مین رتہ جاترا اور ساون کی پونم پر برہمنونکے دس دو بلکہ گیارہ دو ہوجاتے ہین جیب پیسون کے بوجہہ سے پہٹ تک جاتی ہے کاتک کی اماوس کو لچہمی پوجن ہوتا ہے پہر بارہ مہینے اونکی یاد کہوئی نہین کرتا ہے علی ہذا ناگ پنچمی کو ناگ مہاراج یاد کرلیے جاتے ہین اور انتت چودس کو انتت نارائن یہہ کہکر برہسپتی چپ ہوگئے۔

بیان ناردجی

جب برہسپتی کہکر بیٹہہ گیا مین نے کہڑے ہوکے بیان کیا کہ جو برہسپت جی نے بموجب اخبارات کیفیت مرت لوک کی بابت عرض کی بیشک بہت صحیح ہے اٹہارہ پوران کی کتہا قصہ الف لیلی اور بہار بوستان سے دروغ گوئی مین افضل اور گل بکاولی اور میر حسن سے سُننے والون کو بجانب عیاشی مایل کرنے مین کمتر نہین اور مہاتم کی عبارت کا کیا کہنا کہ جسکو سنو اوسے بزرگ دیوتا ہونا ممکن معلوم ہوتا ہے ست نارائن و انتت چودس کی کتہا کی عبارت سلیس

مختصر بے سروپا ہے کہ جس سے یہہ ظاہر نہین ہوتا کہ وہ کون سی کتھا تھی جسکو لکڑی کاٹنے والی
نے سنا تھا منترون کی لیلا بچتر ہے جن مین منتر ایک ایک حرف کے جنکا معنی نہ مطلب باقی کیفیت
مجکو بیان کرتے شرم دامنگیر ہوتی ہے آپ منگا کر ملاحظہ کر لین مختصر یہہ ہے کہ بھیروی چکر کی پوجا
مین سب ذات ایک تمام مرد بھیرون اور سب عورتین شکتی پنچ مکار کا سیون مانس مین مدرا
متیھن مدہ پہر نشہ مین چکنا چور ہو کر مباشرت کا کام ہوتا ہے۔

رہے بیچارے دیوتا سو اونکو تو افلاس نے گھیرا ہے کاشی جی مین انّ پورنا سرستی درگا بسوناتھ
اور پراگ راج مین بینی مادہوا لکشمی بٹ اوجین مین مہاکال راجہ اگستیشر دیوان ناگ ناتھ
کوتوال ہرشد ہے درگا بھیرون گدہ مین سدہ ناتھ بھیرون ناتھ سدہ بٹ ایک ایک پیسہ کو
محتاج ہین اور دو دو دوالون کی خواہش رکھتے ہین اونکے پوجاری صبح سے شام تک درشن کرنے
والون کے دم ناک مین لاتے ہین وہ بیچارے جی چرا کر بھاگتے ہین اور درشن کرنے سے
بیزار ہو جاتے ہین گوکل مین بلبھ کل والون کے یہان گلچھرے اوڑتے ہین پانچ پانچ وقت
درشن ہوتے ہین اور ہر وقت بھوگ لگتا ہے مردنگ بجتا ہے بھجن اور کیرتن کرنے والے
گویے حاضر رہتے ہین ٹھاکر جی کو مثل طفلان کھیل کھلایا جاتا ہے ساون مین جھولا اور بھاگن
مین رہس منڈل وغیرہ نئے نئے جہان کے بنائے جاتے ہین متھرا مین دوارکا دہیش مہاراج
اور بندرابن مین رنگا چاری وغیرہ مندرون مین اچھی سیوا و پوجا ہوتی ہے چوبے جی جاتریون
کو خوب لوٹتے ہین اور بھنگ کی ترنگ مین پانچ پانچ سیر تک لڈو اوڑا جاتے ہین اور کہتے ہین
کہ جمنا میا بھنگیا ہوکے کیون نہ بہی بلدیو جی مین داؤ جی کی اچھی جمعان ہے گیا جی کی بنڈے ہاتھی
نشین ہین جگناتھ رائے کا اونکا بڑا بھاری بکتا ہے پرشاد کا بھات دوکانون پر فروخت ہوتا ہے
انواع اقسام کے طعام کھا کر ٹھاکر جی آسودہ نہین ہوتے ہین ہمیشہ گرسنہ رہتے ہین اور ... بھی
حال ناتھ دوارے کے جہا پرشاد کا ہے کلکتہ مین کالکا اور ہندیا چل پر ہندیا سنی کی بہت
لیلا ہے کہ سیکڑون جیون کا رکت بھوج کر جاتی ہے مگر ترپت نہین ہوتی اسی پر آپ خیال

کرین کہ کسی کے گھر موتیون کی کلیان اور کسیکو دن بھر مین مٹھی بھر دھان ملنا دشوار ہو رہا ہے
سنسار کے بگھن ہرتا سری گنیش جی مہاراج بعارضہ استسقا یعنے جلندھر بیمار سے معلوم ہوتی ہین
نقارہ برابر پیٹ بڑھائے تین ہات کی ناک لگائے چھاج ایسے کان لٹکائے چھوٹی چھوٹی آنکھین
ستک رنگائے بیٹھے رہتے ہین چلنے پھرنے سے مجبور ہین چوہے جی اونکے باہن ہین۔

دین دنیا کے داتا مہا دیو جی مہاراج کو بیل پتر دہتورہ کا پھل اگ کا کریل کا پھول چڑھایا جائے
مگر بھولا ناتھ جی ایسے نشہ باز ہوگئے ہین کہ گانجا چرس کا دم ایکدم کو نہین چھوٹتا ہے بھنگ کا پیالہ کہ
جسمین سینک کھڑی رہے ہر دم طیار رہتا ہے نشہ کی حالت مین اونکو دنیا کی خبر لینا تو درکنار رہا
اپنے دیہہ کی بہی خبر نہین برہنہ بدن بھسمی رمائے منڈون کے مال گلے مین لٹکائے ناندیا ناتھ
پر چڑھے پھرا کرتے ہین پاربتی جی اردھنگ ہوکر لپٹی رہتی ہین شرم و حیا رخصت ہوگئی ہے۔

سیتلا جی مہارانی جو چیچک مین بچون کو از سر نو زندگی دیتی ہین اونکو ٹکیان تیل کی اور انکے باہن
گدہا جی کو چنے کی دال عمدہ صاف وقت نکلنے چیچک کے ہر کوئی کھلاتا ہے پھر کوئی نام تک نہین لیتا ہے۔
سرستی جی کہ جنپر تمام علمون کا مدار ہے اونکو نہ کوئی پوجتا ہے نہ پوچھتا ہے کہ تم کون ہو اور
کہان رہتی ہو بدیا ارتہہ کیوقت شاید کوئی یاد کرلیتا ہو ہنس پر سوار پھرا کرتی ہین۔
بھیرون جی کی جا بجا پوجا ہوتی ہے گموڑی تیل کی گذک کو اور شراب و افتشہ اور سیندور کا چولا
اُنکی پوجا سالیانہ گوبردہن پربت پر ہوتی تھی وہ ہماری چھلیا ماکھن چور سری کرشن چندر نے
یک قلم مسدود کردی سنکہہ باہنی اشٹ بہوجا کالکا سپت ستی کی پوجا کنوار اور چیت کے مہینے
مین اکثر جگہہ نو دن برابر رات دن ہوتی ہے درگا پاٹ کیا جاتا ہے اشٹمی کو ہون بام مارگیون
کے یہان بکرے چڑھائے جاتے ہین اور شیشے دوبارہ شراب کے ہون کنڈ مین جھکائے
جاتے ہین اور دکشن مارگ والی بکرے کے بجائے بھورا کولا اور شراب کی جگہہ ڈہیے
گڑ شہد ملا کر تبلا دیتے ہین۔
ناگ پنچمی کو ایک دن ناگون کو خوب دودہ پلایا جاتا ہے پھر سال بھر اونکو بھوک نہین لگتی ہے

اور اونکے نام سے جابجا میلا بھی ہوتا ہے۔

نرنارائین بدرکاسرم مین سردی سے اکڑے رہتے ہین مرد پونم سے پٹ بند درندنہ پرند
چھ ماہ بعد لکشتی پنچ کو مندر کھولا جاتا ہے تب اشنان ہوتا ہے اور بھوگ لگتا ہے۔

رامیشر و اونکاریشر وغیرہ استہانون مین مال پنڈے اوڑاتے ہین گنگا جل کے شیشے
مہاراج کو پلاتے ہین۔

دوارکا ورنچھوڑ ٹیکم مین چھاپ لگانے کی کارروائی بہت عمدہ ہے کہ اوس سے جاتری
کی شناخت معًا ہو جاتی ہے جیسے کالے پانی جانے والے کی لیلا گودنے سے ہوتی تھی۔

جوالا مکھی ہنگ لاج کی ٹھری جانا جاتری کا بتلا دیتے ہین۔

مین کہان تک آریاورت کے دیوتاون کی اوبہت لیلا بیان کرون اور کب تک اونکی دُردسا
کہون ایک مرا تب آپ سیر کرکے ملاحظہ کرین تب معلوم ہو کہ کیسے چتر بچتر دیوتاون کے
در و دیوار پر نکالے جاتے ہین اور کیا کیا سوانگ اور سروپ بنائے جاتے ہین۔

یہ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ بسوکرمان کے یہان ہاتھی گھوڑا رتھ تھوڑے ہین اور شنکرم فٹن
بگھی سیج گاڑی اونٹ گاڑی وغیرہ سواریونکی بنانے کی لیاقت نہین ہے ورنہ دیوتا چوہے
بیل بھینسا مور ہنس سنگھہ پر کیون سواری اختیار کرتے اور بعضے بعضے پاپیادہ کسواسطے
پھرتے اسقدر معروضات کے بعد مین خاموش ہو کر بیٹھ گیا۔

مشورہ اندر مہاراج بغرض طلبی دیوتہا

اوسوقت راجہ اندر نے بمشورہ سری متی اندرانی تجویز فرمایا کہ سب دیوتون کو طلب
کرکے باتفاق رائے یکدیگر ایسی تدبیر کیجائے کہ افلاس دیوتہا دفع ہو اور رواج
مروجہ آریاورت کی بابت ترمیم و تنسیخ عمل مین آوے چنانچہ دارک بہلیان بطلب
لمبودر مہاراج روانہ کیا گیا اور حکم دیا گیا کہ رتھہ پر سوار کرا کے جلد پہونچاو توقف اور

تعویق کو کام مین نہ لاؤ چنانچہ مہاراج موصوف تشریف لائے اور کاغذ قلم دوات ہمراہ لائے
راجہ نے ارشاد فرمایا کہ احکام ضابطہ و قاعدہ بمطابق جمیع دیوتہا اجرا کرو اور لکہدو کہ جلسہ عام
بہتی بہادون بدی چوتہ کہ جسکو تیہر چوتہ کہتے ہین مقرر کیا گیا ہے کاغذ پہونچتے ہی معہ لواحقین
و توابعین تشریف لائین اور ما حضر طعام تناول فرمائین تجویز بہبودی دیوتا عمل مین آویگی اور
روبکاری ہر کرد مہ کیجاویگی۔
بہ تعمیل حکم عالی گنیش جی مہاراج نے اول سمن بمطابق جوگنی دوساسول اجرا کیے اور رقم کیا کہ
سمن دیکھتے ہی تم لوگ اپنی اپنی جگہہ کو چھوڑکر حاضر ہو تاکید مزید جانو۔
نامبردگان حاضر آئے اور عرضداشت تحریر کی کہ تعمیل حکم حضور بسر و چشم قبول و منظور ہے الا ہمارے
آنے سے مہورت چنتامن کا مصنف اور تمام ملکون کے برہمن و بہڈری و جوتشی نان شبینہ
کو محتاج ہو کر ہارے اور حضور کے حق مین بد دعا کرینگے آئندہ جو رائے عالی ہو عرضداشت
پہونچتے ہی وارنٹ گرفتاری بصحبت خاص برداران بہیجا گیا اور حکم دیا گیا کہ تمام قرابت
و سیارہ و دگپال و جوگنی کو گرفتار کرکے حاضر کرو معًا حاضر آئے روبکاری ہوتے ہی حکم
سُنایا گیا کہ دساسول و جوگنی کو بجرم عدول حکمی و راہ کیت کو بجرم انحراف ہدایت قانونی
پہانسی دیجاوے کیونکہ انہین بدمعاشان کی تہانگداری کے باعث مہارانی وکٹوریہ قیصر ہند
نے کروڑہا روپیہ صرف کرکے ریل گاڑی جاری کرائی تاکہ کوئی شخص جانے کیوقت پابند وقت
کا نہ رہے جو وقت گاڑی کی روانگی کا مقرر کیا گیا ہے پابندی وسکی ہر فرد بشر کو لازم ہے
یہہ لوگ اب بہی مانع آیندروندگان کے ہین پس بموجب تعزیرات ہند بپاداش جرایم صدر
مستوجب سزاے مندرجہ بالا کے ہین۔
اوسوقت دساسول اور جوگنی نے استدعاے معافی قصورات کی کی اور ہاتہہ
باندہکر عرض کیا کہ آج سے ہم دسون دساؤن کو چھوڑکر سواے برہمن چیتری بیس تمام
قومون سے مستعفی ہوتے ہین اور یہہ بہی عرض کرتے ہین کہ انکین سے بہی جو لوگ

آریا جینی سراوگی نانک پنتھی کبیر پنتھی برہمو ہین اونکو کبھی مانع و مزاحم آمد شد نہ ٹرک و آڈر راستہ ہائے ہونگے اور اگر ان قومون کو بھی چھوڑ دیا جائے تو ہماری اولاد کیا کھیتی کرکے پیٹ بھرے گی راجہ نے کہا کہ کوئی ضرورت تمہاری اور تمہاری اولاد کی نہین ہے بلا عذر دار پر کھینچ دیجاوین تب تو برہسپتی نے سماجت کرکے اور فعل ضمانت دیکر سبکی جان بخشی کرائی۔

احکامات بطلب دیوتہا قلمبند ہوکر اجرا ہوئے

گنیش جی مہاراج نے اول ایشر پرماتمان کا دھیان کرکے دم زدن مین کاغذات تحریر کرکے عریضہ بحضور وسن مہان بڈیا۔ اور خریطہ بخدمت برہما شن مہیش و خطوط موسومہ آفتاب و ماہتاب شقہ بنام گنگا وغیرہ دریاؤن و رقعہ موسومہ ہماچل وغیرہ پہاڑون و اطلاعنامہ جات بنام چوبیس اوتار و حکمنامجات باسم بیر بہدر و کال بہیرون وغیرہ و پروانجات بنام دگپال و لوکپال وغیرہ و نوٹس باسم ہر کہ ومہ دیوتہا تحریر کرکے اونچاس بایو کو حوالہ کیئے کہ دم زدن مین کاغذات پہونچا کر اور جواب شافی لیکر واپس آے جیسے ولایت کی ڈاک کا بوٹ و ڈرتار آتا ہے

تشریف آوری دیوتہا حسب ذیل ہوئی

دیوتہا نوٹس پہونچتے ہی ایسے دوڑے جیسے نمایش کے میلہ کو تماشبین اور ان چیتہ کو بھکشک دوڑتے ہین۔

وسن مہابدیا سنگہ پر سوار برہنہ تلوار ہاتھ لگائے سر کے بال چہٹکائے چوسٹھہ جوگنی ساتھہ کہپر لیے ہاتھہ جابراجین۔

بھولاناتھہ برہنہ بدن مستک پر لگائے سرخ چندن بسمی لگائے سرپ لٹکائے نادیا ناتھہ پر سوار ہمراہی مین بہوت پریت پشاچ گیک گانجے کا دم ببیم پلاتے ہوئے ہر ہر کرتے ہوئے آپہونچے پار بتی جی بجیا کا سامان باندھے صافی تو بنی لیکر وارد ہوئین ایکاسس

رُودرُ معہ بیر بہدّر وسوام کارتک دو اوس جوت لنگ معہ کال بھیرون کپال بھیرون تشریف فرما ہوے بشن جی معہ اشٹا بسو گرڑ پر سوار لچھمی جی خدمت مین حاضر برہماجی معہ سابتری ہنس برمعہ فرزندان و نورچشمان رونق افروز ہوے دوازدہ پرجپتیا معہ عیال و اطفال وارد ہوے چوبیس اوتار معہ عزیز اقارب یدہارے بارہ آفتاب با برادران و خویشان آئے ماہتاب معہ ۲۰ نچھتر و نوگرہ و جملہ ثوابت سیارہ و قطب شمالی و جنوبی نزول فرمائے محفل ہوئی اشٹ بھوجا درگا وستیلا اپنی اپنی سواری پر وجمراج بھینسہ پر دیشکر و بھوپال وغیرہ تالاب سبر جو و گھاگرہ وغیرہ دریا و نربدا و سون بھدرا وغیرہ ندہ و بہاگرتی و گوداوری وغیرہ گنگا و جمنا و کالندری وغیرہ مہان ندی و بندھیاچل و ہماچل وغیرہ پہاڑ و کاشی و پراگ آدی تیرتھ و نقرہ و طلا وغیرہ دہات و پیپل و بڑ آدی درخت و مانک و پکھراج آدی جواہر و چمن و بہار و دراج آدی رشی و نارد و بلیست آدی منی و سنکادک و سنک وغیرہ سیناپتی پرم ہنس موجود ہوگئے جملہ ۹۹ کروڑ دیوتا کا مجمع جمع ہوا اسقدر کثرت ہوئی جیسے رام اور راون کا لشکر اکٹھا ہوا تہا معترض نے سوال کیا کہ اب دیوتون کی تعداد بہت بڑھ گئی ہر جواب دیا گیا کہ جیسے ہندوستان مین خانہ شماری اور مردم شماری کی ترقی بہ نسبت زمانہ سابق ہے دیوتاون کی افزونی ہونا کیا غیر ممکن ہے۔

انتظام دعوت

راجہ نے ہر ایک دیوتا کیواسطے علی قدر اوسکے مراتب و لشکر و خواہش کے مکان اور بھوجن کا سامان مہیا کرایا۔

دس مہابدیا اشٹ بھوجا کالکا چامنڈا امبکا امبالکا بگلا مُکھی وغیرہ کو پلاو کوفتہ سری کلیجی کباب دال بُھنی ہوئی نمکین شراب رم برانڈی دو اتشہ ٹھرہ معہ دیگر سامان خوردنی پوری کچوری وغیرہ پہونچائی درگا مہمائی نے سامان دیکھتے ہی فرمایا کہ اسقدر سامان سے کیا سیری ہماری ہو سکتی ہے اندر کو خبر نہین ہے کہ نو درگا مین کروڑون بکرے

ہزارون بھینسے لاکھون بوتل شراب مہوہ ٹھرہ دوبارہ راسی کھاپیکر آسودہ نہین ہوتی ہون
تب مری مایا پہیلاتی ہون اور ہزارون منش چٹ پٹ کردیتی ہون کیا ہمارا مضحکہ کیا ہے
چنانچہ راجہ نے اوسیوقت اسقدر سامان پہونچایا کہ جیسے راجہ راون اپنے براد کمبھکرن
کیواسطے چھ ماہ مین جمع کیا کرتا تہا اور کمبھکرن ایکدن مین کھا پیکر چھ ماہ کو سوتا تہا۔
علیٰ ہذا بشن جی کیواسطے پوری کچوری نان خطائی لڈو پیڑہ بالوشائی اور انواع اقسام
کی مٹھائی پہونچائی مہاراج نے کہلا بہجا کہ راجہ کو ہماری خوراک معلوم نہین ہی متہرا
بندرابن مین برہمہ اوتشب کا سامان میرا کلیو ہوتا ہے اور تمام دنیا کے مندرون کا
کھانا کھاکر سیر نہین ہوتا ہون گرسنہ رہتا ہون الغرض راجہ نے کروڑون من مٹھائی
لڈو جلیبی روانہ کرائی۔
بھولاناتہ جی کیواسطے سیکڑون بھنگ کی گاڑی اور ہزارون دہتورہ کے ٹوکرے اور
لاکھون گانجا سے لدے ہوئے بھینسے اور مرچ مصالحہ عمل تیجے کو اور ما بقی بھوجن کا سامان
معہ پکوان روانہ کیا۔
برہماجی کیواسطے چار قسم کے کہانے کھٹے میٹھے پھیکی چرپری کہ جو چارون موتہہ سے مزہ
جداگانہ سمجھین دئیے گئے آفتاب کو شیر برنج اور ماہتاب کو جغرات نوگرہ کو مونگ کی مسور
کی چنے کی ماش کی دال دلوائی گی۔
سری کرشن جی کیواسطے ماکھن مصری اور گنیش جی کو لڈو موتی چور کے بیسن کی دل کے
مصری کے پہونچائے گئے اور دوب گہاس۔
مہاراجہ رام چندر کیواسطے دعوت شاہی کا سامان اور باون پرسرام دتاتری وغیرہ کو
گدائی طعام کہلوایا گیا نرسنگھہ جی مہاراج کو اونکی طبیعت کے مطابق اور دہرم راج
وجمراج کو اونکی خواہش کے موافق تربت کرایا گیا مچھہ کچھہ کو دریاؤن مین اور باراہ جی کو
شہر کے باہر چھوڑ دیا گیا کہ اپنی اپنی رنبی اور خواہش کے موافق تناول فرمائین اور پس خوردہ دیوتا کہا وین

سواریون کو کھانے اور دانے کا انتظام بہت عمدگی سے ہوا۔
جب سب دیوتا اپنی اپنی طبیعت کے لایق کھانیسے فارغ ہوگئے عطر پان کیا گیا اور مالائے گل ور گلو پہنائے گئے شب خوابی کی ارام کا انتظام پیش نظر ہوا ہر ایک کو پلنگ چارپائی تخت چوکی مسہری چھپر کھٹ گوئی ارام چوکی علے قدر ضرورت ہر ایک کے مکان مین بچھائیگئین بشن مہاراج کیواسطے کمرہ فرش فروش جھاڑ ہانڈی فانوس سے آراستہ و پیراستہ کیا گیا۔
بھولاناتھ کو اسمشان بتلایا گیا دس مہابدیا کو باغیچہ جو نسٹھہ جوگنی اشٹ سدھی کو حفاظت کیواسطے تعنات کیا گیا چوکھے بابا کو کمرہ مین ایسا دریچہ بتایا گیا کہ سر اونکا باہر لٹکتا رہے تاکہ سوتے وقت مونچھ دب نجائے اور حبس دم ہو کر نوبت بنوع دیگر نہ آئے مچھہ کچھہ کو ٹپنسکر آدمی تالاب اور لچھمن نارائن کو چھیر ساگر مین جگہہ دی گئی پرسرام و باون کو گوپہا اور براہ کو پہاٹا بنوایا گیا مہاراجہ رام چندر کو گدیلہ مخمل کاشانی اور سری کرشن چندر کو توشک زردوزی و بانات بچھائی گئی گنیش جی مہاراج کو کودون کا پیال۔
جب سبکے استراحت کا انتظام ہو گیا ہرکارہ بہیجا گیا کہ جملہ دیوتا ٹھیک ۱۲ بجے رات امیوری کے دیوانخانہ عام مین تشریف لائین چنانچہ حاضر آئے اور علی قدر مراتب سب اپنی اپنی جگہہ پر بیٹھے۔

تجویز پریسیڈنٹ ہوئی

نمبر ا۔ اول گنیش جی مہاراج نے کھڑے ہوکے ایشر پرارتھنا شروع کی کہ ہے پرم پتا پرماتما تو ہمارے دُکھ درد بھوک پیاس کی جانتا ہے اور ہمارے واسطے سناتن سے نئے نئے انتظام کرتا ہے تیری کو بارم بار نمسکار ہے اسقدر بیان کے بعد پانون ڈگمگانے لگے دہوتی کہسلنے لگی مہاراج نے ہاتھہ سے تہام کے یہہ کہا کہ آپ صاحبان کو اسغرض سے تکلیف دی گئی ہے کہ دیوتون کو فی الحال افلاس نے گھیرا ہے اونکی ادنتی کی بابت تدبیر فرماوین اور جو جو امور لایق انکشاف ہون اونکو بلا پس و پیش اظہار کرین سو بنا بر

تصدیق بیانات ممبر و سبہا پت تجویز کرلینا چاہیے۔

نمبرا۔ مہاراجہ اندر نے عرض کیا کہ ہماری دانست مین جگناتہہ راے جی کو سبھاپتی کرنا چاہیے کیونکہ نہ پانون سے چل سکتے ہین نہ ہاتھون سے کچھہ کر سکتے ہین اور اب وقت ہاتہہ پانون ہلانے کا نہین ہے ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند کی سلطنت ہی وہ حکمت عملی سے کام کرینگے اور اپنی پوری کے موافق کہان پان کا انتظام اجرا فرماوینگے۔

نمبر۲۔ جگناتھ راے جی نے کہا کہ اس مسند کے لایق چو مکہے باباجی ہین وہ چار مکھہ سے سمجھا سکتے اور شرت اسمرت سے دلیل کر سکتے ہین اور سب مین بزرگ ہین۔

نمبر۳۔ برہما جی نے کہا کہ مہشاسُر مردنی پریسیڈنٹی کے لایق ہے کیونکہ جگت ماتا ہی وہ دشمنونکا رکت ایسے نوش کرجاویگی جیسے زمان پیشین مین رکت بیج کا پیا تہا اور شمبہو نشمبہو کو جنگ کے وقت پس پا کیا تہا۔

نمبر۴۔ مہشاسُر مردنی نے کہا کہ اس مسند کے لایق چار بھجا دہاری بشن جی ہین یہہ ہمیشہ سے دیوتاون کی خاطر راچھیون سی جنگ کرتے رہے ہین اور انکے ثانی مدبر ہماری نگاہ سی نہین گذرے۔

نمبر۵۔ بشن جی مہاراج نے کہا کہ ہمارے بہولاناتہہ جی اس عہدہ کو مناسب ہین اگر دشمن زبردست ہونگے حضرت تیسرا نیتر کہول کر بہسم کردینگے یا چلو مین الّو بنادینگے۔

نمبر۶۔ بہولاناتہہ جی نے کہا کہ تیسرا نیتر کہولنا میرے اختیار مین نہین ہے پرماتما کی ہے کہ تمام سرشٹی کو بہسم کردیگا اس جگہہ کے واسطے پرسرام جی جوگ ہین کیونکہ عالم عابد شجاع تیرانداز کامل ہین اور اپنے کُٹہارے سے سبکو ٹھیک کر سکتے ہین جیسے کہ کسی زمانہ مین چھتریونکو کیا ہے اب دشمنون کو نربیج کرینگے مجکو نشہ مین خبر نہین رہتی ہے۔

نمبر۷۔ پرسرام جی نے کہا کہ اس جگہہ کو سینچر دیو کافی ہین اونکی درشٹ سے دشمن نابود ہوجاوینگے کوئی ضرورت کُٹہار چلانے کی نہ پڑیگی بے محنت مطلب برآمد ہوجاویگا۔

نمبر۸۔ سینچر دیو نے کہا کہ جمراج اس مسند کو عمدہ ہین کیونکہ قابض الارواح ہین جلادون

کو حکم دے کر دشمنون کی روحونکو فوراً قبض کرالین گے۔

نمبر۹۔ جمراج نے کہا کہ بدون وعدہ ایفا ہوئے ہم کسی کا کچھ کر نہین سکتے ہین اس خدمت کو سورج نارایں انسب ہین وہ اپنے تیج سے دشمنونکو جلا اور بھگتونکو جلا سکتے ہین۔

نمبر۱۰۔ سورج نارایں نے کہا کہ اس مسند نشینی کو باون جی بہت مناسب ہین کل فلیلا فطرتاً انہون نے دیوتاون کیواسطے فقیری اختیار کی راجہ بل کی سلطنت برباد کی سکرا چاریہ کی آنکھ پھوڑی اب جونکرین سو تھوڑا ہے۔

نمبر۱۱۔ باون مہاراج بولے کہ اس مسند کو شکتی جی سب سے بہتر ہین یہ جسوقت دشمنونکے بدن سے شکتی کھینچ لین گے ازخود سب مطیع ہو جاوینگے اور رہا کرینگے۔

نمبر۱۲۔ شکتی جی نے کہا کہ اس مسند پر بیٹھنے کو سیتلا جی بس ہین کہ مخالفون کی اولاد کو جی نے ہی نہ دینگی چیچک مین مرنے کا نام ہوگا اور دیوتاون پر ٹھنڈا ہاتھ پھیر دینگی۔

نمبر۱۳۔ سیتلا جی نے کہا کہ اس کام کو باراہ جی جوگ ہین انہون نے قدامت سے دیوتاون کی رکشا کی اور زمین کو بار ثانی فرش کیا ہے۔

نمبر۱۴۔ باراہ جی بولے کہ مہاراجہ رامچند سبطرح لایق ہین اس مسند پر اجلاس فرماوین توزیبا ہے اور بل بدھی پراکرم انکا معروف ہے محتاج بیان نہین کوئی کام خلاف دہرم شاستر نہین کرینگے کیونکہ مرجادا پرشوتم ہین۔

نمبر۱۵۔ سری رام چندر جی بولے کہ اس اجلاس کیواسطے گنیش جی مناسب ہین سب کام مین اول یہ بولائے اور منائے جاتے ہین زود قلم خوش نویس تیز فہم ہین۔

نمبر۱۶۔ گنیش جی نے کہا کہ مین دایم المرض ہون چلنے پھرنے سے معذور ہون خوش نویسی اور زود نویسی امر دیگر ہے اس جگہہ کو نرسنگہہ جی کو مقرر کرنا چاہیے کہ جسکی صورت ہیبتناک ہے دشمن فنا ہو جاوینگے۔

نمبر۱۷۔ نرسنگہہ جی نے کہا مین کیا خواندہ ہون اس مسند کیواسطے نارد جی جو ہرفن مولی ہین مقرر کیجاوین تو عمدہ ہے

نمبر۱۸- نارد جی نے کہا کہ ہمارا کام لڑا دینے کا ہے اور دور سے تماشا دیکھنے کا ہم سیاست مدنی کیا جانین اِس جگہہ کو سیش جی مہاراج عمدہ ہین۔

نمبر۱۹- سیش جی مہاراج نے کہا کہ ہماری سری کرشن جی کے سامنے نہین چلتی ہی نہ اونکے برابر ہمکو عقل ہے لچھمن کا جب اوتار ہمارا ہوا رام چندر کیخدمت کی کا مدیو کا جب قالب ہمارا ہوا کرشن جی کی متابعت اِس جگہہ کو لچھمی جی کافی ہین کیونکہ تمام جہان انکے بس مین ہے۔

نمبر۲۰- لچھمی جی نے کہا کہ جب عورتین اجلاس کرینگی تو مرد کیا ساڑی پہنین گے ہماری راے مین سری کرشن جی سب لایق ہین اونہون نے بہت ماکھن مصری چورا کے کھاکے قوت حاصل کی ہے اور سولہ ہزار ایکسو آٹھہ رانیان اور انگنت گوپیون سے مباشرت اومجامعت کرکے خوش کیا ہے پریسڈنٹ مقرر کیئے جاوین۔

نمبر۲۱- سری کرشن جی بولے کہ یہان کام عورتون کے خوش کرنیکا نہین ہو نہ کسیکی آنکھہ پھوڑنے کا نہ بھسم کرنے کا نہ رکت پینے کا نہ گٹھار چلانے کا نہ جلانے کا نہ جلانی کا نہ خاموش رہنے کا نہ چلانیکا نہ لڑنیکا نہ جھگڑنیکا نہ بس مین کرنیکا نہ لڑادینیکا نہ تماشہ دیکھنے کا نہ لکھنے پڑھنے کا ہے یہان کام سب کے معروضات سُننے کا اور سست بہ بچار کرنیکا اور تجویز کرنے اور رائے دینے کا ہے ہماری رائے مین مہاراجہ اندر کو سبھاپتی کرنا چاہیے کیونکہ سب دیوتون کے راجہ ہین اور اپنی رعایا کی بہبودی کے خواہان سب نے کہا واہ بہت ٹھیک فرمایا ہے۔

الغرض مہاراجہ اندر پریسیڈنٹی کے تخت پر جلوہ فرما ہوے اور اونکے چار نایب اور و مصاحب برہما بشنو مہیش سورج شکتی گنیش مقرر ہوے راجہ نے حکم دیا کہ اٹھارہ پوران اور رودرجامل وغیرہ تنتر و مہاتم تیرتھہ امرت لوک سے منگائی جاوین تاکہ راست باطل تحقیق ہووے چنانچہ سوت پورانک لیکر حاضر ہوا۔

پورانون کی قبوحات حسب بیان ذیل تہا

اول شیو پوران باچا گیا اوسمین لکہا تہا کہ سنسار کے رچنے کی مہادیوجی نے اچہا کی تب نارائن کو جل پر پیدا کیا اور نارائن کی نابہی سے کنول اور کنول سے برہما نمودار ہوے باہم بحث ہوئی کہ ہم دونون سے بڑا کون ہے تب ایک جوت لنگ ظاہر ہوا اوسوقت باہم بشن جی و برہما جی یہہ شرط ہوئی کہ جو شخص اِس لنگ کی آغاز یا انجام کی خبر لاوے وہ بڑا ہے چنانچہ برہما آسمان کو اور بشن پاتال کو روانہ ہوئے کسیکو پتہ نہ لگا دونون عاجز ہوکر واپس آئے بشن نے واپس آکر صاف کہدیا کہ مجکو تہاہ نہین ملی برہمانے جہونٹ کہا کہ مین اخیر دیکھ آیا ایک مادگاو و درخت کمودنی میری صداقت کے گواہ اور ماجرا کے شاہد حال ہین دونون گواہان نے شہادت کاذب اداکی تب مہادیوجی آئے اونہون نے کہا کہ تمکو بنا بر پیدایش عالم بہیجا تہا تم کس واہیات مین مبتلا ہو گئے تب برہمانے کہا کہ ہمارے پاس ساگری نہین ہے ہم کس شئے سے سرشٹی اوتپن کرین مہادیوجی نے بہسم کا گولا دیا اور کہا کہ اِس سے مخلوق بناو چنانچہ اوس بہسم کے گولے سے برہماجی نے پیدایش عالم کی کی۔

اوسوقت سبہاپتی نے مہادیوجی سے پوچہا کہ کیون جی جب سواے جل کچہہ نہین تہا تم بہسم کا گولا کہان سے لائے تہے اور مادگاو و درخت کمودنی کس پر تہے اور آپکا لنگ کاہے پر استہاپت ہوا تہا اور آپ کہان براجمان تہے مہادیوجی نے کہڑے ہوکے عرض کیا کہ ہے سبہاپت مجکو اِس پوران کی تصنیف کی آج خبر ہوئی ہے ذرا آگے توپڑہ کر دیکہیے مجکو تواس پوران کے مصنف نے پانی کا چشمہ یا نپ بنادیا ہے اور گنگا بہاگیرتہی ہردم میرے سر سے بہادی ہے بچار تو کیجیے کہ اگر میرے سر مین دریاے قلزم بہرا ہوتا تو کیا آپ کی محفل بیٹہی رہنی سکتی معلوم کس دیپ کو بہی چلی جاتی اور تو سوچیے کہ میرے بارہ جوت لنگ قرار دیے ہین اونکے بڑے بڑے مندر بنائے ہین جن مندرون مین دن کو

بدون چراغ لگائے لنگ نظر نہین آتا ہے اور ایسا ہی حال رودر جابل وغیرہ منترون کا ہے
جنے ایک نہین بنایا مین اپنے نشہ مین چکناچور رہتا ہون مجکو بنانے اور بگارنے سے کیا
مطلب تہا آپ میرے کلنک کو جو شیو پوران کے بنانے والے نے لگائے ہین اور میرے نام سے
منتر جو زبان کی چٹورون نے بنائے ہین دور کرین۔

پاربتی جی نے کہا کہ میرے باپ کے بکرے کا سر لگایا ہے اور میرے پت کی پوجا کیوقت بکرے
کی آواز سناتے ہین اور مجکو چڑاتے ہین اس سے میرے کو ندامت اور میرے پتا کی سخت
بے عزتی کر رکھی ہے آپ نیائے کرین۔

اسکے بعد بھاگوت مہاپوران پڑہا گیا اوسمین رقم تہا کہ بشن جی کی ناہی کنول سے برہما اور برہما کے
دہنے پگ کے انگوٹھے سے سُنبہو منو اور بائین پگ کے انگوٹھے سے ست روپا رانی اور للاٹ
سے رُودر اور مریچ آدمی دس پُتراون سے دس پرجاپت اونکی ۱۳ تیرہ لڑکیونکا بیاہ کشپ رشی سے
ہوا اون لڑکیون مین سے دت سے دیت اور دنون سے دانو اور ادت سے دیوتا اور
بنتا سے پکشی اور کدرو سے سرپ اور سرما سے کُتے وشغال و دیگر عورتون سے ہاتھی گھوڑا
گدہا شتر شیر و درخت وغیرہ پیدا ہوئے۔

بشن جی سے جواب طلب کیا گیا کہ یہہ پیدایش عالم کی صحیح ہے بشن جی نے عرض کیا کہ ہے
سبھاپتی آپ غور تو کرو کہ مرد عورت کی مجامعت سے انسان پیدا ہوتے ہین اس مین تو
انسان کے جماع سے سرپ شیر وغیرہ جانور درند وگزند بہی پیدا ہوئے ہین سو اگر شیر و سرپ
پیدا ہوتے تو اپنی مان باپ کو نہ کہا جاتے اور بینتو پکشی اوتپن ہوتے تو اب بہی پیدا ہوا کرتے۔

سری کرشن جی بولے درحقیقت میرے کو سارق زانی دغاباز اسمین لکہا ہے غور تو کیجیے
کہ نو لاکہہ مادگاو میرے گہر موجود ہوتے کسی غریب کے گہر جاکر ماکہن چوراتا اور دہی ڈہلکاتا
اور بال اوستہا مین کہ جب کام بہی اوتپن نہوا تہا جوان العمر مستورات سے زنا کرنا اور
کبجا نامی کنیزک راجہ کنس سے مباشرت کرکے اپنے نام اور خاندان کو بٹہ لگاتا مصنف اِس

بھاگوت پوران کا بڑا لغوی تہا لکھا ہے کہ اکرور بایو کی بیگ کی سمان دوڑنے والے گھوڑون
کی رتھہ پر علی الصبح سے سوار ہو کر متھرا سے گوکل کو روانہ ہوا اور غروب آفتاب کے بعد گوکل پہونچا
چار میل مسافت طے کی بہلا کیا راستہ بہول گیا یا اثنا راہ مین سو رہا اور دیکہیے پوتنا کا سر چہہ
کوس چوڑا اور بہت سا لمبا لکھا ہے کاتب سے دریافت کرنا چاہیے کہ وہ رہتی کس مکان
مین تھی اور مکان بہی ایسا ہوگا جسکا دروازہ چہہ کوس سے زیادہ چوڑا ہوگا اچھا جب مینے
مارکر گرائی تھی گوکل اور متھرا کے درمیان کے آدمیون سے کوئی زندہ بچا تہا یا سب چکناچور
ہو گئے تھے جب کچھ بہی نہ مرا تو پوتنا کا اِسقدر جسیم ہونا کوئی عقلمند باور کر سکتا ہے ہرگز نہین -
باراہ پوران بہی پیش ہوتے ہی باراہ جی بول اوٹھے کہ ہماری پیدایش برہما جی کی ناک سے رقم ہے
بہلا سمجھو تو سہی ناک کیا ہوئی ہماری قوم کا بہاٹا ہوئی جو اوسمین باراہ بہرے ہوئے ہین اور
لیجیے کہ ہرن ناچہ زمین کو مثل چٹائی لپیٹ کر پانی مین لیگیا اور سرہانے دہر کے سو رہا سو کیا
زمین مثل بوریا ہے اور کوئی زمین کو لپیٹ سکتا ہے اور زمین لپیٹ سکتی ہے اس عبارت
سے یقین ہوتا ہے کہ بہوگول کی حقیقت سے اسکا مصنف ناواقف تہا خیر مینے زمین کو اُسکے
سرہانے سے نکال کر مونہہ مین رکھ لی اور اوپر لایا اون عقل کے دشمنون سے پوچھنا چاہیے
کہ پانی کاہے پر تہا جس پر سے زمین کو نکالکر لایا اور ہرن ناچہ کاہے پر سویا تہا اور مین کس کے آدہار
پر تہا اور کسطرح کا ہے پر جنگ ہوئی تہی سے سبہا بہت آپکو عقل سے کام لینا چاہیے اور دیوتاؤن
کی بُرائیون کو دور کرنا -
نرسنگہ پوران کا ذکر ہوتی ہی نرسنگہ جی سامنے آئے اور کہنے لگے کہ جن شخصون نے
پہلاد کو کرانگی کہتا اور آگ مین ڈالنے کی حقیقت اور کہمبہ گرم سے چپٹانی کی بابت اور
اوسی کہمبہ سے میری پیدایش وغیرہ رقم کی ہے اونکو پہاڑ سے گراکر اور خوب جلتی ہوئی
آگ مین ڈالکر اور کہمبہ گرم سے چپٹا کر دیکہو اگر وہ نہ مرین نہ جلین تو اس پوران کو صحیح مانتا
ہون اسکی غلط بیانی کا اور بہی ثبوت پیش کرتا ہون کہ جب ہرناکس کو مینے مار ڈالا پہلادسی

خوش ہوکر کہا کہ برانگ اوسنے اپنے باپ سے عفو گناہون کی بابت التجا کی مینے ایکس پشت اوسکی بیکنٹھ مین رہنے کو بردیدیا حالانکہ برہما کا بیٹا پرجاپت اور پرجاپت کی دو بیٹی ہرن کشپ ہرن ناچہ اور ہرن کشپ کا پہلا دجو تھی پشت تھی تو گویا تمکو غلط گو اس پوران کے مصنف نے ٹہرایا دوسرا ثبوت اور سنیے بہاگوت مین لکہا ہے کہ ہرن کشپ و ہرن ناچہ کا اوتار راون وکمبہ کرن ہوے اور پھر راون کمبہ کرن کا اوتار سسپال اور دنت بکر پیدا ہوے تو میرا بردینا متھیا ہوا سپ سبہاپت میرے الزام کا دور کرنا اب آپکے ذمہ ہے۔

گنیش پوران کا نام لیتے ہی لمبودر مہاراج بول اوٹھے کہ مصنفان پوران نے ہم پاک اور پتبر دیوتون کو دوش لگانے کی غرض سے من مانا لکہدیا ہے دیکھو تو سہی میرے ہاتھی کا سر لگا کر میرا پیٹ چھوٹے چھوٹے پانون لگا دیئے ہین اور میری پیدایش پاربتی جی کے میل سے رقم کی ہے اور یہ ہے کا باہن کہ جسپر ایک پیر بھی نہین رکھ سکتا ہون میرے واسطے رقم کیا ہے اور دو عورت رِدّھی و سِدّھی میری خدمت کو حاضر کی گئی ہین کہانیکو لڈو اور دُوب کی گہاس پرستش میری شبہہ کا رجون مین اول سو ہے سبہاپت میری بیماری کا علاج آپکے حیطہ امکان مین ہے۔

مچہہ پوران اور کچھ پوران دیکھے گئے اوسوقت مچھ و کچھ بولے کہ مرت لوک مین کرشن دوی پاین نامے برہمن جسکو بیاس بھی کہتے ہین اونہون نے ۱۸ پوران تصنیف کیے ہین اور اون پورانون مین مضمون ایک دوسرے کے خلاف اور دیوتاون کی اُستت و نندا اور پیدایش بے سرو پا رقم کی ہے اگر بیاس مہرشی منڈلی سے خارج کیجا دین اور یہہ پوتھیان واسطے گرم کرنے حمام ملکہ وکٹوریہ قیصر ہند کے بہجوادی جادین جیسے کہ اگلے زمانہ مین سلطان محمود کا حمام پوتھی پستک سے بارہ سال تک گرم ہوا تھا تب البتہ عرصہ کثیر مین یہہ بدنامی دیوتاون دفع ہو سکتی ہے بشرطیکہ چھاپہ خانون سے مچلکہ لیے جاوین کہ جو پوتھی کا مضمون بیدمقدس سے برخلاف ہوگا اوسکو ہرگز نہ چھاپین گے آپ صاحب خیال توکرو کہ ہم دریائی جانور مین

ہمکو آدمیون کے نفع نقصان سے کیا سود تھا جو ہمارے نام کے پوران رقسم کیے ہمکو اپنے ہم جنسون کی بابت تحریر کرنا لازم تھا

سبھاپتی کا ارشاد

پس ازان سبھاپتی نے فرمایا کہ جن جن دیوتون کو پوران کے مصنفون نے عیب لگائے ہین وہ اپنا اپنا ہاتھہ بلند کرین تاکہ یہہ امر متحقق ہو کہ اِس قدر اشخاص کو پورانون کی عبارت سے نفاق ہے سبھاپت کا حکم سنتے ہی سورج چندرمان آدی ستارون نے دہاگیرتھی گوداوری آدی دریاون نے دہانچل آدی پہاڑون نے ڈنڈھیل آدی درختون نے ہاتھہ بلند کیے اوسوقت سبھاپت نے کہا کہ پوران والون نے دیوتون کو مثل کٹھہ پوتلیون کے بنایا ہے اور تمسخر اور مضحکہ کی ساتھہ دیوتون کو نچایا ہے اور عجائب غرائب کہانی اونکی بنا کی آریاورت کے باشندون کو اپنی جال مین پہنسایا ہے اور اپنا اور اپنے پس ماندگان کا مطلب بنایا ہے اور بے ادبی اور گستاخی کے ساتھہ تیبر دیوتون کو دوش لگایا ہے لہذا بیاس جی طلب کیجاوین اور دریافت کیا جاے کہ ایسی ناجائز کارروائی باین بیحیائی کیون رقم کرائے کیا ہمارے دشمنون سے رشوت لیکے یا راچہسون سے سازراز کرکے بدنام کیا ہے یا آریاورت کے راجون کو بجانب عیاشی مایل کرنے کی غرض سے یا اپنے پس ماندگان کو بے محنت مال ہاتھہ آنے کی وجہہ سے یہہ کام کیا ہے نارد جی جائین اور بیاس جی کو بولا کر لاوین

بیاس کی طلبی کو نارد جی بھیجے گئے

نارد جی ڈنڈ کمنڈل لیکر بہومنڈل کو روانہ ہوئے اثناءراہ مین ہنومان جی سے بھینٹ ہوئی ہنومان جی نے سب حال مجلس دیوتہا دریافت کرکے پوچھا کہ دیوتون کی سبہا مین ہمکو بہی رسائی اور عرض معروض کی تاب توانائی ہے یا نہین نارد جی نے جوابدیا کہ عام

دربار ہے اور ہر اک کے بیان پر بچار ہے آپ شوق سے جایے اور اپنے حالات جو بیجا پوران والون نے رقم کیے ہون عرض فرمایے نارد جی رخصت ہوے۔

ہنومان جی کا بیان

ہنومان جی نے اپنی جسامت ایسی بڑہائی جیسے کہ سمندر پار جانیکو اور سیتا کی خبر لانیکو بڑھائی تھی الغرض دربار مین جا پہونچے اور عرض کیا کہ ہے سبھاپت مجھے تو پوران والون نے کیسری پتر سمجھکر بایو پتر لکھدیا ہے حالانکہ میری پیدایش رکھشیشر سے ہے اور میرا ٹیڑھا منھ کرکے بہت بڑی پونچھہ لگادی ہے اور تو سنو میرے نام سے ہنومان ناٹک نام گرنتھ رچدیا ہے مین ناخواندہ ہون عبارت آرائی کیا جانون کہتے ہین کہ ناخونون سے پتھر پر لکھا تھا اور پھر دریا مین پھینک دیا پھر دریا سے بحکمت ہم پہونچایا ہی آپ صاحب خیال تو کرین کہ مین سری رامچندر کا خدمت گار اور اونکے حکم کا فرمان بردار میری مشابہت بندر سی کی ہے بھلا بندر اور آدمیون سے کیا تناسب ہر میرا دعوے ہتک عزت و توہین کا ہوسکتا ہر یا نہین سبھاپتی نے فرمایا بلاشک۔

بیاس جی کی حاضری

چند منٹ مین نارد جی بیاس جی کو حاضر لاے سبھاپتی نے بیاس جی سے پوچھا کہ تم نے اٹھارہ پوران بنائے ہین اور اونمین دیوتون کو کلنک لگاے ہین سو بید کی کونسی رچا کے پرمان سے اور اوپ نشدون کے کون بیا کھیان سے اگر آپ جلد جواب شافی نہ دوگے اور برہان و دلایل سے اپنی بریت ثابت نہ کروگے تو آپ سے مہرشی پدوی چھین لی جاویگی اور آپ کی توہین سر دربار کیجاویگی بھگوان کرشن دوی پاین نے جواب دیا کہ مینے ایک بھی پوران نہین بنایا ہے اور نہ مینے کسی کتاب مین دیوتون کا مضحکہ

لکھا ہے اگر میرے ذمہ تحریر کرنا پورانون کا ثبوت ہوجاے اور شہادت جرم کی گذرجاے تو جو سزا اسیعا تجویز کرے قبول اور منظور ہے غور تو کیجیے کہ اگر مین پوران تصنیف کرتا تو کیا اپنی پیدایش کا حال ناقص طور سے لکھتا یہہ بہاگوت بوپ دیو نامی پنڈت کا بنایا ہوا ہے جسکے بہائی جے دیو نے گیت گوبند رچا ہے میرے بیان کے ثبوت مین ہما دری نام پوتہی موجود ہے منگا کر ملاحظہ کیجاوے دوسرے مہابہارت مین بمقام سبہا پرب سری کرشن جی نے مہاراجہ یدہشٹر سے فرمایا ہے کہ تاوقتیکہ جراسندہ بقید حیات ہے راجسو جگ آپ نہین کر سکتے ہو اور وہ ایسا شجاع اور بہادر ہے کہ جسکے خوف سے مینے بلدہ متہرا کی سکونت ترک کرکے بود و باش دوارکا کی اختیار کی ہے ہفتدہ مراتب مین وقت جنگ تاب مقابلہ لاکر رو بفرار لایا اور بہاگوت مین لکھا ہے کہ ۱۷ بار جراسندہ سری کرشن جی کے سامنے سے بہاگا یہہ تو وہ تحریر ہوی کہ مدعی سست گواہ چست اگر میری تصنیف سے بہاگوت ہوتی تو ایسا اختلاف ہرگز نہوتا یہہ اختلاف بیانی میری بریت کی دلیل ہے اور دیگر پوران کی تصنیف کی اصلیت یہہ ہے کہ برہسپت نامے ناستک جو گورو چارباک والون کا معروف و مشہور عالم ہوا ہے اوسنے خود اور نیز اپنے طالب علمان سے بغرض بدنامی دیوتا یہہ تصنیفات کرائی ہے مینے اپنے شاگردون کیواسطے بیدانت شاستر برہمہ سوتر نے کو اور بید بہاش و ایک قصہ مہابہارت کہ جسکی تعداد ۲۴ ہزار اشلوک کی ہے مرتب کیا ہے اگر ان کتابون مین کسی جگہہ مذمت دیوتا رقم ہو تو مین قصوروار ہو سکتا ہون۔

بالفرض اگر مین آپ صاحبان کے نزدیک بسبب اسکے کہ میرا نام لکہدیا ہے قصوروار و سزاوار ہون تو چار اشلوکی بہاگوت کا قصور ذمہ بشن جی عاید ہو سکتا ہے اور رکہنے رکہیشر اپنے نام کی پوران کے سبب سخت گنہگار ہین اور بریہ نارد پوران کی وجہ سے نارد جی اور گرڑ پوران کی تصنیف کی بابت گرڑ جی اور ہنومان ناٹک کے کارن ہنومان جی اور بہت سی پوتہیون کے باعث سری چندر شیکہر نیل کنٹہہ جی گنہگار ہین کیونکہ

اُنھون نے بہت سی کتھا اپنی عورت پاربتی جی کو سنائی ہے۔

چونکہ بیاس جی اپنی صفائی کے ثبوت کا بیان ختم کرنے نہین پائے تھے اور نظائر اور دلائل سے اپنی بریت اور شہادت سے اپنی قابلیت ظاہر کرنا چاہتے تھے سبھاپتی نے کہا کہ بعد بیان مدعیان ثبوت بریت داخل کرنے کا اختیار ہوگا اب جسکو جس قسم کا دعویٰ ہو بیان کرے

جمراج کا بیان بحوالہ چند کُتب

جمراج مہاراج عصا سے سر کو بی وکمند گرفتاری ہات مین لیکر ایستادہ ہوے اور عرض کیا کہ مین استعفا داخل کرتا ہون اور اپنے کار خدمت سے مستوفی ہوتا ہون خیال تو کیجیے کہ مین جس انتظام کیواسطے مقرر ہون شمہ اوسکا کرنے نہین پاتا ہون لاکھون روپیہ تنخواہ بابت ملازمان کو دیتا ہون مگر اونسے کچھہ کام نہین لے سکتا ہون کروڑہا روپیہ صرف کرکے انواع اقسام کی دوزخ طیار کرائی گئی اور جابجا نرک اور محبس اپنے اپنے طور طریق کے بنائے گئے سب خالی پڑے ہین صرف اونکے دروازون پر پہرہ چوکی کھڑے ہین بلکہ میرا محکمہ فضول ہے اور ایسی بیکاری سے مجکو بیکاری قبول ہے غور تو کرو کہ مین اپنے کلرک چیت گپت کے روزنامچہ کے مطابق ادر جیو کے اعمال وافعال کے موافق جب کسی گنہگار کی گرفتاری کیواسطے اپنے دوت قابض الارواح کو بھیجتا ہون تب شیو یا بشن جی کے دوتون سے فوجداری ہوجاتی ہے اور نوبت کشاکشی باہمی کی پہونچکر صورت عناد پیش آتی ہے۔

آج کل کے بگلا بھگت لمبے لمبے لگائے تلک گلے مین تلسی کا مالا لٹکائے چھاپ اور مُدراسی مستک اور آنکھین رنگاے ہزارون مہا پاپ اور سیکڑون جیون کا سنتاپ کرکے بڑے بیجبہ چاری سرگ کے ادہکاری ہو رہے ہین۔

اور بہو تیرے سری بیشنو لوٹیرون گی سمان جنکی کرتب بیکنٹھ کو اپنی ارث سمجھہ رہے ہین۔

اور ہزارون بلبھہ کل والے گوشائین اپنے کو سری کرشن مان رہے ہین اونکی چیلیان گوشائین جی کے ساتھ مجامعت کرنے کو اہو بہاگ مان رہی ہین۔

اور انیک اگھوری اور بام مارگی شراب مین رات دن مست اور عورتون سے مجامعت کرنے مین المست گوشت جنکی غذا اور مچھلی جنکے نشہ کی گنگ ہی اپنے کو مالک شیوپوری سمجھ رہی ہین اور خاکی نربانی مٹھہ دہاری نام کے اور کنہیا آچاری برہمہ چاری بُرد دہہ رام کے ہو رہی ہین کس کس کی کیفیت بیان کرون ایک شخص کی گت دیکھکر میرے چھکے چھوٹ گئے اور اس ناانصافی کو معائنہ کرکے میرے ہاتھہ پانون پھول گئے اور بالیقین جان لیا کہ یہان پوپابائی کا راج ہے عدالت اور نصفت یہان محض بیکار ہے حاضرین جلسہ ذرا دھیان دھر کے سنئیے کہ ایک روز مینے ایک مہاپاپی کو بنابر بہوچانے نرک کے طلب کیا اور دوتون کو اوسکی روح قبض کرنے کو حکم دیا دوت روانہ ہوے اتفاقاً وہ برای رفع حاجت بازار گیا تہا ہمارے دوت تجویز جان کندن مین تہے اندرین ضمن خوک صحرائی نے آکر زیر سرین اوسکے منھہ مارا وہ گرا اور بولا کہ ہارام سے مارا فوراً بشن کے دوتون نے آکر اسکو چھین لیا بوان مین سوار کرا کے بشن لوک کو لیگئے حتی کہ بشن جی تک فریاد پہوچائی گئی سماعت نہوئی اب فرمائیے کہ کیا تو اب اوسنے کیا جسکے جلدوی مین عفو تقصیرات فرمائی گئی اور تمام عمر کے گناہون کی سزا نہ دلائی گئی اور ایسے بہت سے پاپی اجامیل گنکا وغیرہ ہمارے ہاتھون سے چھین لے گئے اور بیکنٹھ کو بھیجدیے گئے تب سے ہمکو یقین ہوگیا کہ نارائن بشن بھگوان عقل سے خالی ہین ذرا یہہ تمیز نہوئی کہ اجامیل نے نارائن نامے اپنے بیٹے کو بولایا ہے مجکو نہین اور گنکا اپنے طوطا کو پڑھاتی ہے مجکو یاد نہین کرتی ہے آپ صاحب بھگت مال طلب کرکے ملاحظہ کرین تب معلوم ہووے کہ چور اور ڈاکو بھی بیکنٹھ کو گئے ہین بس جہان ایسا اندھیر کہاتا ہے وہان پر انتظام جمراج گادی کیواسطے کون بیوقوف جاتا ہے۔

اور ذرا گنگا لہری منگا کر ملاحظہ کریجیے جس آدمی نے ہمیشہ پاپ ہی کیا اور بھول سے بھی ایک مراتب گنگا جل پیا یا رنیکا منہ مین رکھ لیا یا گنگا جل سے ابپاشی ہوئی کسی چیز کو کھا لیا وہ ہماری تعزیر سے باہر ہو گیا اور جب سے نہر گنگ نکالی گئی ہے تب سے بالکل نوابی ہو رہی ہے کیونکہ جسقدر غلہ ابپاشی نہر گنگ سے پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اوسکو کھاتا ہے ہماری تحت حکومت سے باہر ہو جاتا ہے اور غلہ روم روس انگلینڈ چین ماچین تک چلا جاتا ہے اور گنگا کے سوا ے جمنا نربدا گوداوری سرجو گومتی گنڈکی شپرا وغیرہ دریاؤن کے مہاتم ایسے ہین کہ جل کے چھوتے ہی پاپیون کے پاپ ایسے اوڑ جاتے ہین جیسے تیر کمان کے ڈر سے کاگ اور مار نیوالون کے خوف سے باگھ بھاگ جاتے ہین ہمے سبھا پت مین کہان تک بے آبروئی گوارا کرون اور کس کس پوتھی پوران مہاتم سے لڑون ایکادشی مہاتم تو سن لیجیے ۲۴ ایکادشی کا پھل جداگانہ ہے اور دسمی سے لیکر دوادشی تک نئی نئی ترتیب برت کے علاوہ ہے اور کاشی مہاتم کہ جو مرے شیو بنے اور گیا مہاتم اور اونتی مہاتم کہ ان تیرتھون مین ہماری حکومت نہین ہے گویا جاگیر بشن جی و شیو جی کی ہے خیر سال کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہین کوئی دن ایسا نہین جسمین دو یا تین برت کا مہاتم نہو وہ مثل ہے سات بار نو ہٹ بار یعنے یکشنبہ سورج نارائن کے برت کا دن اور دوشنبہ چندرمان کا سہ شنبہ منگل کا چہارشنبہ بدہ کا پنجشنبہ برہسپت جی کا جمعہ شکراچاریہ مہاراج کا شنبہ سنیچر دیو کا برت معروف و مشہور بات ہے اور انہین دنون مین ۲۷ نچھتر کے برت کیے جاتے ہین اور بہت سے دیبی دیوتا بھوتیان بھو پال بنائے جاتے ہین انکے علاوہ پندرہ تتھہ سولہ دیوتون کو منقسم ہین اور ایک ایک تتھہ مین بعض بعض دیوتون کی شاملات ہے یعنے پروا دیبی جی کا برت اور دوج اسونی کمار اور سری چت گپت جی کے برت کا دن ہے اور تیج گوری کی چوتھہ گنیش جی کی پنچمی ناگون کے چھٹ سوام کارتک کی ستمی منیشرون کی اشٹمی رادھا کرشن کی نومی درگا جی کی دسمی دگپالون کی گیارس موکش مارگ والون کی دواشی باون جی کی تردسی مہادیو کی چودس نرسنگھہ جی کی اور اننت نارائن کی اماوس پتیرون کی پورنماسی چندرمان

اور بیاس کے برت کی دن مین مادرامی الزین سومتی اماوس گنگا دسمی کاتکی پونم اور مکر کمبھ کے میلے اور سنگت اور چڑہاوے کے جھیلے یہہ سب ہماری کارروائی کے دشمن ہین اور کاتک اور ماہ اور بیساکہہ پرات کال اشنان کیواسطے تخصیص کیے گئے ہین اور رام نومی کنہیا اشٹمی ہنومان جینتی شیو راتری ہمارے انتظام کے رخنہ انداز خیال تو فرمائیے کہ چوبیس دن ایکادشی اور چوبیس دن پردوش کو عدالت بند رہتی ہے ۱۰ یوم نو درگا جی کے برباد جاتے ہین پندرہ یوم پتر پکش خاص یوم تعطیل ہین اور جم دوتیا تو خاص یوم ایجانب کا ہر اسکی شکایت نہین ہے ان اکشے تیج ہرتال کا راد ہا نومی گوکل اشٹمی وغیرہ مزید ے از ان ہین اندنون مین جو لوگ مرتے ہین مجکو اور میرے کارپردازان کو ہر ایک دیوتا سے لڑنا اور جھگڑنا پڑتا ہے مگر دیوتون کے مقابلہ مین میرا کچہہ بس نہین چلتا ہے لہذا نوکری چھوڑ دینا مناسب جانتا ہون۔

بھلا ایسے ہرونگ مین کون نوکری کرسکتا ہے سُنیے تو سہی کہ ایک دن مہا بارنی پربہہ کے اشنان سے ایک منش کے تین کروڑ کُل مکت پا جاتے ہین پس نرک بالکل خالی ہو جاتے ہین اور یہہ ہی کیا حیرت کی بات ہے کہ دو اشلوکون نے تمام بید اور نیز دھرم شاستر کے لاکھون اشلوک کو غلط کر دیا اور کُل ہمارے دفترون کو ردی بنا دیا اور ہماری کارروائی روزانہ مین بٹہ لگا دیا اگر مین پولس کو رشوت دیکر ہردوار کا میلہ اور جگناتھ کا کلیوا اور بدری نارائن کی جاترا نہ ہٹا دیتا تو ایشر کو دوسری سرشٹی بنانے کو جیو بہم نہ پہونچتے ہے مہاشی کہان تک انہی پیداسا ؤن اور کیا کیا اندھیر آپ لوگون کے سامنے گاؤن غور تو کرو اور انصاف پر نظر رکھو۔

کوئی سفید مٹی کوئی پیلی کوئی سیام بندنی کوئی سفید چندن کوئی لال چندن کوئی گوپی چندن کوئی ہلدی کوئی کیسر کوئی رولی کوئی بندن ماتھے پر لگانے سے کوئی تلسی کوئی پیپا کوئی کنول کوئی رودراکش کوئی اسپٹک کی مالا گلے مین ڈالنے سے سرگ کو چلے جاوین کوئی سرادون کے

پڑون کے مالا کوئی ہنگ لاج کی ٹھری پہنکر ملک اپنی شیوپوری کو کرلین گے تو اب میرا اور
میرے ملازمون کا اور پہرہ اور چوکی اور جلادونکا کیا کام ہے۔ جہان ایسی اندھی سرکار ہے
اور بھولے بہالے راجہ مہاراج ہین کہ جسکے جی مین جو آوے اور جس لونڈیا کا جی چاہے چیلا
بنجاوے اوسکے اوپر مکت دیدے تو کیا تعجب ہی کہ چارپائی کے پائے گلے مین لٹکانیسے
اور پنالون کی مٹی ماتھے پر لگانیسے مکت ملے کیونکہ بھگت مال مین کوا کی بیٹ ماتھے پر پڑنے
سُننے ملی ہے اور اسمشان کی خاک چپڑنیسے ملتی ہے اور جس حالت مین شراب، مانس مچھلی تھین
مکت داتا سمجھا جاتا ہے ایسی موتیابند سرکار مین نوکری کرنا نہین چاہئے۔

آپ ذرا گرڑ پوران نکلوا ہیے گرڑ جی نے میرے کو اور میرے ماتحتون کو راشی خاین تحریر
کیا ہے اور آپ لوگون نے اور آپ کے بھگت لوگون نے مجھے اور میرے محکمہ کو طمعی لالچی
لکھ دیا ہے بھلا یہہ کیا عبارت ہے کہ آدمی تمام عمر عمدہ فعل کرے مرنے کے بعد بلا نسبت آپ
صاحبان کے تاوقتیکہ اوسکے ورثا شرادہ مین برہمنون کو نہ کھلاوین وہ پریت جونیسے چھوٹتا ہی
نہین اور جو آدمی جلایا نہ گیا ہو جب تک ناگ بلی نارائن بلی اوسکی نہ کیجاوے مکت ہوتا ہی نہین
واہ صاحب جس گنہگار کو اوسکے نتیجہ اعمال مین پاپیادہ چلانے کا حکم دیتا ہون اوسکے واسطے
جوتا بغل مین دبائے برہمن حاضر رہتے ہین اور جنکو دہوپ مین نکالنے کو کہتا ہون اونکے واسطے
چھاتا لیے موجود ہوجاتے ہین اور جنکو گرم ریت مین لٹانے کو کہتا ہون اونکے واسطے بچھاون
سرپر لادے مہابرہمن کھڑے رہتے ہین اور جنکو بھوکا رکھنا چاہتا ہون اونکو سیدھے کا
سامان اور سردیائی کا سبوچہ ہمارے یہان پہونچاتے ہین اور جن شخصون کو بموجب تحریرات
پوران کے بوجہ اشنان گنگا یا تیرتھ برت وغیرہ موکش ہوجاتی ہے یا پہلگوندی مین
پنڈ دینے سے یا گیاوالون کے سپھل بول دینے سے موکش ہوجاتی ہے اونکے بھی شرادہ
کا کہانا ہمارے کارپردازون کو پہونچانا پڑتا ہے ہے سبہایت میرے جی مین آتا ہے کہ
اول بیاس جی سے لڑون اور بعد کو گرڑ کی اوسکے خلاف بیانی کے بابت ناک پکڑون

دیکھو تو صبح مین اندھیرے مین جبو کو بھیجتا ہون آپکے برہمن ہانڈی چراغ رکھکے درخت مین لٹکاتے ہین اور اوسکا اوجیالا مردہ کیواسطے پہونچاتے ہین میری ایک چلتی نہین لہذا میرا استعفا منظور کیا جاے یا گرڑجی سے باز پرس کیجائے اور آج سے پوران اور مہاتم کی منسوخی کا حکم جاری کیا جاے اسقدر معروضات کے بعد جمراج بیٹھ گئے گرڑجی کی طلبی کیگئی۔ گرڑجی نے کھڑے ہوکے عرض کیا کہ سبھاپتی کی خدمت مین کوئی کلمہ نہین کہہ سکتا ہون مگر نائب اور مصاحب سے کہتا ہون کہ آپ صاحبان نے جمراج کی تیز کلامی پر کچھہ دہیان نہ دیا اور عدل کی طرف ذرا بھی التفات نہ کیا اور میری طلبی کا حکم دیدیا مخفی نہین ہے کہ مین پرندون کا راجہ ہون جیسے سبھاپتی کو دیوتون کی بہبودی ملحوظ خاطر رہتی ہے مجکو ہدایت نصیحت کرنا پرندون پر لازم تھی آدمیون کیواسطے ہدایت کرنا کیا ضرور تھا جو مین گرڑپوران کہتا اور اپنی اوقات گرامی کو بے سبب ضایع کرتا دوسرے میری زبان انسانون کی نہین کہ جو علم سنسکرت حاصل کرتا تیسرے میرے ہاتھہ نہین جو لکھتا چوتھی اس کتاب سے فائدہ نہ مجکو نہ میری رعایا کو ہان برہمنونکو ہے سو میری قرابت برہمنون سے نہین جو اونکے فائدہ کیواسطے رقم کراتا ذرا یہہ بچار نہ کیا کہ کسی خودغرض نے اپنے فائدہ اور مجکو بدنام کرنیکے باعث سے لکھا ہوگا۔

برن کا بیان

اسکے بعد برن مہاراج کھڑے ہوے اور کہنے لگے کہ انہین بیاس نے میرے کو کلار لکھدیا ہے اور شراب کو میری بیٹی قرار دیا ہے ذرا بھی نہ سوچا کہ میری بیٹی میری ہمشکل ہونی چاہیے شراب تو قند سیاہ اور مہوہ کا عرق ہے اور آپ ہی بتلایے کہ میرے کہنے مین کیا فرق ہے اور طرہ یہہ ہے کہ سمندر سے پیدا ہوی تھی اوسکو کہتے ہین من مانے زٹل قافیہ بھنگ کی ترنگ مین اوڑاتے ہین یا ہمارے دشمنون سے میل جول کرکے ہماری بدنامی کو کا غدر نگاتے ہین۔

سورج کا بیان

اِسکے بعد سورج نارائن سامنے آئے اور بڑے غیظ و غضب مین آکر فرمائے کہ ان بیاس سے دریافت کیا جاوے کہ جب ہم گھوڑے بنے تھے یا برہمن بنکے کنتی کے گھر گئے تھے تمام عالم مین پرکاش کون کرتا تھا یا اماوس کی رات بڑگئی تھی اور اونھون نے اس کتھا سے صرف مجکو ہی گالی نہین دی ہمارے مہابدوان اسونی کمار کو بھی گھوڑے کا پسر رقم کردیا میرا ارادہ تھا کہ بیاس پر ہتک عزت کا دعویٰ پیش کرون اور انکی سب قلعی کھولون سو آج معروض کا موقع ملا ہے اور میری توہین کی بابت سزا دینا اُنکو بجا ہے۔

دھرم راج کا بیان

اِسکے بعد دھرم راج اوٹھے اور کہنے لگے کہ مین اس بے عزتی کو کیونکر گوارا کرون میرے تو نام کو بیاس مہاراج نے لجا دیا ہے اور کنتی کے ساتھ مباشرت کرنیکا الزام لگا دیا ہی بھلا آپ صاحب بچار تو کرین کہ دھرم راج کی گادی پر جانشین ہوکے ادھرم کا کام کرونگا اور ادھرم کا کام کرکے دھرم راج نہ رہونگا۔

اسونی کمار کا بیان

اسکے بعد اسونی کمار کھڑے ہوے اور کہنے لگے کہ ہم حکیم دیوتا ہین پوران والون نے ہماری پیدایش گھوڑے سے لکھدی ہے اور درجہ ہمارا کمتر رقم کیا ہے بچار تو کیجیے کہ اگر مین آپ صاحبان کا معالجہ نہ کرتا تو آج تک اتنون مین سے کوئی زندہ نہ بچتا سب شربت ملک الموت نوش کرجاتے یا بستر پر مثل مضغہ گوشت پڑے پڑے ہاتھ پانون ہلاتے اِس سبھا تک ہرگز نہ آسکتے اِس ازالہ حیثیت عرفی کا دعوے کیا جاوے یا کیا۔

بسوکرمان کابیان

اسکے بعد دیوتاون کے معار بسوکرمان نے عرض کیا کہ ہماری صنعت و دستکاری محتاج بیان نہین سب دیوتاون پر اظہر من الشمس ہے اور عمارت ہماری ساخت کی پائداری اور کاریگری مین لاثانی ہے بھارت ورش مین اکثر چھوٹے چھوٹے مندر ہمارے نام سے مشہور کیے گئے ہین وہ محتاج مرمت ہین اسمین ہمارے نام اور کام کو بٹہ آتا ہے۔

نوگرہ کی عرض

اسکے بعد نوگرہ ہاتھ باندھکر عرض کرنے لگے کہ ہزارون ثوابت و سیارہ موجود ہین صرف ہم نو ستارون پر جوتش والون نے دوش لگایا ہے کیا ہمنے کسیکا کھیت کھایا ہے بچار تو کیجیے کہ ہم آسمان سے زمین پر نہین جاتے ہین اور ہمارے نام سے صد ہا برہمن کھا کھاتے ہین یہہ تو وہ مثل ہے کھیت کہاوین بندر باندھے جاوین کتیے آپ صاحبان اس نامی کا انتظام کرین

نرسنگھہ بھگوان کابیان

اسکے بعد نرسنگھہ بھگوان کھڑے ہوے اور کہنے لگے کہ مہا دیو کے بھگتون نے میری بڑی توہین کی ہے لکہا ہے کہ جب نرسنگھہ جی ہرناکش کو مار چکے اور غصہ فرو نہوا تب شیوجی نے سرب شالبھ پکشی راج کا سروپ دھارن کیا اور مجھہ نرسنگھہ کو پنجون مین دباکر اور لیگئے ہزار سال تک مجھکو لیکر اوڑتے رہے جب مین بہت حقیر اور ناتوان ہو گیا تب مینے سرب شالبھ پکشی راج کی استت پرارتھنا کی اور یہہ استت دارن سیتک کے نام سے آکاش بہیرب تنتر مین ابتک لکہی موجود ہے کہیے تو سہی یہہ سب گیتا چورون کے گہر لٹیرون کے سمان نہین ہین۔

مہاراجہ رام چندر کا بیان

نرسنگھہ بھگوان کے بچن کی تائید مہاراجہ رامچندر نے کی اور کہا کہ مرت لوک کے منش ایسے چھل سازی دغابازفتنہ انگیز ہین کہ جھبن ماتر مین سب کیسے کرائے کو برباد کرادیتے ہین دیکھیے تو مینے کس محنت اور حکمت اور شجاعت اور عقلمندی سے راجہ راون کو مارا مگر مرت لوک والون نے اوبہت رامائن بناکے میری سب طاقت ہمت کو دہول مین ملادیا اور میرے پسران کش لوکش کے سامنے مجکو اور نیز میرے برادر لچھمن کو ناچیز کردیا۔

چندرمان وسرستی کا بیان

پھر سرستی جی اوٹھین اور کہنے لگین کہ بیاس نے مجکو اور میرے باپ کو بڑا بھاری دوش لگایا ہے لہذا بیاس کی نسبت اور انکی تصنیف کی بابت تجویز معقول ہونا چاہیے پھر چندرمان ذاپنی غلط کلنک لگانیکو کہتا کہکر سرستی کے بچن کو مضبوط کیا۔

برہماجی کا بیان

اسکے بعد بوڑھے باباجی ناف سے نیچے ڈاڑھی ہلاتے ہوئے کہڑے ہوے اور فرمانے لگے کہ مجکو تو کنول کا کیڑا پوران کے مصنفون نے مقرر کیا ہے دیکھیے تو سہی جب مہاپرلے ہوگیا تھا تب جل کیسے بچ گیا تھا اور اوسمین ایک سرپ اور کنول اور اکشی بٹ کا درخت تہا تو اوسکی ادہارکی بہوم بہی ہوگی اور تہی تو مہاپرلی کیسے ہوسکتا ہے اسکے سوائے عجب مذاق کی بات ہیکہ جب ہم کنول کے پہول پر بیٹھے تھے بشن جی کے کان کے میل سے دو راکہس پیدا ہوگئے یہہ بات غور کے لایق ہے کہ کان مین میل تب جمع ہوگا جب ہوازمین کے پرمانون یعنے ریزون کو اوڑاکر کان مین جمع کریگی لیکن پرلی کال مین ہوا کا ہونا ناممکن ہے پہر مجکو ایسا کمزور اور بزدل بنایا کہ اون راکہسونکے خوف سے مین اندر کنول کے

گھس گیا بہلا کنول کے درخت کی لکڑی اور میری جسامت پر دھیان نہ دیا کہ یہہ امر ہو سکتا ہی
یا نہین اب زیادہ تعجب انگیز یہہ بات ہی کہ اون پچسون سی جو بشن جی کے روبرو مچھر کی سمان تھے
کیونکر کان کی میل سے بنی تھے اور کان مین میل رتّی دو رتّی خواہ ماشہ دو ماشہ ہوگا کچھہ دس بیس گاڑی یا
سو دو سو ٹوکرے نہوگا جسکی بہت بڑی جسامت کہ بنے تھے چیز جو تھوڑا بہت میل تھا اوسکی
وہ راچھس بنے تھی پانچہزار سال تک جنگ کرتے رہے حیف کہ بشن مہاراج کی طاقت اور
ہمت معروف ہی مگر راچھسو نکو جو پشہ یا سر کی جون کے برابر ہونگے مارنسکی ہم دونون کو مہارانی
سے التجا کرنا پڑی اور انکی حمایت اور سایہ عاطفت مین پناہ لی یہہ بے غرتی اور رسوائی
جو ہوئی آپ صاحب غور کرین کہ کچھہ کم ہے مزید برآن اور سینے کو شرم دامنگیر ہوتی ہی
اور ندامت کے سبب سے کچھہ عرض نہین کیا جا سکتا ہے مگر اسوقت بدون کہے رہا بھی نہین جا سکتا
ہے دیبی بہاگوت مین ہماری پیدایش کا حال اسطرح تحریر کیا ہے کہ دیبی جی نے سرشٹ
کی اوتپتی کی خواہش کی اور ایک تالی بجائی فوراً آبلہ نمودار ہوا اوس آبلہ سے مین برآمد ہوا مجھسے
کہا کہ بہوگ کر مینے جواب دیا کہ آپ میری ماتا ہین مین اس کام کو نہین کرسکتا تب مجکو بھسم
کردیا پہر دوسری تالی بجائی آبلہ ظاہر ہوا اوسمین سے بشن مہاراج نکلے اونسے بھی کہا کہ میرے
ساتھہ مجامعت کرو اونہون نے بھی اوتر دیا کہ آپکو یہہ امر لایق کہنا ہمسے نہین ہے آپ ہماری
والدہ شریفہ ہین اونکو بھی تودہ خاک بنادیا پہر تیسری تالی بجائی آبلہ پیدا ہوا اوسمین سے
مہیش مہاراج نکلے اونسے بھی کہا کہ ہمارے ساتھہ سنجوگ کرو اونہون نے عرض کیا جو
حکم آپ دوسرا قالب بدلین فرمان برداری کو حاضر ہون تب خوش ہوکے کہا کہ بہتر ہے تب
اونہون نے ہمارے جلانے کی استدعا کی مقبول ہوئی تب ہم اور بشن جی زندہ ہوے
اور ہمکو اجازت ہوئی کہ سرشٹ اوتپن کرو سو ہم تینون سرشٹ کے پیدا کرنے مین مستعد
ہوئی تب من دیب مین لیجانے کیواسطے تین بوان آئے ہم تینون سوار ہوکر روانہ ہوے
اثنای راہ مین ہزارون برہما اور ہزارون بشن اور ہزارون مہیش دیکھے اور دل لگی

کہ ہم تینون من دیپ مین جاکر عورت ہوگئے اوسوقت ہمکو یہہ بہی خیال نہین رہا کہ کبہی ہم پرش تہے خیر اوس اگیان کے دور کرنے کیواسطے دیبی جی نے ہم لوگون کو اپنی پیر کے انگوٹہے مین ساری خلقت دکہائی - کیون جی پیر کا انگوٹہا تہا یا سیر بین تہی جسکو بہک منگے سر پر لادے پہرتے ہین اسپر بہی طرہ لیجیے کہ سنکادک وغیرہ میرے پسران نے جب مجہسے درباب نرنے جیو و برہمہ کے سوال کیا تب مجکو اسقدر عقل نہوئی کہ اونکو جواب دیکر اطمینان شکوک اونکے کا کرتا آخر مجکو چڑیا کا چیلا ہونا پڑا - غور تو کیجیے کہ مجکو چڑیا کے برابر بہی عقل نہ تہی اور چڑیا مجہسے زیادہ عقیل اور عالم تہی اور اس سے بہی زیادہ بڑی ندامت کی یہہ بات ہی کہ مجکو میری لڑکی سے زنا کا الزام لگایا اور یہہ لکہتے بہی شرم دامنگیر ہوئی کہ برہما اور بیٹا کی لڑکی اور مہادیو کا لنگ سارے بن گئے کہ تا ایندم بہرگ شر اُنجمتر وہی نکلتے ہین صاحبو مین اپنی بدنامی اور رسوائی بیحیائی کہان تک گوارا کرون -

اور جس بہاگوت کو مہا پوران مانتے ہین اور اوسکا مصنف انہین بیاس کو گردانتے ہین اوس مین دیوتون کی خرابیان اور دروغ آمیز لنترانیان رقم ہین مجکو تو بالکل جاہل امی اگیانی سارق لکہدیا ہے سچا یہت یہہ بات تو شاید آپکے دفترون مین لکہی پڑی ہوگی کہ جب زمین ما دگاو کا سروپ دہر کے آئی تب ہم سب دیوتون نے بشن جی کی سماجت اور پراتہنا بنابر لینے کرشنا اوتار کے کی تہی اونہون نے ہمارے معروضات قبول فرماکے اوتار لینے کو کہا تہا الا مجکو اور نیز آپکو کچہہ بہی یاد نہ رہی مینے کرشن جی کے ماد گاوان کو چرا لیا اور آپنے ایسی بے ادبی اور گستاخی کی کہ پانی برساتے ہی رہے خیر ہم اور تم بہولے الا کرشن جی بہی بہول گئے کہ ہمکو چوری کرنے سے پہلے تنبہہ و آگاہ نہ کیا کہ مین بشن ہون اور کرشنا اوتار لیکر برج مین وارد ہوا ہون باشندگان برج کو ناحق تکلیف دلائی اور خود گوبردہن پربت اوٹہا کر محنت اور مشقت اوٹہائی اگر وہ پہلے ہی مطلع کر دیتے کہ ہم بشن کے اوتار ہین تو اسقدر جہیلے کیون پڑتے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ کرشن بہی

بھول گئے تھے اور ہم اس خیال مین رہے کہ کشن جی کو بھی کی سمت چھیر ساگر مین آرام فرماتے
اکثر و بیشتر دیکھتے تھے یہہ تو بازیگرون کے بھی اوستاد نکلے کہ دونون جگہہ حاضر رہے۔
اچھا یہہ تو سوچیے کہ کرشن جنم کے بعد ہزار پھن والے میش ناگ کیٹرہ کا روپ دھر کے سوپ
مین آبیٹھے مگر اتنا ہوا کہ اپنے بہائی کالیا کو فہمایش کر دیتے کہ ہمارے مالک بشن کا اوتار
سری کرشن مہاراج ہین انسے خبردار اور ہوشیار رہنا۔
مین بہت مناسب سمجھتا ہون کہ پورانون کو تواریخ کی فہرست سے خارج کر دیا جاوے اور
سرکلر اندرین معاملہ جاری کیا جاے کہ ان کتب مین جھوٹے قصے مثل قصہ بہار بوستان
وغیرہ جہت مغالطہ دہی رعایا و برایا و خوش طبعی راجہا بہرے ہین اور برہمنون نے اونکے
رفیقون نے مال بے محنت ہاتھہ آجانیکو اور سادہ لوحون کے سمجھانیکو لکھے ہین۔
غور تو کیجیے کہ وقت جنگ مہابھارت ۱۸ اچھوہنی لشکر فقط ہین سے جمع ہوا تھا اور تمام عالم
کیطرف صغیر و کبیر جو لایق جنگ نہ تھے مجبوراً گھرون مین رہے تھے الابھاگوت مین تحریر ہے
کہ جراسندہ تیئیس تیئیس چھوہنی لشکر لیکر اٹھارہ مراتب حملہ آور ہوا اگر جگت مین کچھہ بھی کلا اہل
نہ بچا اور جبکہ ۲۳ چھوہنی لشکر صرف جراسندہ کے پاس تہا تو اسقدر آدمی کہان سے لایا
تھا اور دیگر راجون کے پاس بھی کچھہ فوج تھی یا نہین اس جھوٹ کو کیا کوئی عقلمند باور
کرسکتا ہے ہرگز نہین اور مچکند اور راجہ بھرگ کی داستان گرڑ کی امرت لانے کی سراسر
کذب بیانی نہین ہے تو کیا ہے سبھاپتی نے پوچھا کہ وہ کیا ہے بیان کرو۔
برہما جی نے جواب دیا کہ جس سمے گرڑ جی امرت لینے کو روانہ ہوے اثنا راہ مین گرسنگی
غالب ہوئی بیتاب ہو کر پیش پدر خود پہونچے اور حال بھوکہ لگنے کا ظاہر کیا باپ نے ایک
ملک بتا دیا اور کہدیا کہ وہانکے جمیع باشندگان کو تم کہا جاو لیکن برہمن کو مت کہانا گرڑ نے
پوچھا کہ مین برہمن کو شناخت کیونکر کرونگا باپ نے کہا کہ جو تیرے پیٹ مین ہضم نہو اور پیٹ مین
مانند ہرن کے کودنے لگے اوسکو برہمن سمجھنا گرڑ باپ سے رخصت ہو کر نردشٹ دیس مین گیا

دیکھا کہ وہان سب کمار لوگ رہتے ہین گرڑجی نے ایسی چونچ پہیلائی کہ تمام ملک کے باشندے سانس لینے کے ساتہہ پیٹ مین چلے گئے اور حرارت عزیزی جسکو جٹھراگنی کہتے ہین ہضم ہونے لگی لیکن ایک آدمی گرڑ کے شکم مین مثل اسپ دو اسپہ پہرتا رہا تب گرڑجی نے کہا کہ معلوم ہوتا ہے تو برہمن ہے میرے پیٹ سے نکلکر باہر ہو جا اوس شخص نے اندر سے جواب دیا کہ مین درحقیقت برہمن ہون مگر ایک کماری کو خانہ انداز کرلینے سے کمار ہوگیا ہون اگر آپ مجھے نکالنا چاہتے ہین تو میری کماری کو بھی اپنے پیٹ سے باہر نکال دیجیے چنانچہ گرڑ نے اوس برہمن اور نیز اوسکی کماری کو شکم سے باہر کردیا۔

کیون جی اگر کوئی گرڑ کو ذرا سا چورن دیدیتا تو گرڑ کو برہمہتیا ضرور لگتی اور کاش برہمن نہ نکلتا تو گرڑ ضرور مرجاتا اور بشن جی پاپیادہ پہرتے۔

اور بشن جی کی نسبت پوران والون نے ایسے الفاظ بیجا اور عبارت نازیبا تحریر کی ہی کہ جسکے دیکھنے سے ہر شخص کو حیرت اور ہنسی دامنگیر ہوتی ہے یعنی بشن جی کو بعد قتل ایک راچہس کے غلبہ خواب اسقدر دامنگیر ہوا کہ کمان کے ایک گوشہ پر زنخدان رکھکر سوگئے اسی حالت مین کروڑ سال روبانقضاے لائے اندرین ضمن ایک راچہس قوی ہیکل پیدا ہوا اور دیوتون کو انواع اقسام کی تکلیف پہونچانے لگا اوسوقت دیوتا ہمارے پاس آسے مینے بشن جی کو تلاش کرایا پتہ نہ لگا تب مین اور مہادیو دیوتاون کو ہمراہ لیکر بتلاش بشن جی سرگردان پہرے آخرکار دریافت ہوا کہ حضرت ایک پہاڑ کی گپہا مین پوشیدہ بیٹھے ہوے ہین ہم سب اوس گپہا مین پہونچے دیکھا کہ مہاراج سو رہے ہین اب ہم سب تدبیر جگانیکی سوچنے لگے اوسوقت میری ابرو سے ایک جانور پر ند نکلا اور کہنے لگا کہ مین بشن کو جگا سکتا ہون مگر کسی کو ناحق آرام سے تکلیف دینا اور خواب غفلت سے بیدار کرنا میری عادت نہین اس بات کو سنکر سب گہبرائے اور اوس جانور سے

عرض کیا کہ آج سے جگ مین ہم تکو بھی حصہ دیا کرینگے چنانچہ طمع دیگر رضامند کیا جانورنے یہہ سوچا کہ رودہ کمان کے کاٹ دینے سے گوشہ کمان خمیدہ سیدھا ہوجاویگا بشن ازخود بیدار ہوجاوینگے چنانچہ جانورنے رودہ کمان کا تار رودہ کے کٹنے سے گوشہ کمان تو سیدھا ہوگیا مگر بشن کا سرتن سے جدا ہوکر نہ معلوم کہان کو چلا گیا یہہ ماجرا دیکھکر سب دیوتا گھبرا گئے اوسوقت آکاش بانی ہوی کہ گھبرانے کا مقام نہین ہے یہہ سب جگدنبا کی مایا سے ہے مستقل مزاجی سے کام کرو۔

سنو بشن جی نے میری شکتی لچھمی کی اس کارن سے ہنسی کی تھی کہ اونکا بھائی اوچی سروا گھوڑا ہے اب تم بشن کے سر پر گھوڑے کا سر رکھدو اوسوقت بشن جی زندہ ہوجاوینگے بھلا سوچیے تو سہی ایسے زٹل قافیہ کی باتین کوئی بیوقوف ہی باور کرسکتا ہے ہان بدنامی تو البتہ ہوئی اور ہے۔

اچھا اور سنو ہمارے عزیز القدر مہادیو جی کو پوران والون نے ایسا بنایا کہ جسکے بیان کرنے سے ندامت ہوتی ہے کہ ایک عورت کی بددعا سے اونکا لنگ کٹ کر گر گیا اور ایک سمندر متھنے کیوقت بشن جی عورت بن گئی اور مہادیو جی غلبۂ شہوت مین اونکے پیچھے دوڑے ذرا بھی خبر نہ کی کہ یہہ ہمارے پرم پیارے سری بشن جی مہاراج ہین۔

عمر درازی کی باتین جو کچھ پوران والون نے رقم کی ہین اونکو اسوقت بیان کرنا آپ صاحبان کا وقت مفت ضائع کرنا ہے اسی مین سمجھ لیجیے کہ تمام دیوتون سے کوا اور کچھوہ بہت بڑے ہین اور ایک بڑی اچنبہ کی بات سن لیجیے جس گنگا کو تمام دنیا کے دہ آدمی جنکو ایشر نے آنکھ دی ہین جل ہی مانتے ہین مگر حضرت پوران کے نویسندون نے اوسکو عورت قرار دیا اور راجہ شانتن سے منسوب کیا پھر اوسی گنگا مائی کو ہلاکت پسران نوزاد کا الزام لگایا ہے۔

اوس بیاناتکے بعد چوبے بابا جی کہنے لگے کہ ایسے عجائب غرائب قصہ پورا تو نہین ہزارون مین کس کس کا بیان کرون اب مجھسے کھڑا رہا نہین جاتا ہی آخر بیٹھ گئے۔

اشٹ بھوجا دیبی کا بیان

اسکے بعد اشٹ بھوجا دیبی نے کھڑے ہوکے بیان کیا کہ جو کچھ ممبران مجلس نے اپنی اپنی بپتی کے کوائف ظاہر کیئے ہین سب صحیح اور درست ہین دیبی بھاگوت کے مصنف نے مجکو شراب اور خون پینے ہین اور گوشت کھانے مین جیسا مجھے بدنام کیا ہے مجھسے کچھ کہا نہین جاتا آپ صاحب سوچین تو سہی کہ مین جگت ماتا ہون یا ڈاین ہون جو شراب کے نشہ مین مخمور ہوکے ماس کھاتی ہون بیٹے دیتون اور راچھسون کو واسطے انیت اپنے بچے کے قتل کیا تھا اور اونکے ڈرانے کو خون پیا تھا جیسے سکندر بادشاہ نے زنگیون کا گوشت بھونا یا تھا بکری اور میڈھے کیا راچھس ہین اور کیا کسی کو دکھ دیتے ہین جو مین انکے رکت کی پیاسی ہون ماس اہاریون نے اپنی زبان کے مزہ کے وجہ سے مجکو شامل ہتیا کیا ہے اسکا بچار آپ صاحبان کو واجب ہی۔

مساۃ بندا زوجہ جالندھر کا بیان فی بعرضداشت

اسکے بعد مساۃ بندا زوجہ راجہ جالندھر نے عرضداشت پیش کی سبھاپتی سے بیٹھنے کو اجازت دی اور عرضی خود پڑھنا شروع کی مضمون حسب ذیل مرقوم تھا کہ ہے دہرم کی راہ بتانی والے اور ادہرم کی ناس کرنیوالے دیوگن آپکے سیوا مین مجھ بچاری مصیبت کی ماری بندا نامی زوجہ راجہ جالندھر کی پرارتھنا ہے کہ بلا رو رعایت و مروت و سفارش کے میرے معروض پر براہ عدل بچار کیجیے اور حکم مناسب دیجیے۔ مین نے جسقدر وید شاستر شرت اسمرت اتہاس پڑھا سُنا دیکھا سب کا نتیجہ یہی مفہوم ہوا کہ استریون کو پتی برت سے ادہک یا برابر کوئی دہرم نہین ہے چنانچہ مینے نہایت محنت و بہجت سے اوس برت کو اختیار کیا تھا مگر بشن جی نے میرا پتی برت دہرم خراب اور برباد کردیا اور میرے

شوہر کو قتل کر کے سلطنت کو نشٹ کیا اب مین بیوہ درخت تلسی کے گہر مین چھپی بیٹھی رہتی ہون اور نہ معلوم کیسے اسپنے دُکھ کے سمے کو کاٹتی ہون الا وہان بھی بشن کے بھگت چین نہین لینے دیتے ہین اور تکلیف اور ایذا انواع اقسام کی پہونچاتے ہین کوئی پتی توڑ کر چبا جاتا ہے کوئی لکڑی کو کاٹ کر ہیرا بنا کے گلے مین لٹکاتا ہے کوئی جڑ سے اوکھاڑ کر بوٹی موٹی شاخ خرا در پر چڑھاتا ہے اور چھوٹی چھوٹی گھسکر لگاتا ہے اور سالک رام سلا پر لپٹاتا ہے خلاصہ کلام یہہ ہے کہ مجھے بشن کے مجاورون نے بہوت بنا رکہا ہے اور بشن کا یہہ حال ہی کہ مطابق گرگ سنگھتا و تلسی مہاتم کے ایک کسبی کو اپنی عورت بنایا ہی اور مجھ پتی برتا کو اس دُردسا کو پہونچایا ہے اس بدنامی کے سبب میری ہمقوم دیبی خندہ اور اپمان کرتی ہین دیکھو لکھا ہے۔

تلسی گندہ ماترے نار وشنا بہت سندرے خیر نہ معلوم کس مصیبت مین اپنا وقت بسر کرتی ہون اور تو دیکھے کہ بشن کے برہمن بیراگی تسپر بھی قرار نہین لینے دیتے ہین ایک ہی برس مین مجھ انیک بار بیاہ کرتے ہین اور مال آپ مارتے ہین اور بواہ بھی اگر کچھہ سمجھہ بوجھہ کے کرتے تو بھی کچھ میرا سنتوش ہوتا اور جو دُکھہ میرے اوپر نازل ہوا دفع ہو نا گنا وے لذت کرتی ہین اکمل بے جوڑ کا شٹ اور باشان جنکا عناد باہمی ہے یعنی جس درخت کو میرا ردیہ مان رکہا ہے اوسکی سالگرام سلا سے بالکل موافقت نہین بلکہ ناموافقت قدامت سے ہی سو درخت اور پتھر کا بیاہ مانڈ کر من مانے گیت گاتے ہین اور ڈہول تاشہ بجاتے ہین ہی بہتر ہے اگر ان بھگتون کا بیاہ چکی یا چولہے سے کر دیا جاوے تو انکو معلوم ہو جاوے کہ اس بیاہ کا یہہ پہل ہے اور یہہ مزہ ملتا ہے۔

سبھا پتی نے حکم دیا کہ اندرین معاملہ بشن جی کا جواب لیا جاوے بشن جی نے کھڑے ہو کے بیان کیا کہ مین اپنی پرم پیاری لچھمی کو چھوڑ کر رحیس کی عورت سے میل کرتا آپ صاحبان کے قرین قیاس ہوتا ہے دوسرے مین ایسا کم زور تھا جو جالندھر کو دہوکے سے مارتا

نیرے کیا مین مثل راجپوتون اور آدمیون کے زانی تھا جو دوسرے کی عورت کا پتی عبر دہرم نشٹ کرتا آپ صاحب میری اس بدنامی کے کلنک کو رفع کرین سالگرام سلا جو بہارت باسیون نے مجکو بنا رکہا ہے اسمین میری خطا ہی کیا ہے جو چوری کرتا ہے وہی جیل نہ پاتا ہے جیسا جو کریگا ویسا وہ بھرے گا۔

بندا کی عرضی پر حکم ہوا کہ بشن مہاراج کو قتل جالندہر و مباشرت بزا سے انکار ہے لہذا ادس بشن کی تلاش کیجاوے جس نے راجہ جالندہر کو قتل کیا اور اوسکی زوجہ سے ارادہ مباشرت کا وقت گرفتاری حکم مناسب کو گنجایش اشتہار بغرض گرفتاری اجرا ہو عرضی پیشی مین رہے باقی آیندہ تجویز کیجاوے گی۔

عرضی زن بیوہ

اسکے بعد ایک عورت بیوہ نے درخواست پیش کی کہ سے انصاف کے کرنیوالون اور جھوٹ اور سچ کو میزان عقل مین تولنے والون میری عرضی پر آج ہی حکم ملنا چاہیے اور اپنے ہمجنسون کی رعایت و مروت نہ فرمانا چاہیئے اور عرض میری یہہ ہے کہ ہر کوئی اپنی جنس کا فائدہ چاہتا ہے اور غیر جنس کا نقصان سو آج تک جتنے پوتھی پوران بنائے گئے سب آپنے یا آپکے باپ نے یا آپکے پوجاریون نے یا آپکے بشہہ چاریون نے اونمین لکھدیا ہے کہ مرد من ملنے روزانہ بیاہ کر سکتا ہے اور غیر مذہب کی عورت سے مجامعت کرنے سے پتل نہین سکتا ہی اور عورت ایک بیاہ ہونے کے بعد باوصف اسکے کہ شوہر کا موںھ تک نہ دیکھا ہو مختار عقد ثانی کی نہین ہے اور دوسرے مرد سے باین ہمہ کہ ہم مذہب ہمقوم ہو گفتگو و شوقیہ کرنے سے ذات سے باہر کیجاتی ہے یا اوسکے پھانسی لگائی جاتی ہے یا زہر دیا جاتا ہے حمل حرام رہ جانے پر کسی حالت مین جان بسلامت اوس گھر مین نہین رہ سکتی سو اسکی وجہہ میری سمجھ مین یہہ آئی ہے کہ اونہین پوتھیون مین عورتون کو وید کا پڑہنا اور سننا

منع کیا گیا ہے حالانکہ اگلے زمانہ مین گارگی ستیلاجی دروپدی کنتی گاندہاری شکنتلا وغیرہ ہزارون مستورات ویدکی عالم تہین لہذا میری درخواست ہو کہ ان پستکون سے یہہ عبارت نکلوادی جاوے اور ایک سرکلر بنابر خواندگی مستورات اجرا کیا جاوے تاکہ مین بہی علم حاصل کرکے دس بیس گرنتھہ ساتری بہی پارتبی اندرانی کے نام سے طیار کرون کہ عورت شادی کے بارہ مین فعل مختار رہے جیسے مرد ابتک رہے اور من مانے خصم ایکدم سے کرسکتی ہے جیسے مرد من مانی عورتین کرتے ہین اور مرد سوا ے ایک عورت کے بہیر دوسری شادی کسی حالت مین نہین کرسکتا ہے بلکہ عورت کے مرنے پر مرد کو جلنا چاہیئے جیسے کہ اگلے زمانہ مین عورت کو ستی ہونا پڑتا تھا اور آپکی مستورات کے نام سے باین وجہہ لکہنا چاہتی ہون کہ اونکے نام کی کتب مستند و مقرب سمجہی جاوینگی کسیکو حجت اور شکایت کا موقع نہوگا۔

سبہاپتی نے کہا بہت ٹہیک بیٹہو بچارسے حکمنامہ دیا جاویگا اور دودہ کا دودہ پانی کا پانی کیا جاویگا رعایت مروت سفارش رشوت طمع لالچ کو یہان دخل نہین ہے۔

اندر مہاراج کا بیان

اسکے بعد سبہاپتی نے کہرے ہوکے فرمایا کہ آپ صاحبان نے جو کچہہ فرمایا درست زیادہ تحقیقات کی اب ضرورت نہین کیونکہ رات تہوڑی اور کہانی بڑی ہے مجکو بہی اہلیا نامی چوڑیل سے پُران والون نے زنا کا الزام لگایا ہے آپ لوگ سوچین تو کہ اندرانی کے مقابلہ مین آدمی زاد عورت چوڑیل کے برابر نہین ہے تو کیا ہے اور ہزارون اپسرا کہ جنکے حسن اور خوبصورتی مین کتابین رقم کیجائین تو بجا ہے میرے دربار مین موجود رہتی ہین پہر مین کیون زنا کا راغب ہوتا اور اپنی سلطنت اور نام کو بٹہ لگاتا اب بیاس جی سے استفسار کرنا چاہیئے

بیاس جی کا جواب

اسکے بعد بیاس جی نے سبہا مین کہرے ہوکے عرض کیا کہ مین ست دتی کا فرزند ہون اور ست دتی بزمان سری کرشن جی موجود تہین جسکو پانچ ہزار سال ہوے ہونگے اور اونکن

قصہ مہیر کیچ بار او رسنگ وغیرہ سے کہ جنگی پیدایش ست جگ مین رقم ہے مرقوم ہین پھر میری تصنیف سے
ہر یکر بپوکھٹی ہین اور مہاگوت کی تصنیف کی بابت مہاورنامی گرنتھہ ثبوت مین لکھا چکا ہون اور سکھدیو اپنے فرزند دلبند کو
شہادت مین تحریر کرتا ہون انکی طلبی معہ کراون سے وربارہ سُنانے کتھا راجہ پریچھت کے دریافت
کرلیا جاوے رسیرتہ بابنی سنے فرمایا کہ سکھدیو کو مکُت سے لوٹا کر لانیگی ہمکو تاب و توانائی
نہین کیونکہ مکت جیو ہمارے تحت حکومت سے باہر ہین لیکن ہم سنکادکون سے پیار تہتا
کرتے ہین کہ مکُت سکھدیوجی کو کسی تدبیر سے سبھا مین لے آئین۔

سنکادک کی روانگی

سبھاپت کی اگیا پاتی ہے سنکادک رشی سکھدیو کے لانے کو روانہ ہوے سبھا منڈل کے
پھاٹک کے باہر نکلتی ہے دیکھتے کیا ہین کہ سکھدیوجی بال کہلون کے ساتھ گیند بلا کر کٹ
کھیل رہے ہین اور گود پھاند ڈھول جھکر مچا رہے ہین سنکادکون نے پرنام کیا اور کہا کہ
اندر مہاراج نے آپکو سبھا مین یاد کیا ہے سکھدیوجی نے کہا کہ ہم مکُت جیو ہین ہمارے اوپر
اندر کی حکومت نہین تب سنکادکون نے عرض کیا کہ آپکا فرمانا صحیح ہے مگر آپکے پتا بیاس جی
پر الزامات تصنیفات باطلہ عاید ہوئے ہین اور اونھون نے اپنی صفائی کا گواہ آپکو قرار
دیا ہے اسی سبب آپکو تکلیف دی گئی ہے آیندہ اختیار ہے سکھدیوجی نے کہا کہ تم چلے جاؤ
موج ہوگی تو آوینگے اس سخت جواب کو سُنکر سنکادک اپنا سا منھ لیکر من ملین ہو کر واپس
ہوے اور سبھا مین داخل ہوئے

سکھدیو کی تشریف آوری

ادھر سکھدیوجی لڑکون کے ساتھ کھیلتے ہوے سبھا مین آپہونچے سکھدیوجی کو دیکھتے ہی سب
دیوتا کھڑے ہو گئے اور اونکے ہمراہی لڑکون کو بمشکل تمام سبھا سے باہر بطرف دیگر لیگئے

سکھدیوجی کو مسند رین پر بٹھایا اوسوقت سبھاپت نے بڑی عجز و انکسار سے التماس کرکے کہا کہ آپ سے حرف یہ بات تصدیق طلب ہے کہ اپنے پتا سے سری بھاگوت پڑھکر راجہ پریچھت کو سنائی سچتی یا کیا۔

سکدیوجی ہنسکر بولے کہ ہے دیوراج کیا آپ ایسے عقلمند پورانون کی عبارت پر یقین رکھتے ہین اور اگر آپکا بسواس تھا تو میرے بولانے کی کیا ضرورت تھی اس سبھا کی میج کرسی چوکی سے مجھسے دریافت کی خواہش تھی دریافت کرلیتے وہ آپکے سوال کا جواب دیدیتے دیکھیے بھاگوت مین لکھا ہے اون سکھدیوجی کو مین نمسکار کرتا ہون جو سب ہوتون سکے ہردے مین لواس کرتے ہین جو سکھدیو جنم لیتے ہی بھاگے اور بیاس اونکے پیچھے کہتے دوڑے - ہے پتر ہے پتر - تب بیاس جی کو درختون نے اوتر دیا پس اس عبارت کے مطابق آپ لوگون کو چاہیے تھا کہ جو کچھ مجھسے دریافت کرنے کے لایق بات تھی اوسکو اس سبھا کی کسی میز یا کرسی سے پوچھ لیتے کیا آپ لوگ یہہ بھی نہین جانتے کہ پریچھت کی چار پشت اول میری مرت ہوگئی تھی تب مین پریچھت کو بھاگوت کیسے سناتا اور کیا مین اونکے یہانسے ذی حقی یا معافی نقدی یا جاگیر دھرماد لیا تا تھا جو مکت سے سنانے کو دوڑا جاتا اور بھلا کوئی آج تک مرنیکے بعد مرت لوک مین گیا ہے جو مین گیا ہونگا - گستاخی معاف اس معاملہ مین تو آپ صاحبان کی عقل چکرا گئی اور مثل نابالغان حیرت مین آگئے کیا عدل و انصاف کرتے ہوگے اور کیا تجویز کے وقت نفس معاملہ کو پہونچتے ہوگے بھلا ہم وید مقدس کو چھوڑکر قصہ کہانی کیون پڑھتے اور سرت اسمرت کو دیکھکر لاباولی کیون بکتے ایسے پستکون کیواسطے مجکو یہی کہنا پڑتا ہے کہ انکو بالکل بند کردیا جاے اور بجاے اسکے وید بھاش کا پرچار دیا جاوے دیکھو میری پیدایش مین کیسی کیسی دل لگی اوڑائی ہے سبھاپت آپ نشچے کیجیے کہ میرے والد ماجد نے اٹھارہ پوران نہین بنائے ہین اور نہ مینے راجہ پریچھت کو ستیاہ بھاگوت سنایا ہی یہہ کہکر سکھدیوجی چلدیئے -

تجویز بریت بیاس جی

اوس وقت سبھاپتی نے کھڑے ہوکے فرمایا کہ میری راے مین جسقدر قصورات بابت تصنیفات پورانون کے بیاس جی پر عاید کیے گئے ہین اور جو جو الزامات ہتک عزت و توہین دیوتا بیان کیے گئے ہین سب سے یہہ مہاراج بوجوہات ذیل بری الذمہ ہین اور مستغنی کرنیکے لایق ہین اول ہادر ب نام گرنتھہ سے ثابت ہر کہ بھاگوت مصنف بوب دیو ہر بیاس جی کی نہین دوسرے بھارت کی عبارت اور بھاگوت کے مضمون کا اختلاف شاہد ہے کہ بیاس کی بنائی نہین تیسرے اٹھارہ پورانون کے قصہ زبان ماسبق کے ہین بیاس جی کی پیدایش بھی اون ایام کی نہین کہ چشم دید تحریر کرتے چوتھے کوئی کتاب ایسی پیشی مین نہین آئی جس سے ثابت ہوتا کہ اس سے منتخب کرکے قلمبند کیا ہوگا پانچوین پورانونکا یکے بادیگرے اختلاف دلالت کرتا ہے کہ ایک شخص کی تصنیفات سے نہین ہین چند آدمیون نے جولانی طبع ظاہر کی ہے چھٹے سکھدیو جی کی شہادت کافی گذر چکی پس اب کوئی شک و شبہہ انکی نسبت نہین رہا لہذا تجویز ہوا کہ کرشن دوی پاین عرف بیاس جی مجرمیت سے بری کیجاوین اور تفتیش کیجاوے کہ وہ کون شخص ہے جس نے ایسی کتب رقم کی ہین نایب اور مصاحب کو جو معلوم ہو عرض کرین

برہما جی کا بیان

اول برہما جی نے کہا کہ میرے خیال مین پورانون کے مصنف بھرگ جی ہین جنھون نے اپنے علم جوتش کے گنت سے تین لاکھہ کنڈلی رقم کی ہین اور اونمین ہر ایک آدمی کی کنڈلی موجود ہے اور تین جنم کا حال اوس کنڈلی سے معلوم ہوتا ہی بھرگ سنگھتا شاہد حال امر بیان کی ہو اور طرہ یہہ ہو کہ بھوت بھوشت برتمان تینون کال کی ماہیت بھی اوسی سے ہو گئی پس اون مہاپرش کو قصہ رچ دینا کون مشکل ہے۔

بشن کا بیان

بشن جی بولے کہ ہماری دانست مین گرگ جی نے اگر یہہ پوران بنائے ہون تو کیا عجب ہے اون مہاراج نے گرگ سنگھتا لکھی ہے اونھون نے اپنے علم جوتش سے دریافت کر کے کہ زمان پیشین مین بمقابلہ ایام ماسبق کے آریہ ورت مین جاہل ناخواندہ سادہ لوح بہت ہونگے اور بے سروپا باتون پر یقین کرینگے جیسے کہ ضرور گرڑ جی نے گرڑ پوران بنایا ہوگا۔

مہادیو کا بیان

مہادیو جی بولے کہ سیاق علم دیگر ہے اور سباق دیگر ہماری راے مین محاسب عبارت آرائی ناممکن ہے ان پورانون کے مصنف کوئی اور ہی حضرت ہین۔

سورج کا بیان

سورج نے کہا کہ آپ مصنف پورانون کے واسطے چراغ ہات مین لیکر تلاش کرین اور اشتہار انعامی مشتہر کرادین مگر میرے قیاس مین پتہ لگنا ناممکن ہوگا

شکتی کا بیان

شکتی نے کہا بہت صحیح مگر آریہ ورت کا باشندہ ہی خواہ جینی ہو خواہ سرادگی۔

گنیش جی کا بیان

دبیر الدولہ زبدۂ قلم تیز فہم گنیش جی مہاراج نے کہا کہ مین تبلاؤن اور علم قسم اگر ٹھیک تو جو چاہے سو کرنا میرے قیاس مین آریہ ورت مین صرف برہمن علم سنسکرت کے خواندہ

باقی سب ناخوانده اور برہمن سے کے جو اوصاف منوسمرتی و مہابھارت مین رقم ہین وہ یہہ ہین
راستگوئی خیرات رحم عنایت ملایمت عبادت ریاضت جسمین یہہ صفت ہون وہ برہمن ہے
خواہ قوم کا شودر کیون نہو اور غصہ کسی حالت مین جسکو نہ آتا ہو موصوف باین صفات لاکھ
مین ایک ہونا آریہ ورت مین ناممکن معلوم ہوتا ہے ہان آج کل آریہ ورت کے برہمنون
کے اوصاف و عادات حسب ذیل ہین تپرہ لیکر در بدر پھرنا اور بہوجم اماوس ہر بستر کو بتلانا
بھیک مانگنا کھوٹی دسا نوگرہ سے ہر ایک کو ڈرانا اور پھر اسکا دان صدقہ کرانا خود لینا یا اپنی
قوم کو دلانا جاپ اور پاٹ کے نام سے پیسہ سپاری لینا اور من مانی اجرت ٹھہرانا اور
ر جاپ اور پاٹ نکرنا ساون اور ادہک ماس مین دس بیس بل پتر مہادیو کو چڑھانا اور
د و سو جگہہ سے یہہ کہکر کہ ہم آپکے چڑھاتے ہین روپیہ وصول کرنا بعد جنم کے وعدہ سے
ہر قسم کا ہر بستر سے سنکلپ لینا اور موج اڑانا اور بھنگ پینا جسکے گہر نیوتہ کہانیکو جانا دو
دن کی خوراک کہا لینا مندرون مین پوجا کرنا اور چڑھاوہ لینا اور ٹھاکرجی کو انگوٹھا بتانا اور
جو کوئی ان لوگون کو ندے اوسکو ناستک بھرشٹ کہنا اور سراپ دینا اور کسی کا کوئی مر جاوے
وس بیچارے کے گہر غمی اور برہمنون کے گہر شادی ہوتی ہے خیال تو کیجیے کہ ایکادشا
دوادشا تیرہوین ماسی چہہ ماسی برسی چوتہا ٹاٹک لیتے ہین اور سالیانہ اوسکی اولاد سے
اوہ کراکے کہاتے ہین اور کہتے جاتے ہین کہ ججمان آج ہی وقت ہمارا یا ہے پرانی
اب کہانے پہنے نہین آویگا سب چیز اسکو دیدو تاکہ سرگ مین تکلیف نہ پاوے نہین تو
رک مین پڑا رہیگا بیترنی ندی کے اوترنیکو دہ گاؤ اور سونیکو شیا دان اور کہانے کو
سال کا کہانا اور ہر اماوس کو پانی کا گہڑہ اور پیسہ اور سیدھا تو غریب آدمی بھی دیتا ہے
آپ سواری کو گاڑی گہوڑہ پالکی شامیانہ مکان اراضی ضرور دو تاکہ بیکنٹھ مین آرام سے
باس کرے
چھتری بیس شودر سب کے پروہیت آپ ہی ہین اور بے بلائے حاضر ہوتے ہین جیسے کہ

ہر کام مین مہورت تبلاتے ہین شادی کا نام سنتے ہی حضرت ازخود دوڑے آتے ہین جیسے کتا ٹکرہ روٹی کے پیچھے شادی آپ ٹہراتے ہین بالمشافہ فریقین کو گفتگو کرنے کی بابت مانع ہوتے ہین بات بات پر اپنا ٹنگ تبلاتے ہین اور دہ فیصدی صرفہ شادی پر اپنا کاٹتے ہین غرضکہ یوم تقرر شادی سے کوئی کام ایسا نہین جس مین پروہت جی کا حق نہو اور یہہ بھی کہتے ہین کہ ہم تو سوین انس کے مالک ہین اپنی آمدنی پیدا اگر دہ سے دسوان حصہ ہمکو دیا کرو غرضکہ رات دن مثل دیمک ججمانون کو چرتے ہین جب ججمان مفلس ہوجاتے ہین فرماتے ہین کہ مہامرتن جے کا جاپ کرادو سب ارشٹ دور ہوجاوینگے۔

انمل بے جوڑ شادی کرا دینے کے اوستاد ہین ستر سالہ مرد کا ہفت سالہ کنیان سے بیاہ کرا دینا انھین کا کام ہے دایم المریض کریہ المنظر سے خوبصورت شکیل منسوب کرانا انہین کا انتظام ہے گونگے بہرے لنگڑے لولے کی شادی کرا دینے کا بیمہ اوٹھاتے ہین صحیح النسب کا کم رتبہ والے سے پیوند ملا دینے کا ذمہ لیتے ہین۔

اور سنو برت خود کرین پہلا ر دوسرون سے مانگین چوکی پر بیٹھ کے برہنہ سر ہوکے کتھا پاٹھ بین اور اوس کتھا مین دسم اسکندہ بہاگوت رکمنی منگل کو بڑے ناز آواز سے سُنا وین تاکہ سُننے والا راغب بدراہی کا ہو سماپت کیوقت روپیون سے تہالی بہر کے لیجاوین مگر سب اوسمین سے کسی بھکاری محتاج اندھے لولے منگتا کو نہ بتا وین رہس لیلا کے نام سے اپنے لڑکون کو رادہا کرشن گوپی بنا کے نچاوین اور راک رسک وفحش گاوین سارنگی طبلا مردنگ بجاوین سری کرشن مہاراج جوگیراج کو بہہ چاری ٹہرا وین تیوہاورکے نام سے پیسہ پیسہ ہر ایک تماشبین سے آرتی مین دہرا وین ہری کتہا محفل مین کہڑے ہوکے ناز آواز سے سنا وین

اور لیجیے مندر دوسرون سے بنوا وین ٹہاکر جی کی پران پرتشٹا آپ کرا وین ملکیت اپنی جتلا دین چڑہاوہ کا وہان گہر کو لیجاوین گنگا جمنا آدی دریاؤن پر جو فنش بنا وین

سنکلپ دیوتا مہاراج پڑھاوین دچھنا کا پیسہ سپاری منگاوین۔
ست ناراین انت نارائن ایکادشی مہاتم سنیچر کی کتھا سُنانا آپکے ذمہ ہے ست چنڈی
سپت ستی ہون کرانا آپکے تعلق ہے ہتیا کا پراشچت کرانا اور بیترنی کی مادہ گاؤ وے لینا
اور تلادان چھایا دان ہضم کر لینا انہین کے معدہ کا کام ہے۔
یہہ جملہ کام برہمنون کے ہین بچارہ تو کیجیے کہ ان کامون مین نہ محنت نہ متابعت نہ خوشامد نہ گھر
کا سب خرچ ہو بلا طلب روزانہ چار دنعاف سے غلہ و پارچہ و زر نقد معہ دیگر اشیائے
ہر قسم چلا آوے۔
اب سمجھے یا نہین کہ انہین مہاپرشون کے یہہ کام ہین جسمین ہرا لگے نہ پھٹکری رنگ چوکھا ہو بلکے
جتنے جرایم فوجداری قانون مین ثبت ہین سب کے بانی مبانی آپ ہی تو ہین آپ صاحب کہوگے
اگنیش جی جھوٹھ بولتے ہین لہذا ابنا بر رفع اعتراض کہتا ہون دیکھو ممانعت عقد ثانی مین کتنے
جرم سرزد ہوتے ہین اگر تصریح کرون دوسری کتاب طیار ہو جاے شادی صغر سنی مین کتنے
قبوحات ہین اگر بیان کرون دوسری فکر پیدا ہو جاے پابندی احکامات نجوم سے کتنے نقصانات
ہین اگر لکھون میرا اور آپکا وقت ضایع جاے اصراف بیجا شادی اور غمی مین کتنے قبوحات
ہین مین حلفاً کہتا ہون کہ مجھسے ایک برہمن نے کہا کہ دیوالی کو دیوت کرم یعنی قماربازی
نکرنا داخل گناہ ہے انھون نے او دانکے بزرگون نے مال ٹھگنے کی غرض سے اور
تبیس قوم زیر حکومت رہنے کیوجہ سے یہہ جعلی کتابین بنائی ہین۔

سبھاپتی کا حکم

سبھاپتی نے کہا واہ گنیش جی آپ منشی فلک کی اوستاد ہین آپکا قیاس بہت صحیح ہے الا اسمین
اس تاریکی دور ہونیکا علاج نہین ہو سکتا ہے یہہ کلنک جو دیوتاون کے نام خودغرضون
نے اپنی مطالب براری کیواسطے پستکون مین لکھدیے ہین دفع نہین ہو سکتا ہے اور

آج کل چھاپہ خانون کی بدولت کروڑہا کتب ایک ایک کتاب کی آریہ ورت مین موجود ہین اب
یہہ تدبیر بنا سب ہو کہ ہم سب لوگ ہمالہ پہاڑ کی چوٹی پر جائین اور وہین کھانا بنائین جیسے آریہ ورت
کے آدمی خشک سالی یا ہیضہ کی بیماری مین گانون کے باہر جاتے ہین اور کھانا پکا کر کھاتے
ہین اور موج اوڑاتے ہین شام کو واپس گھر پر آجاتے ہین ہم سب ایشر سے دعا مانگین کہ
ہمارا کلنک اور بھارت باسیون کا افلاس دور کردے اور ہم سبکو سومتی دے تاکہ اتفاق
سے ہر کام کو بہت آسانی سے جلد کرسکین سب نے کہا بہت اچھا۔

سُمیر پربت پر کی حقیقت

غرضکہ جملہ سبھا سد سمیر پربت کی چوٹی پر آے اور اپنے اپنے باورچی خانے ساتھ لاے جب
سبکا کھانا طیار ہوگیا سبھا پتی نے کہا کہ اول پرارتھنا اوس ایشر سرب شکتیمان کی کرو جو ہم تم
سب کا خالق ہے تب بھوگ لگاو جب تک جواب آوے اور معروض قبول نہو جاوے
کھانا سبکو حرام سمجھا جاوے۔

دیوتاون کی پرارتھنا

اول اِشن بھگوان نے پرارتھنا شروع کی کہ ہے ایشر بھگوان کرنا ندہان ہم سب دیوگن
تجھسے پرارتھنا کرتے ہین کہ جو جو کلنک ہمارے نام پر بھارت نباسیون نے لگاے ہین
اور تیری پوجا ارچا ہون اتھی پوجن چھوڑ کر تیہر لوجاے ہین سب دور کر دیجیو اور بھارت
باسیون کو سُبدہ دیجیو کہ تیرے سواے دوسرے کو نہ پوجین اور نہ تیرا کوئی
شریک گردانین تو بڑا سامرتھہ دان ہے ہم سے انیک پیدا کرسکتا ہے
اور کیے ہین اور کریگا۔

نمبر۲- برہماجی نے استت کی کہ ہی بھومنڈل کے کرتا اور ہے دیدون کے بکتا سب کا بھلا کیجیو اور آریہ باسیون کو پوپ جال سے نکال دیجیو اور مہان گنوان کر دیجیو اور جن خود مطلبون نے ہمارے دیوتون پر الزام جھوٹے لگائے ہین اونکو سوائے بھیک مانگنی کے کچھ مت دیجیو۔

نمبر۳- مہادیوجی نے التجا کی کہ ہے پرماتمان آپکی استت کو دیوگن نہین کرسکتے اور نہ تیری حقیقت کو ہم لوگ جان سکتے ہین نہ تیری بوجھ کو دریا جنگل پہاڑ زمین آسمان بایو انسان حیوان اوٹھا سکتے ہین اور نہ تیرے بھید کو پہونچ سکتے ہین تو نے اپنی انت ودیا سے دید ایسی سچی پستک ہمارے اور انسانون کے جاننے اور پڑھنے اور پڑھاونے کو رچے ہین آریہ باسی جو خود سری اور گمراہی مین مبتلا ہین اور تیری مورت قرار دیتے ہین انکو اس گمراہی سے نکال دے اور اپنی سچے وید ودیا کا گیان دے۔

نمبر۴- سورج نارائن نے بنتی کی کہ ہے سنسار کے پرکاش کرتا اور اگنے آدی مین تیج کے داتا آپکی کرپا سے وہ کام سدھ ہو سکتے ہین جنکی ہم آرزو رکھتے ہین گو ہم ناعاقبت اندیشی سے مایوس بھی ہو جاوین مگر تو اپنے دربار فیض آثار سے ناامید نہین کرتا ہے سو ہمکو اور تمام بھارت باسیونکو اپنی بھگتی کا گیان دیجیو اور ایشرج تا اور بل پراکرم سے پرپورن کیجیو اور ہم نردوش دیوتون کو جنھون نے دوش لگائے ہین اونکا موتھ کالا اور اپنے تیج سے جگت کے ہردے مین اوجیالا کر دیجیو۔

نمبر۵- شکتی نے عرض کی کہ ہے نرنکار جوتی سروپ جیسے پتی اپنی استری کو اور پتا اپنے پتر کو چاہتا ہے اور عمدہ سے عمدہ کھانا اور کپڑہ پہناتا ہے ویسے پیار سے بھارت باسی منشون کو اندھکار روپی اگیان سے نکال کر گیان اور ودیا کی سورج کے پرکاش سے لابھ کاری کر دے اور جن لوگون نے میرے کو اور میرے دیوتا ونکو بدنام کیا ہے اونکو ایک ایک دانے سے محتاج کر دے۔

نمبر ٦- گنیش جی نے بار مبار نمک گھسنی کر کے ساشٹانگ ڈنڈوت کی پھر کہا کہ ہی سرشکتیمان بھارت کے دروغ گویون نے میرا بڑا پیٹ بنایا ہے اور میرے ہاتھی کا مستک لگایا ہی سو تو کرپا کر کے میری اس بیماری کو دور کر دے اور جن جبل سازون نے مجکو اور تمام دیوتاون کو عیب لگائے ہین اونکو تبس مین جالندہر کا روگ پھیلا دے باقی بھارت باسیونکو اپنے رچے وید کی سکشا دے اور ایسی کرپا درشٹی رکہ کہ ہمارے اور آریون کے سب کام سدہہ ہو جائین اور کلنک جھوٹے جو متہیا پورانونکی تصنیف کرنیوالون نے لکھا ہے ہیم ہو جائین

نمبر ٧- مہاراجہ رامچندر نے ہاتہہ باندہہ کے پرارتھنا کی کہ ہے پرمیشر تو سرب بیاپک ہو اور جگت کا پرکاسک ہی مکتی داتا آنند کا ہیتو ہے گیان سروپ ہے تیجوان ہے بھارت باسی پلنش ماتر کو اگیان تل سے چھوڑا کے ادہک سو بھامان کر دے اور اونکے دکھ دالدر کو اونکے دشمنون کو دیدے اور نت تیرے ہی گنان یاد گادین اور لوٹیرون کو چلتار استہ بتلادین۔

نمبر ٨- سری کرشن بھگوان نے بندنا کی کہ دہن ہے ایشر پرماتما کی قدرت اور سراہنے جوگ ہی سرب شکتیمان کی مقدرت اوسکی لیلا اپار اوسکی مایا مثل دریا کے ناپید اکنار اوسکو مین بار مبار نمسکار کرتا ہون اور عرض کرتا ہون کہ بھارت مین جن جھوٹون نے اپنی بان کے لالچ اور جن لوٹیرون نے اپنے پیٹ بھرنے کیوجہہ سے جھوٹی پستک رچی ہون اونکو اور اونکی اولاد کو ان دہن کی تاڑنا دے اور بھیک مانگنے کا اونکو کام بتلا دے۔

نمبر ٩- باون جی نے پرارتھنا کی کہ ہے پرمیشر ہمارے بھارت بناسیون کو دہن دینا سنتان دینا عزت دینا اور اپنے چرنون کے دہیان کی محبت دینا تمام قسم کے پورانیون سے بچانا وید اور شاستر کے احکام کی تعمیل کا گیان دینا اور جنھون نے تیری پوجا چھوڑ کے انیک مت پھیلائی ہون اور انیک مورتون کو پوجا یا ہو اونکو جہنم کی کشتی پر سوار کرا کے ایک تختہ کشتی کا نکال دینا۔

نمبر ١٠- پرسرام جی بولے کہ ہے پربھو مایا کے جال کو جو آریون کے دلون پر پڑا ہے

اوٹھائے اور گیان درشٹی سے ست است نرنے کرنیکا تمیز دیدے تاکہ جیسے دنیا کے کھیلو مین موہت ہین تیرے چرنون مین دہیان لگاوین اور تیرا ہی گنان بادنشکپٹ ہوکی گاوین۔

نمبر ١١- برن دیوتا نے استت شروع کی کہ ہے پربہو جیسے پچھلے زمانہ مین رام کرشن باون پرسرام کو پیدا کرکے پرتہی کا بہار اوتارا تھا ایسے ہی دس بیس آدمی زمانہ موجودہ مین بہیجدے تاکہ بھارت بہومی کا بہار دفع ہو اور تیری بھگتی کا انکر سبکے جی مین اوتپن ہو۔

نمبر ١٢- اگن دیوتا بولے کہ ہے جگدیشر جیسے بدوان یاتانجل آدمی مہرشی اور جنک آدمی گرہست اور یدہشٹر آدمی راجا اور شنکر آدمی برہمچاری اور نارد آدمی سنیاسی پراوپکار کیواسطے آپنے پیدا کیئے تھے ویسے سو دو سو اس سمے مین اوتپن کرے تو وہ لوگ اپنی مہربانی سے بھارت باسیون کے دل کا اگیان دور کردین اور سبکو ایک طرف سے گیان وان بنادین۔

نمبر ١٣ برہسپت نے کہا کہ ہے جوتی سروپ سب آریہ باسیون کے ہردے کو کینہ بغض حسد دویش سے پاک کردے اور اتفاق کے بیج کو انکے من مین بودی تاکہ باہم شیر وشکر ہوکر ولیش اونتی کرین اور تیرے بنائے ویدپستک پڑہین۔

نمبر ١٤- بایو نے کہا کہ ہے پرماتما طوطا مینا آدمی جانور سکہانے سے تیرے کو یاد کیا کرتے ہین پہر بہولتے نہین اور بھارت کے آدمی تیرے بنائے ہوے وید پستک پڑہکر تیرے کو بہول رہے ہین اور منشون کو تیرا روپ مان رہے ہین سو انکو عقل دے علم دے گیان دے سرتی دے کہ تیرے کو نہ بہولین اور تیرے سواے دوسرے کو نہ پوجین۔

نمبر ١٥ اگنی نے کہا کہ ہے دیالو اوس انسان سے حیوان بہتر ہے جسکو عاقبت کی فکر نہین اور اوس بدوان سے وہ جاہل بہتر ہے جسکے ہردے مین دیا نہین اور مندر کے پوجاریون سے وہ بہتر ہے جو ناٹک کہادی اور گہرباریون سے وہ بدتر ہے

جو تیرے سوائے دوسرے کی پوجا بتادے اوس آنکھہ کا پھوٹ جانا بہتر ہی جو ست بدیا کو
نہ دیکھے اور اوس دل کا مرجھانا بہتر ہے جو کینہ اور کپٹ رکھے مین کیا کہون تو ہمارے
ہردے مین کی جانتا ہی بس دیا کر اور چھما کر۔

نمبر ۱۶- سریج نے کہا کہ ہے راجا دھیراج جن لوگون نے ہمارے مہرشی سری ویدبیاس جی
کے نام سے جھوٹے پستک بنائے ہون اونکو اور اونکے خاندان کو آریہ ورت سے نکال کر
لنکا مین آباد کردے تاکہ آئندہ چتر جگی مین جب رام جنم ہوگا سمجھ لیجاوینگے اور دیگر آریہ
باسیون کو بدہی کا پرکاش اور اپنے نام کا بھاش دے یہہ لوگ بہت دکھی ہین دینیون
پر دیا کرنا تیری عادت ہی اور کنگالون کو دھن مان کردینا تیری خلقت ہی۔

نمبر ۱۷ اپچھہ بولے کہ ہے جگت اوتپتی کرتا ایشر آپ انت سامرتھہ والے ہو اور ہماری سبکی
اُون کا پہ وچن بھی جانتے ہو ہم دھرم نشٹ ہوجانے کیوجہہ سے اس بپار پر آئے ہین اور
ہمنے نے سینے گیت گائے ہین اب تو کرپا درشٹی سے دیکھہ لو اور ہمارے کلنک کے بھرے پستکون
کو سمندر مین پھینک اور بھارت باسیون کو ست کا گیان دے اور راست پر چلانے والونکو
جہاز مین بٹھال کر مجدھار مین چھوڑ دے۔

نمبر ۱۸ اپچھہ بولے کہ ہم دریائی جانور ہین مگر تیرے ہین تو ہمارا ابا ہے ہمارے اور درویشن کی
فکر کرکے روزانہ پہونچاتا ہے بھارت باسیون سے کیا روس گیا ہے جو اس ذرد سا کو پہونچایا ہے
اب چھما کر اور دیا کر۔

نمبر ۱۹- بودہ مہاراج بولے کہ ہی بہومنڈل کے بنانے والے ہم ایک ہین اور تو سرب کے ہی
ہماری پرارتہنا ہے کہ جن بھارت کے آدمیون نے دیوتون کو بدنام کیا ہے اونکی بھی
دیس پردیس بدنامی ہوا کرے اور جن شخصون نے ہماری تیری صورت لکھی گڑھی ہو اونکو
ایک پیسہ تک نہ ملا کرے۔

نمبر ۲۰ بادرہ جی کہنے لگے کہ تو چیونٹی سے ہاتھی کا کام لے سکتا ہے اور بہکاری مفلس قلانچ کو

ایک ساعت مین کرڑو ڑتپی بنا سکتا ہی آگ کا کام پانی سے اور پانی کا آگ سے لے لینا تیرا ہی کام ہے اور بھو منڈل مین اتنک مت چلا دینا تیرا ہی انتظام ہے مگر مہاراج بھارت سی پوتر بھومی کو ادہوگتی مین ڈالدینا اچھا نہین اور بنے ہوے کو بگاڑ دینا مہاراجون کو زیبا نہین کرپا کر دیا کرو اور اپرادہ کو چھما کرو

جب نایب اور مصاحب اور ممبر پرارتھنا کر چکے کوئی صدا نہوئی تب سبھاپتی نے فرمایا کہ ہم سب مل کے ایک سُر مین بھجن گاوین تب تو کان مین آواز جاویگی اور ہماری پرارتھنا سنکر نداآویگی سب نے کہا جو حکم چنانچہ ۹۹- کرو ڑ دیوتہا نے جٹے اوستاہ سے ایک سُر مین بھجن گانا شروع کیا- نمبر ۲۱

پربھو جی بُری بہلی تو تیری

سب مل تو سے عرض کرت ہین پاوت دکھ گھنیرے
بھارت سی پوتر بھومی مین بہت بڑھے ہین لوٹیرے
ویدروپ ہوگئے جگت سون متھیا پوران نیے رے
گھر گھر پاکھنڈ اوپال پر صورت رچت چتیرے
مندرین تھر سنگسار کر پوجا کرت اندھیرے
کہان لو بید اکھون جگت کی تو جانت سب ہی کی
ویدکہت تو الکھ اگوچر نشکت مان سب ہے رے

ہم دیون کی چوک معاف کر دینیدیال دنیرے
شرت اسمرت کو او جانت ہین پوپکے جال بہیرے
منتر جنتر او بدہ مہاتم پستک سنے گھنیرے
تانبا آدی سرب دہات کی مورت گڈہت کسیرے
ایک تو وہ سب ال ہی ہین شنکھ من پور چے رے
دینا ناتھ دین کے بندہو ہم سب تیری چیرے
شیام سُندر تو دیا سندہ ہے اپتو دیکھہ سو نیرے

آکاش بانی

جب بھجن سماپت کر چکے آکاش بانی ہوئی کہ ہی دیوراج جب بھارت باسیون نے میری پوجا چھوڑ دی میں نے اونکی خبر لینا ترک کر دی اونکی خبر لینگی پتھر کی مورتین یا دیوار پر کی صورتین مجکو کیا غرض جو خلجان مین پڑ جان اور بیٹھے بٹھاے نالایقون کی باتین

میرے دیوتون کو کلنک ایسی پوتہیان رچنی سے نہین لگ سکتا اور ریس مین راگ گیت گانے سے کچہہ نہین بگڑ سکتا خیال تو کرو اور دہیان تو دہرو دہوکہا وہ دیتا ہے جو لوٹیرا ہوتا ہے جہوٹ وہ رچتا ہے جو لالچی ہوتا ہے دان وہ لیتا ہے جو کاہل ہوتا ہی ناچ وہ ناچتا ہے جو بے شرم ہوتا ہی بہیک وہ مانگتا ہی جو بیغیرت ہوتا ہی لیلا وہ کرتا ہی جو کاجی ہوتا ہے سو یہہ لوگ دہوکے باز لوٹیرے جہوٹے لالچی کاہل بے شرم بیغیرت ہوگئے ہین اسکے حق مین سفارش مت کرو اور رانکی اوتنی کا دہیان مت دہرو ابہی کیا ہوا ہے اس سے زیادہ یہہ لوگ دُکہہ پاوینگے اور بدیسی پردیسی آدمیونکی جوتیان اوٹہاوینگے کنوان وہ کہودتا ہے جو پیاسا ہوتا ہے تم جاؤ اور کہانا کہاؤ۔

سبہاپت نے ہات باندہکر اور سرجہکا کر عرض کیا کہ ہے دیا ساگر آپکو کرودہ کرنا نہین چاہیے اور اگر کرودہ نظر ہے تو شانت روپ ہو جانا چاہیے ہم سب آپکے بندی ہین اور جو تیرے کو نہین جانتے اونکے جنم کندے ہین ابتک جیسا کیا ویسا پایا اور جیسا دیا ویسا کمایا آیندہ جیسا کرینگے ویسا پاوینگے پہر آکاش بانی ہوئی کہ مین غصہ نہین کرتا ہون اعمال کے نتیجہ کا پہل دیتا ہون اگر مین غضب کرتا ایکدم سے سبکو نابود کر دیتا غصہ کرنیکی میری عادت نہین اور پوجا کرانیکی مجکو خواہش نہین نہین تو ابتک دانون سے محتاج ہو جاتے اور کہین نام و نشان کو انکے پتے نپاتے مفت کا مال کہا کر انکی آنکہون مین چربی چہاگئی ہے اور لڈو کچوری اوڑا کر موٹائی آگئی ہے میرے بنائے ویدپستک پر عمل نہین کرتے من مانے پوتہی پوران اپنے فائدہ کو رچتے ہین بس زیادہ ہکومت ستاو اور اپنے راجدہانی کو چلے جاؤ۔

پہر اندر مہاراج نے نک گسنی کرکے کہا کہ آپ ہمارے اور جگت کے پتا ہین باپ کا کام ہے کہ اگر پتر خراب راستہ پکڑے پتا اوسکو سمجہا دے کہ یہہ کام خراب ہے ہرگز مت کر تب بہی نہ مانے تو تاڑنا دے اور پہر بہی نہ مانے تو کیا اوسکو نکال دے اور نکال دینے

سے بھی باپ کو لجیا آتی ہے سو ہماری بِکی پرارتھنا پر خیال کرکے پورانون کے بنانے والون کو اور مُفت کا مال مارنے والون کو چھوڑکے باقی بھارت باسیونکے اگلے قصورات معاف کردے اور اِنکو راہ راست سچے دہرم وید پر لادے۔

اسوقت حکم ہوا کہ عرض مقبول ہے زیادہ بکنا فضول ہے سنیے جیسے پچھلے زمانہ تریتا و دواپر مین رامچندر کرشن چندر کو واسطے قتل ناعاقبت اندیشان کے بھیجا تھا اور رِشی شنکر اچارج کو واسطے سرکوبی بودہ مت والون کے روانہ کیا تھا فی الحال سری سوامی دیانند سرستی کو واسطے قلعی کہولنے پورانون کے اور کہنڈن کرنے مت متانترون کے اور ستہاپت کرنے ویدک دہرم کے روانہ کیا اونہون نے اپنی شیرین کلامی اور مہربانی سے جگت کا اندہکار اور پوپون کے ہردے کا بکار دور کردیا اور وید بہاشیہ رچ کر سنسکار بدہی اور پنچ مہا جگ کا پرچار دیدیا اور شہر بشہر پھر کر پوپون اور پاکہنڈیون سے شاستراَرتھ کرکے اور دندان شکن جواب اونکو دیکے براست کرلیا اور ثابت کردیا کہ ویدون مین مورتی پوجن نہین ہے یہہ چند مین شکل برائے اکل ہین پہر جابجا سماج قایم کرکے ویدک کالج ہر ایک پرانت مین بننے گا او پاسے رچدیا اسطرح مورتی کہنڈن اور دہرم کا منڈن کیا ہے عنقریب کوئی مہرشی لایق فایق بھیجا جاویگا کہ وہ باقی ماندہ اندہکار اور بکار کو دور کرکے مثل روز روشن صاف شفاف آئینہ کے مانند چاندنا کرکے سرگباشی مہرشی دیانند سرستی کے نام کو بہو منڈل پر ہر بشر کے دل مین نقش کردیگا تب تک مہرشی موصوف کی شش شیوگ ہر دم دہرم تولکا موہنہ پکڑ رہنگے حاضر رہین گے اور جابجا دیا کہیان دیگر سماج قایم کرینگے تب سو برس مین سمپورن سرشٹی پر دہرم استہاپت ہوگا اور ادہرم کا ناس ہوکر پوپ جال سے بھارت باسی رہائی پاوینگے اور لکہو کہا آدمی امریکہ انگلینڈ جرمن کے آریا کہلاوینگے کیونکہ جب تک پورانے آدمی دُنیا سے نابود نہو جاوینگے اور نئے علم وید حاصل نہ کرینگے تردد رہونا ناممکن ہے جیسے بارہ بجے رات کو سورج کا پرکاش ہونا

اسبنھت ہی اور آج تخم ریزی کرکے آج ہی غلہ کھلیان میں لانا ناممکن ہے ویسی ہی فتنا پوپ جال کا اوڑجانا ناممکن نہیں ہے گو مجھہ میں سب طاقت ہی آم سے املی پیدا کرسکتا ہوں رات میں دن نکال سکتا ہوں مگر میری عادت نہیں دیکھو کاتک میں تخم ریزی ہوتی ہے جیٹھہ میں غلہ پیدا ہوتا ہے درمیان میں نہیں نو مہینے گربھہ میں بچہ کی پرورش کرکے شکم سے باہر کرتا ہوں اور باہر ہونے سے پہلے بچہ کی ماتا کی پستانوں میں غذا کا بندوبست کردیتا ہوں سو آپ لوگ میری سہولیت کی کارروائی پر دھیان دہرین برسات میں جو کیٹ پتنگ آدمی اوپتن ہوتے ہین فوراً مرجاتے ہین اب جاو اور آنند بھوگ لگاو سبھاپتی نے عرض کیا کہ مانس بھکشن پر آریہ سماجوں مین بیرودہ پھیلا اس سے بنابنایا گھر بگڑ رہا ہے اب کیا امید ہے کہ ویدک دہرم کا پرچار ہو یا اس اہاری بام مارگیوں کے چیلے ہین ابھی مانس کو وید وکت کہتے ہین کل شراب کو کہین پرسوں زناکاری کو عمدہ تبلادین گے اسطرح تین کے تیرہ ہوجاوینگے پھر اکاش بانی ہوئی اس مین بھی میری حکمت ہی سام دام ڈنڈ بھید سب مجکو آتا ہے یہہ مسئلہ سوامی جی صاف کرچکے تھے جنکو علم نہین تھا وہ نس سند یہہ بھرم سے پاک ہوجاوینگے اور آخر کو سب ست پر آجاوین گے اوسوقت سبھاپتی نے اور سب دیوتاون نے پرنام کیا اور بل دیش کرکے کھانا کھایا منڈلی رخصت ہوئی اوم شانتی شانتی شانتی۔

نارد جی کا بیان

جب نارد جی اس کتھا کو بیان کرچکے اور دہرم کی اونتی ہونیکی حقیقت کہہ چکے فرمایا کہ صبر کرو اور شکر عنقریب زمانہ بہبودی آریاورت کا آنیوالا ہے اور نفاق کے درخت کی جڑ میں خشکی پیدا ہوچلی ہے جبتک یہہ درخت خشک ہوکر بجاے اسکے الفت کا درخت کہ جسکا تخم سوامی دیانند سرستی مہاراج نے بویا ہے سرسبز بلند نہوگا تبتک مجبوری ہے

سب ممبران مجلس نے عرض کیا کہ مہاراج آپ مرے جگ پرسے ہمارے سامنے آریاورت مین یہی حال رہا اور نفاق باہمی بنارہا تو ہماری بلاسے۔

نارد جی نے کہا سنو بہائی دُنیا کا ایسا ہی حال ہے کوئی درخت لگاتا ہی کوئی اون درختوں کے پھل کہاتا ہی کوئی مکان بناتا ہے کوئی اوسمین آرام پاتا ہے دیکھو تو سہی تماری آنکھوں کے سامنے ویدک کالج پاٹ شالہ اسٹری پاٹ شالہ ہزارون سماج سیکڑون او پیشک لاکھون آریہ نظر آوینگے اور انگلینڈ امریکہ جرمن لنکامین سماج قایم کرکے بدیسی بھائیون کو راہ راست پر لاوینگے تب سو برس مین ہومنڈل سے بالکل اندہکار ناش ہوجاویگا اگر تم نہوگے تمہاری روح خوش ہوگی کوئی جاپ اور پاٹ مت کرو نہ کسیکو دان اور صدقہ دو البتہ سماج مین چندہ اور کالج اور پاٹ شالون اور اناتہالون کیواسطے دان اور اتتھی کی سیوا اور لولے لنگڑے اپاہج کو روٹی کپڑہ دیا کرو اور نیز دوسرون سے دلانیکی کوشش کیا کرو اور سب ملکے اتفاق سے دہرم کا گرہن اور راست کا تیاگ اور جیو کی رکشا مین ساعی اور سرگرم رہو تو بس اب ہم جاتے ہین سب نے عرض کیا کہ بہوجن کرکے آپ کا جہان مزاج چاہی پدہارین۔

نارد جی نے کہا کہ اچھا اسوقت جو گہر مین بنا ہوا طیار ہووے لے آؤ اور ہمارے واسطے تکلف اور تکلیف مت اوٹھاؤ اور ہمیشہ یہہ ہی قاعدہ جاری رکھو تا کہ کسی مہمان کے کھلانیسے زیر باری معلوم نہ پڑے اور مہمان عمدہ کھانا زیادہ کھاکر بیمار نہ پڑے۔ چنانچہ جوار کی روٹی اور میتھی کا ساگ اور آم کا اچار اور کوتھمیر کی چٹنی پیش کیگئی مہاراج نے بڑے پریم سے بہوجن کیا اور اشیرباد دیکر پدہارے۔

تمت

یہہ کتاب مصنفہ شیام سُندر لال ولد منا لال قوم کایستھ سکسینہ شمس آباد ضلع فرخ آباد ناظر عدالت صدر امینی شہر اوجین یکم جنوری ۱۸۹۴ء کو مسودہ لکھنا شروع ہوکر ۱۰ فروری ۱۸۹۴ء کو صاف ہوگئی اب زندگی حال ناظر صاحب کا اور اوسمین ایشر کی دیا اور کرپا ہوئی ہے بطور یادگار تحریر کیاجاویگا۔

تاریخ مصنفہ مصنف

تصنیف نمود این نسخہ را	ترتیب نمود خوب این خطبہ را
چون فکر نمود سال تاریخ	بکشود دل چون غنچہ بستہ را

سمت ۱۹۵۵

ہی ایشر اُس سنسار ناپائدار مین صرف تمھارے ہی نام کا آدہار اور تمھاری ہی کرپا اور دیا سے سبکا بیڑہ پار ہوتا ہے آپ رائی سے پربت اور ذرہ سے آفتاب اور قطرہ سی دریا اور پرمانو سے برہمانڈ کرنیکی سامرتھ رکھتے ہو ہی شدّہ سروپ اجر امر جگدیش اوسے جوتی سروپ آپ روپ اور رنگ اور مورت اور صورت نہین رکھتے ہو مگر سرب شکتیمان ہو آپ اپنی کرپا درشٹ سے کام کرو وہ یہ موہ شترُون سے رکشا کرکے ارتھ دہرم کام موکش ایشر یونکا بہاگی کیجیے اور اودیا کو ہر کر بدّیا سے پرپورن اور سنساری دکہون سے نوارن کرکے بل پراکرام دیجیے اور جیسی کرپا مجہ ناچیز پر فرمائی ہے تمام منش ماتر پر فرمائے۔

اب مین اپنی سوانح عمری کی کیفیت اور اوسکے ضمیمہ مین ایشر کی دیالتا کی حقیقت آپ صاحبان کی خدمت مین عرض کرکے کہتا ہون کہ ہر فرد بشر کو ایشر سے سہاینا کی استدعا کرنا چاہیے اور اوسکی ذات والاصفات سے کبھی نا امید نہونا چاہیے تاکہ سُکہہ مین حیات کو بسر ادے اور کسیکا دست نگر نہ بنا دے مین سمجھتا ہون کہ سچ بولنے سے زیادہ کوئی ثواب نہین اور جہوٹ بولنے سے زیادہ کوئی عذاب نہین لہذا سچ سچ واقعات جو اسوقت یاد ہین قلمبند کرتا ہون۔

مجکو یوم التمیز سے تحقیقات ست اور اسٹ کرنیکا شوق رہا اور ہی چنانچہ میری طبیعت کو ست کا گرہن اور اَست کا تیاگ دائما محفوظ خاطر رہا ہے۔

بغض حسد کینہ سے طبیعت کو تنفر ہے ایام افلاس مین بہی حسد کسی پر نہین کیا حرص خود کی ہے قرض سے ہمیشہ خوف رہا جس سے بوقت ضرورت لیا اوسکی ادا کی فکر مقدم سمجھکر جلد ادا کیا یہہ سمجہا کہ ابتو ادا کردوگے مگر پربہو کی گہر جب قرض خواہ تقاضا کریگا کہان سے لاکر دوگے ایشر سنا، کاری ہی وہان بجز خجالت ندامت کچھہ جواب بن پڑیگا آخر عذاب دامنگیر ہوگا۔

چوری سے حذر کیا کسیکی چیز پر طبیعت نے خواہش نکی کہ چھپا کے دبا کے آنکھہ بچا کے
بکار خود لانا چاہیے معترض نے اعتراض کیا کہ رشوت لینا بھی داخل چوری ہے
سو کیا قلیل معاشی مین نہ لی ہوگی جواب دیا گیا کہ چھوٹے اہلکار کو کیا کوئی رشوت دیتا ہی
اور کیا کسی کا کام نکل سکتا ہے مین بحلف کہتا ہون کہ رشوت کے لیے مینے کبھی کسی کا دل
نہین دکھایا کیونکہ مین نے ابتدا مین ہی پڑھا تھا کہ ؎ دل بدست آور کہ حج اکبر است +
از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است۔ اور نیز جانتا تھا کہ مین جس کام کیواسطے مقرر ہون
اوسکو سرانجام کیا ہی کچھہ کسی پر احسان نہین کیا نہ اپنے فائدہ کیواسطے کسیکے نقصان
کا خواہان ہوا۔
تنخواہ سے زیادہ کبھی خرچ نہین رکھا بلکہ اوسمین بھی بچت کی ہے۔
ترکہ پدری کیواسطے اپنے برادران سے مثل کتے کے لڑا نہین طبیعت کو اسطرح سمجھایا کہ
اگر تقدیر مین نہین ہے جاتا رہے گا اور ہی ایشر اس سے زیادہ بہم پہونچاویگا لڑائی مین
لڈو نہین ملین گے بلکہ جوتیان ہم سن تمسخر کرین گے دشمن ہنسینگے دوست رنج کرین گے
گھر کا پیسہ عدالت مین جاویگا پیدا کرنیکا وقت مفت خراب اور برباد ہوگا۔
میرے مورثان کا وطن مالوفہ ملانوہ متعلقہ ملک اودہ تہا منشی نول کشور صاحب لال
رای زادے جد امجد میرے نے بمقام جلال آباد ضلع فرخ آباد اپنی خسرال مین سکونت
اختیار کی اونکے ایک لڑکا راج روپ جد میرے تھے وہ بمقام حیدر آباد دکن ملازم
تھے راج روپ صاحب کی سسرال شمس آباد ضلع فرخ آباد مین بخانہ دلسکھہ رائے
صاحب قانون گو تھی اور قانونگو صاحب دو بھائی حقیقی تھے بڑے دلسکھہ رائے
اور چھوٹے گھاسی رام قانون گو تھے ہر دو صاحبان کی اولاد بجز میری دادی صاحبہ
کی اور نتھی راج روپ کے ایک لڑکا منالال میرے والد پیدا ہوے زوجہ گھاسی رام
صاحب نے از عمر یک سالگی اپنے پاس رکھہ لیا اور پرورش فرزندانہ کرکے مالک

جائداد خود کا کیا قانونگو صاحب کے بیان دس بسوہ زمینداری موضع بجوری پرگنہ
شمس آباد جسمین قریب ۱۱ سالیانہ کے منافع اوسوقت تھا اور دعسکہ آراضی ضبط
معافی موضع اکبرپور دمودر جسمین للعہ منافع تھا اور دو قطعہ حویلی تعمیر پختہ اور
عہدہ قانونگوئی پرگنہ شمس آباد چنانچہ گھاسی رام صاحب نے اپنی حین حیات میرے والد
کو عہدہ قانونگوئی پر ممتاز کرادیا اور زمینداری پر قابض کرکے کھیوٹ مین نام درج کردیا میرے
والد کی دو شادی ہوئین اول بمقام پٹیالی بخانہ لالہ مولچند صاحب ال کودہسا اور
دوسری بمقام کنول لین پور بخانہ ہرلال صاحب ال کیچہ شر اول شادی سے ایک
ہمشیرہ اور لالہ منگولال اور دوسری شادی سے ایک ہمشیرہ اور لالہ پرمیشر داس اور
مین شیام سندر لال پیدا ہوا بڑی ہمشیرہ بمقام پٹیالی منسوب ہوئین اونکے ایک لڑکی
پیدا ہوئی وہ لڑکی بمقام اوگرپور بیاہی گئی اور منگولال صاحب بمقام فرخ آباد بیاہے گئے
انکے تین لڑکے پیدا ہوے امراو سنگہ کیدار سنگہ ہری سنگہ دوسری ہمشیر بمقام یکدل بیاہی
گئین اونکے ایک لڑکا کالیچرن پیدا ہوا اور پرمیشر داس بمقام بھونگام بیاہے گئے انکے
دو لڑکیان اور ایک لڑکا رامچرن لال اور میری شادی بمقام کمپل ہوئی میرے
ایک لڑکا کرپاشنکر اور چار لڑکیان پیدا ہوئین یہہ مختصر کیفیت میرے خاندان کی
ہے اب مفصل اپنی پیدایش کے حالات جو یاد ہین قلمبند کرتا ہون کیونکہ کاغذات
یہان موجود نہین ہین اور بہت سے معاملات حسابات دیہہ مین درج ہین۔
میری پیدایش کی تاریخ چیت بدی اشٹمی سمبت ۱۹۰۷ جسکو سیتلا اشٹمی کہتے ہین ہے میرے
والد لالہ منالال قانونگو نے بعمر [illegible] سال بمقام بندرابن در مندر لالہ بابو متی بہادون
سدی نومی سمبت ۱۹۳۰ اس دار ناپائدار سے رحلت فرمائی اسکی مفصل کیفیت اس طرح ہے
کہ اونکو اپنی موت کی تاریخ سے شاید خبر تھی چھ ماہ پیشتر عہدہ قانونگوئی بڑے بھائی صاحب
لالہ منگولال کے نام نامزد کرادیا اور زمینداری موضع بجوری ۶۰ سو من غلہ کی آمدنی

دو ہل کی کاشت تفویض لالہ پرمیشری داس کے کردی دینے لینے کا حساب صاف و پاک کرکے خانہ نشینی اختیار کی مین صغرسن تھا ساون سدی پونم سمت مذکور کو خود واسطے تیرتھ جاترا بجانب متھرا تشریف فرما ہوئے وقت روانگی میری والدہ صاحبہ سے فرمایا کہ آپ بھی درشن جاترا کو چلو مگر شیام سندر کو مت لے چلو والدہ نے میرا چھوڑنا قبول نکیا اور نہین گیئن مجکو بھی ہمراہ نہیں لیگئے روانگی ایک کٹوری معہ شیرینی و دعا خیر دے گئے اور اپنے دوست آشنا عزیز یگانہ سے ملاقی ہوکر راہی ہوئے اور یہہ کہکر گئے کہ زندگی کا بھروسہ نہین ہے اگر بچ گیا تو سترہ سال اور زندہ رہونگا جب متھرا اور بن جاترا سے واپس آکر بمقام بندرابن نزد لالہ دیبی پرشاد سکنہ شمس آباد اال دو ندیا کہ وہ مندر مین ملازم تھے قیام کیا صبح کو بعد حوائج ضروری اشنان کرکے پوجا مین مصروف ہوئے اوسوقت خیال ہوا کہ سب جاترا ہوگئی مگر سپھل کرنا باقی ہے اوسیوقت لوک من برہمن کو بسواری اسپ بطلب چوبے جی بھیجا چنانچہ چوبے جی قریب بارہ بجے آئے انکو اشنان کراکے بھوجن کرایا اور سپھل کا سنکلپ پڑھوایا چوبے جی پارچہ وظروف وغیرہ لیکر رخصت ہوئے مندر سے پرشاد منگا کے بھوجن کیا اور اپنے ہمراہیون کو کھلایا بعضون نے بسبب برت کے کہ رادھا نومی تھی کھانے سے انکار کیا اونسے کہدیا کہ آج کھانے سے جو انکار کریگا اوسکو کل نصیب ہوگا جب بھوجن سے فارغ ہوگئے پھر پوجا کا سامان منگوایا اور پوجا کرنے لگے اسی ضمن مین دیبی پرشاد کو بولایا اور کہا ماموں صاحب میرا اب وقت قریب ہے تم میری داہ کریا کر دینا اور ہمارے آدمیون کے پاس خرچ بھی نہین ہے دس روپیہ انکو دیدینا ہمارے لڑکا کا بھیجدینگے قریب چار بجے پوجا پر بیٹھے روح نے قالب سے پرواز کیا لالہ دیبی پرشاد نے داہ کرکے یہہ حال مجھسے لوک من برہمن دہونتا خدمتگار نے کہا تھا اور نیز لالہ دیبی پرشاد نے بھی فرمایا تھا اوسوقت میری عمر ہفت سال کی نہین ہوئی تھی مین یتیم اور بیکس ہو گیا اوس زمانہ کی حقیقت تکلیف کی اول تو یاد کم ہے اور جو

یاد ہے مو بمو تحریر مین لانے سے سود نہین۔

بڑے بھائی صاحب کے احسانات کا شکریہ وہ اگر ہر موے من گردد زبانے ادا نہین ہو سکتا کیا معنی کہ اونھون نے برادرانہ نہین بلکہ پدرانہ شفقت فرما کے پڑھایا الیشر اس جلد وے مین اونکو دایما سرگ باس رکھے اور اونکی اولاد کو دہن دولت ثروت نصیب کرے یعنے واسطے تعلیم میرے اور نیز لالہ امراؤ سنگہ پسر خود کے کہ مجھسے دس ماہ بڑے تھے اوستاد ملازم رکھکے علم فارسی درس کرایا لالہ پرمیشر یدا اس نے کوئی سلوک میرے ساتھ نہین کیا طبیعت اونکی بجانب عیاشی مایل ہوئی اِدہر جوانی کا جوش دین دنیا فراموش شمس آباد کی آمد و رفت ترک کر کے سکونت موضع بجوری اختیار کی طوایفان کی صحبت مین دن عید رات شب برات نہ خدا کا ڈر نہ عزیز یگانہ سے خطر آخر بڑے بھائی صاحب نے بوجہ بدچلنی اونکے سامان خانہ داری اپنے قبضہ مین کر کے اونکو علیحدہ کر دیا اور مجبور بسر پرستی مجھلے صاحب کے چھوڑا اگر خوے بد در طبیعت کہ نشست کچھ سود نہوا ماہ جیٹھ سمبت ۱۹ میری شادی بڑے بھائی صاحب نے بخانہ لاٹمن لال صاحب سکنہ کمپل ال دلیلہ کر دی گویا پڑھا بھی دیا اور شادی بھی کر دی اس عرصہ مین مجھلے صاحب نے جو سرمایہ داد ستد غلہ و منافع آمدنی اونکے قبضہ و دخل مین تھا سب برباد کر دیا بلکہ قرضہ لینے کی نوبت آئی مین مجھلے صاحب کے گھر روٹی کھاتا تھا پارچہ بڑے صاحب بنا دیتے تھے مجھلے صاحب نے صرف ایک انگرکھا مندراجی چھینٹ کا مجکو اس زندگی مین بنایا ہے جبکہ میرے حصہ زمینداری کے منافع کھاتے تھے سنہ ۱۸۹۴ء مین تحصیل علم بوجہ چلے جانے مولوی صاحب کے مسدود ہو گئی قایم گنج مین بخدمت اخوی منگو لال صاحب حاضر رہکر کار عدالت سیکھنے لگا جب کسیقدر لیاقت ہو گئی ہر چہار قانونگویان تحصیل نے چار روپیہ ماہوار مقرر کر کے کام توزیع نویسی میرے تفویض کیا یہہ گویا اول سلسلہ میرے روزگار کا ہوا ماہ پھاگن سمبت ۱۹۱۲ مین سکلا وہ ہوا اب زیادہ فکر

دامنگیر ہوئی نامساعدت بخت سے سمت ۱۹۱۵ مین غدر ہوگیا مین گہر چلا آیا بھائی صاحب جبراً
وقہراً حاضر تحصیل رہے نوابی عملداری کا دور دورہ چمکا بھائی صاحب پرمیشر پداس بجوری
سے بھاگ کر شمس آباد تشریف لاے زمینداری پر قبضہ برہمنان بجوری نے کرلیا خیر
بعد انقضاے سیزدہ ۱۳ ماہ پھر تسلط عملداری قیصر ہند کا ہوا میرے گہر مین صاحبان انگریز
نے آگ لگادی بڑے بھائی کے رہنے کا مکان جنابہ معظمہ بڑی نانی صاحبہ زوجہ
گھاسی رام نے التجا کر کے بچا لیا اس بنا پر کہ یہہ مکان قانون گو کا نہین ہے یہہ بھی
بھائی صاحب روپوش ہو کر سرگردان پھرے امراو سنگہ بجاے بھائی صاحب قانونگو مقرر
ہوے لالہ پرمیشر پداس بجوری تشریف لیگئے اس ضمن مین لالہ پرمیشر پداس نے یہہ
عنایت اور کی کہ تونگا و مالا طلائی میری عورت کی مجھسے منگا کر پچاس ۵۰ روپیہ مین رہن
کردی کتا ناایندم فک رہن نہ کرائی نو دس ماہ مین قصور بغاوت بھائی صاحب کا معاف ہوا
اور وہ پھر اپنی جگہہ پر معمور ہوے رہین پھر قایم گنج گیا روٹی بھائی صاحب کے رسوئی خانہ مین کہاتا
تھا دو چار آنہ عرائض نویسی سے پیدا کر کے اپنی والدہ کے صرفہ کو پہونچاتا تہا اس
ضمن مین پیر علی جاگیر دار ضبط معافی ما ۱۹ بسوہ بیگہہ موضع بجوری نے آراضی جاگیر خود
کو بیع کیا لالہ میگو لال صاحب نے لمار مین بیعنامہ ۲۳ مارچ سنہ ۱۸۵۹ع کو تحریر کرایا مجہپر
برادر نوازی یہہ فرمائی کہ ایک ربع بنام میرے اور نصف بنام امراو سنگہ اور ایک
ربع بنام بیچم سنگہ برہمن بیعنامہ لکہایا اور میرے ذمگی کا روپیہ بہولاناتھ ساہوکار ساکنہ
قایم گنج سے بہ تحریر تمسک بحساب سو فیصدی ایک روپیہ چار آنہ دلا دیا حالانکہ اوسوقت
مین مفلس قلانچ تہا اور علاوہ ازین آراضی باغ لاڈم پور کا بیعنامہ ۱۲۰۰ للعہ مین
اور مکان برباوالہ کا بیعنامہ ۱۵۰ مین اور مکان گیروالہ کا معہ مین بیعنامجات تحریر
کراے اور سب مین ثلث حصہ پر مجکو حصہ دلایا تاریخ ان بیعنامجات کی مجکو یاد نہین ہین
کیونکہ اصل بیعنامجات نزد اخویصاحب تھے۔ بماہ کنوار سمبت ۱۹۱۶ مطابق اکتوبر سنہ ۱۸۵۹ع

بمقام ایٹہ چلا گیا ایشر کی کرپا سے ۱۷- نومبر ۱۸۵۹ع کو موضع دتولی پرگنہ علی گنج پٹواری
کو مل گیا چونکہ اس کام مین اوسوقت کالیت نہ تھی بدقت پیمایش ختم کی ۵ اجرت کے
ملے مین بعد ضلع اوناؤ کو چلا گیا ۵- نومبر ۱۸۶۰ع کو بزمرہ امینان مقرر ہوا قریب ۸۰ ہزار
بیگہہ اراضی پیمایش کی ۲۱- ستمبر ۱۸۶۱ع تک یہان نوکری کی اجرت جو قریب ایکسو روپیہ
باقی تھے لالہ رام غلام منصرم سکنہ شمس آباد کو ملنے کی درخواست دے آیا مگر اونہون
نے براہ خوش نیتی جبہ ندیا کانپور آیا اور بسفارش منشی کنہیا لال صاحب نائب سررشتہ دار
کلکٹری معلم تعلیم پٹواریان مقرر ہو گیا ۱۷ جون ۱۸۶۲ع تک نوکری کی بحصول رخصت
گھر پر آیا گھر کی کیفیت دیکھکر نہایت افسوس ہوا آخر شاملات لالہ پرمیشریداس صاحب پسند
نہ ہوئی اندرین ایام پورن مل زمیندار موضع بجوری نے اپنی حقیت فروخت کی ۵ بسوہ
زمینداری کا بیعنامہ بقیمت اف ۱۰ بتاریخ ۷- جنوری ۱۸۶۳ع اس تفصیل سے
کہ ۲ بسوہ بنام امراؤ سنگھ و ۲ بسوہ بنام شیام سندر لال و ایک بسوہ بنام پرمیشریداس
تحریر کرایا چونکہ پرمیشریداس پر سات سو روپیہ قرض تھا مبلغ اف ۱۲ کا رہن نامہ منیرخان
کو ہمرہ برادران نے بحساب سود فیصدی ۱۲ لکھدیا اور للمادے ۵ قرض اپنے اپنے
ذمہ کرلیا اور منافع بجوری سے مین نے اور بڑے صاحب نے سود اوتار دیا پرمیشریداس
کو منیرخان سے ٹھیکہ لکھا دیا پورن مل کو اف ۱۰ منیرخان سے دلادیا اور سات سو روپیہ
پرمیشریداس کا قرضہ پاک کردیا اسی ایام مین پرمیشریداس کی شرکت سے علحدگی اختیار
کی برتن رسوئی کے بازار سے خرید کرکے کھانا پکوایا اور انتظام خانہ داری کر کے
خود عزم سفر بتلاش معاش کیا اول کانپور پہونچا اتفاق وقت سے لالہ سالگرام کہ
یکے ازمحبان من اند ملاقی ہوئے اونکی رفاقت مین گوالیار پہونچا کوئی سلسلہ ناخن
بندی نہوا آخر بھوپال پہونچا ایک ہفتہ قیام کرکے حیدرآباد دکن کو روانہ ہوا اس
سفر مین جو جو تکلیف پہونچی اوسکے لکھنے مین کوئی نتیجہ نہین شروع پھاگن سمبت ۱۹۱۹

حیدرآباد دکن پہونچکر تیسرے روز ملازم ہوگیا اور سالگرام کا بھی سلسلہ روزگار کا
لگ گیا بیساکھ مین گھر سے خط بمادہ تولد برخوردار کرپاشنکر پہونچا مبلغ ۵۰ر کی ہنڈوی بھیجی
گئی آب وہواے دکن سے طبیعت کسلمند رہنے لگی غذا نہایت کم ہوگئی بھائی صاحب
کی تحریر پہونچی کہ دریافت ہوا ہے کہ آپ دوسری شادی کرتے ہو جواب دیا گیا کہ ایک
شادی کی بدولت اسقدر مسافت طے کرنا پڑی اب اگر دوسری شادی کرون سمندر
پار جانا پڑے گا چونکہ ہمچنین وجوہات کے باعث بماہ اسادہ حیدرآباد سے روانہ
ہوا اور بسواری ریلوے بمبئی داخل ہوا خرچ نے جواب دیا ایسی جگہہ سواے ایشور
پرماتما کہ جہان یار نہ آشنا عزیز نہ یگانہ کون سہایتا کرسکتا ہے اوس سرب بیاپی گھٹ گھٹ
واسی کی دیالتا اور پربھوتا پر اپنے جوگ ہی غور کرنا چاہیے کہ اوس دین کے دیال
نے میری تکلیف رفع کرنے کے لیے دو بقال بھیجدیے کچھ مال طلائی قیمتی اماسوت
سے شراکت مین پیدا کرکے لائے تھے باہم تقسیم مین نزاع پیدا ہوئی ایک شخص پولیس مین واسطے
دادخواہی کے گیا دوسرے شخص نے انیس روپیہ سکہ کلدار محمولہ لنبی مجکو
جبراً دیے حالانکہ مین نہین لیتا تھا خوشامداً میرے حوالہ کیے اسیوقت وہ چلا گیا
پھر نہ معلوم اونکا کیا ماجرا طے ہوا اون روپیون سے ایک پستک رامائن بقیمت پانچ روپیہ
خرید کی زان بعد سالک رام سے سب حال ملنے میلغان کا کہکر للو عہ ۵۰ر اونکو دیدیے
دوسرے روز بسواری ریل روانہ ہوکر ناسک پہونچا اور وہان سے پاپیادہ
تریمبکیشر گیا تین شب قیام کرکے پنچ بٹی کو واپس آیا پھر جل گانون تک بسواری ریل اور جل گانون
سے پاپیادہ برہانپور ہوتا ہوا اونکار یشر آیا اور اونکار یشر سے اندور ہوتا ہوا ۱۲ ستمبر ۱۸۶۳ء کو اوجین
داخل ہوا ۱۴ ستمبر ۱۸۶۳ء کو عیوضی روزنامچہ نویس بر صوبات مالوہ بمشاہرہ عہ ۵۰ر
ماہوار مقرر ہوگیا اور ایک خط متضمن آمد خود بخدمت نانا صاحب منشی طوطارام صاحب
سررشتہ دار ضلع امجھرہ ساکن شمس آباد روانہ کیا جناب معزالیہ نے شفقت مربیانہ

فرما کے دس عـہ روپیہ نقد بصحبت چپراسی بھیجے اور بلوانے کو تحریر کیا جواب دیا گیا کہ بالفعل متابعت
سے مجبوری ہے غرضکہ بعد اختتام ایام عیوضی کاتک سدی دوج سمبت ۱۹۲۰ کو بمقام
انجھرہ پہونچا جناب موصوف الوصف نے ۱۷ - نومبر ۱۸۶۳ء کو بمشاہرہ پندرہ عـہ روپیہ ماہوار
ملازم کرا دیا اب چین سے بسر ہونی لگی روٹی نانا صاحب کے رسوئی خانہ مین کھاتا تھا
تنخواہ پس انداز کرتا تھا پندرہ مہینے مین سو روپیہ سالک رام کو دیے اور سو روپیہ جناب
منگو لال صاحب کو بنا بر مکلاوہ صبیہ پرمیشر پداس عنایت کیے شادی اپنی لڑکی کی
منگو لال صاحب نے اپنا روپیہ لگا کر کے کی تھی ظروف و پارچہ میرے بیاہ کا دیا تھا اور
ماعـہ بھولا ناتھ سکینہ سکنہ قایم گنج کا ادا کیا بماہ چیت سمبت ۱۹۲۲ ۷ مارچ ۱۸۶۶ء
بحصول رخصت یکماہ مکان پر گیا اور اپنے متعلقان کو لیکر بماہ جیٹھ کام پر واپس آیا
اسی مقام پر دو صاحب زادیان ایک اوتتی بائی ثانی شیو کانچی بائی پیدا ہوئین اور
صحبت غفرانی طبیعت اسجگہ نہایت خوش رہی تین سو روپیہ منیر خان کو ادا کیا
اور اسیقدر کا زیور بنوایا اندر روٹی کپڑہ آرام سے کھایا سمبت ۱۹۲۴ مین بسبب اسکے
کہ چرخ کج رفتار یکسان گذرنے نہین دیتا ہے منشی طوطا رام صاحب کے زمانہ نے
ناموافقت کی وہ فرار ہو کر بجانب متھرا چلے گئے بحصول رخصت دو ماہ ۲۲ - اکتوبر ۱۸۶۹ء
کو اپنے اور منشی صاحب کے متعلقان کو لیکر وطن پہونچا بڑے بھائی صاحب سے حساب
زمینداری کے منافع کا مانگا اونھون نے تین چار سال کے منافع سے حصہ نہ دیا
یہہ کہا کہ تم ہمارے حصہ کی تحصیل کر لو کچھ روپیہ پرمیشر پداس صاحب کے ذمہ بتلایا
آخر خاموشی اختیار کی گئی اور لڑائی مین کچھ فائدہ نہ دیکھا صبر اور شکر کیا گیا چونکہ بندوبست
ضلع فرخ آباد در پیش تھا آسامیان بجوری پر نالش اضافہ لگان کر کے اضافہ کرا
اور پرمیشر پداس آمدنی حصہ میرے کی خورد برد کر جاتے تھے نالش کرایا اونے بٹوا
دائر کر کے آخر پنچایت سے بٹوارہ کرایا مکان جسمین قدامت سے میرے

بود باش تھی سماء روپیہ لگا کر بالاخانہ و رسوئی خانہ پختہ بنوایا منیر خان کا قرضہ رکھنا مناسب
نجانکر لما، سماۃ ہرسکھی زوجہ بانکے بہاری لال سے قرض لیکر منیر خان کو بیباق کیا
اسکے بعد مین پوری چلا گیا ۳۰- نومبر ۱۸۶۸ء سے ۳۰- مئی ۱۸۶۹ء تک عہ ماہوار کی
نوکری کی اسی ایام مین پرمیشر یداس کا فرمان بطلب میرے بتقریب شادی رامچرن لال
پہونچا رخصت لیکر بالا بالا غریک شادی بمقام کمپل ہوا للعہ کی امداد شادی رامچرن لعل
مین کی گئی کہ حساب جمع خرچ بجوری مین درج ہے ۱۵- اگست ۱۸۷۳ء کو بھونی سپت
ضلع دہلی گیا اور عہ ماہوار کا نبدوبست مین نوکر ہو گیا ۱۵- جون ۱۸۷۴ء تک نوکری کی
اسکے بعد گھر پر آیا شادی صبیۂ پرمیشر یداس در پیش تھی للعہ کی امداد کی گئی اور رامچرن لال کو
اٹھارہ روپیہ اپنے پاس سے صرف کرکے الہ آباد سے لایا حالانکہ وعدہ ادائی اس روپیہ
کا کیا مگر جبہ نہ دیا- خیر خانہ نشینی مین ایک مقدمہ خاندانی شمس آباد بشراکت چھ صاحبان
اس شرط سے لیا کہ بشرط فتحیابی دولت جیبہ ہم لینگے اور یکمشت تمکو دینگے اور اس
مقدمہ مین عہ روپیہ میرا صرف ہوا اور الہ آباد تک گیا ایشر نے فتح کیا کچھ حصہ زمینداری
ہاتھ آئی جسمین پانچ روپیہ سالانہ منافع ملتا ہے اندرین ضمن شادی کرپاشنکر بمقام بریلی قرار
پائی ایکہزار دو سو روپیہ صرف ہوا ساون مین سوہگی روانہ کی بھادون بدی پروا سمبت ۱۹۳۲
کو شیو کا ہنجی بائی بعارضہ ہیضہ فوت ہوئی ہمچنین اخراجات کے سبب تہیدست ہو گیا
آمدنی بجوری سے سود دیکر بقیہ روزانہ خرچ خانگی مین آتا تھا اول تو اصل کی ادائی کی فکر دوم
شادی صبیہ کا تردد ہر دم لاحق تھا دیوانہ وار بجانب لشکر گوالیار روانہ ہوا-
ایشر کی کرپا سے ۱۶- نومبر ۱۸۷۵ء کو بشاہرہ بیس روپیہ ماہوار بنابر پیمائش آبادی لشکر مقرر
ہو گیا اور ... ستمبر ۱۸۷۷ء سمبت ۱۹۳۴ تک اس کام کو کیا اسی نوکری کی بچت سے شادی
... ... سمبت ۱۹۳۵ اسکے ... حاصل ہوئی ... خرچ ہوا جمع خرچ علیحدہ موجود ہے
بعد اختتام پیمائش آبادی ۱۴- ستمبر ۱۸۷۷ء کو منشی پربھو لال صاحب نائب دیوان نے بشاہرہ

پندرہ روپیہ ماہوار نوکر کر دیا اور ۱۷- نومبر ۱۸۶۷ع کو بیس روپیہ ماہوار کرکے نائب ناظر سررشتہ
فوجداری حضور دربار کیا شروع سمبت ۱۹۲۵ متعلقان کو لشکر بولا لیگیا تنخواہ سے گذراوقات
خانہ داری کرتا تھا اور منافع زمینداری موضع بجوری قرض خواہان کو دیتا تھا اسی سال مین
والدہ ماجدہ نے اِس جہان فانی سے ماہ بیساکھ رحلت فرمائی اونکا کریا کرم وجو تھا پٹا کا قرضہ
سینے کیا برسی کا صرفہ اخوی منگولال صاحب نے انجام کو پہونچایا سمبت ۱۹۲۶ مین کرپاشنکر نے شوق
خواندگی علم انگریزی کیا چنانچہ بورڈنگ ہوس فرخ آباد مین بھیجا گیا پانچروپیہ ماہوار اونکے صرفہ
کو تنخواہ اپنی سے دیتا رہا باقی صرفہ آمدنی دیہہ سے معرفت اخوی صاحب کہ وہ تحصیل کنندہ
میرے حصہ کے تھے دلایا گیا چھ سال تک اونکی خواندگی رہی سمبت ۱۹۳۰ مین قرضہ سے پاک ہو گیا
شکر سرمہاراج کا بجالایا چونکہ کتاب مہابہارت کے دیکھنے کا شوق ایک عرصہ سے تھا
چند پربہہ بزبان فارسی دستیاب ہوئے اُنکو نقل کیا اسکے بعد کتاب ہندی بہاشا مہابہارت
جسکو کاشی ترلیس نے چھپایا ہے دستیاب ہوئی مقابلہ جو کیا گیا تو معلوم ہوا کہ مترجم
نے صرف قصص رقم فرمائے ہین اندرز و پند وجملہ ہاے درمیانی کو قلم انداز کیا ہی کتاب
مرقومہ سے دل پھیکا ہو گیا اب عزم کیا کہ کتاب ہندی سے ترجمہ کرکے کتاب فارسی
مرتب کرنا چاہیے قلم کو جولان اور سیاہی کو روان کیا چنانچہ بمقابلہ فارسی وہندی لکہنا
شروع کیا تو جو فقرہ وجملہ کتاب فارسی کا خبط اور بے ربط دیکھا اوسکی جگہہ دوسرا فقرہ
چسپان کیا اور جو مضمون زیادہ ہندی مین پایا وہ بزبان فارسی قلم برداشتہ فوراً پیوند
کر دیا الغرض نصف سے زیادہ عبارت کا ترجمہ کرنا پڑا اور سبھا پربہہ کتاب سنسکرت سے
وراج درپن وابد درپن کتاب ہندی سے تمام وکمال چھ سال کی محنت مین اختتام کو
بمقام اوجین پہونچا ۱۵- اکتوبر ۱۸۷۳ع کو کرپاشنکر نے دوسو چوسٹھ روپیہ دیکر آگرہ مین
مکان لالہ کنور بہادر سے خرید کیا اوسمین مادہ ۔ لشکر سے دیا گیا اور مابقی غلہ فروخت
کرکے ادا کیا گیا اِسکے بعد کرپاشنکر مڈل پاس ہو گیا اور بوجہہ علالت طبع میرے پاس

چلا آیا خواندگی مسدود کردی۔
۴۔ فروری ۱۸۸۶ء کو اونتی بائی نے کہ جنکی شادی و مکلاوہ سے سبکدوش ہو گیا تھا انتقال کیا
یہہ صدمہ اونکی والدہ کے دل پر زیادہ گذرا کہ بیمار ہو گئین ۲۰۔ جون ۱۸۸۶ء کو مہاراجہ عالیجاہ جیاجی راو
سیندیہ صاحب بہادر نے کیلاش باس فرمایا انتظام ریاست رو بہ تغیر لایا منشی متھرا پرشاد
صاحب اسسٹنٹ سر صوبات مالوہ مقرر ہوئے اوسوقت مین نے نائب نظارت سے استعفا
داخل کیا اور ہمراہی جناب معز الیہ بتاریخ یکم جنوری ۱۸۸۷ء بمقام اوجین پہونچا ۱۱ جنوری ۱۸۸۷ء
کو منشی صاحب نے بعہدہ محرر پیشی بر صوبات مالوہ پیشگاہ سر صوبہ صاحب سے مقرر کرا دیا شکریہ
ایشر پرماتما کا بجا لایا اپریل ۱۸۸۷ء مین انتظام جوڈیشل ہوا ۶۔ جون ۱۸۸۷ء کو جناب والا
سری نواس راو چیف جسٹس رونق افروز اوجین ہوئے اور انتظام جوڈیشل فرمایا منشی متھرا پرشاد
صاحب نے مجکو ناظر عدالت صدر امینی دیوانی شہر اوجین مقرر کرایا کرپا شنکر اپنی والدہ کو لیکر شکر سے
شمس آباد چلا گیا اور بوجہ قلت مکان تعمیر مکان خرید کردہ خود کی شروع کی دو سال مین تعمیر اختتام
کو پہونچی قریب دو ہزار روپیہ صرف کیا ۲۶۔ مارچ ۱۸۸۹ء سمبت ۱۹۴۵ کو والدہ کرپا شنکر نے اس
دار ناپائدار سے مفارقت کی سخت رنج میری طبیعت کو گذرا کہ اوسکا بیان کرنا اسعے د
نہین دے سکتا ہی اول انتظام خانہ داری کہ جو ہمیشہ سے اونکے اہتمام مین تھا درہم و برہم
ہو گیا تین صاحب زادیان ایک شیو بائی دوسری بینی بائی تیسری نارائنی بائی شادی
کو چھوڑین جو سامان کہ بنا بر شادی شیو بائی اونھون نے فراہم کیا تھا اونکی غمی مین خرچ ہوا
اسکے بعد باتفاق وقت مسماۃ جانکی بائی قوم برہمنی سے رابطہ محبت پیدا ہو گیا اونسے کہا گیا کہ
روٹی کھاو اور گھر کی چوکیداری کرو وہ نقل ہوئی کہ نہ ہو کون اور نہ تو کون تھورا اونھون
نے غنیمت سمجھا پھر مکان پر جاکر نارائنی بائی کو ہمراہ لایا اور شیو بائی دیبی کو نزد دولہن
کرپا شنکر جی چھوڑ آیا یہان نارائنی کو تعلیم ہندی بابو مالا سنگھ منشی دلائی گئی کہ اسکو لیاقت
لکھنے پڑھنے کی ہو گئی مارچ ۱۸۹۰ء مین بایام ہولی حالت سرور مین خیال گذرا کہ بہتر ہے اس حسب

نے ثلث حصہ مکان مسکونہ و آراضی ضبط معافی اکبرپور دموددرباغ لاڑم پور اوس ایام مین
کہ جب مین اجمیرہ مین تھا بعیوض للعہ صاحب اخولصاحب منگولال صاحب بیع کردیے و ۲ لعہ
زمینداری بجوری منگولال صاحب کو ا بسوہ ۱۵ بسوانسی منیرخان کو و ا بسوہ ۱۵ بسوانسی پنچم سنگہ برہمن کو
بیع کی منگولال صاحب کے پاس گئی اوسکا رنج نہین ہوا ان غیرون کے گھر گئی اوسکا صدمہ
بجہ سے دل پر گذرا کہ موروثی بقبضہ دیگران پہونچی اوسیوقت کرپاشنکر کو ایک رقعہ دو ورق خط
تحریر کیا کہ پیارے اگر پدر نتواند پسر تمام کند این خیالے را آرزوے خواہد ماند اس جائداد
کی واپسی کی فکر کرو اور سبیل روپیہ کی اسطرح کرو کہ ایک ہزار روپیہ کا زیور والدہ سشان
بیکار رکہا ہے فروخت کردو اور ماہ عہ ۵ نورچشمی ہارے کا جو اونکی والدہ نے وقت
وفات دان دیا ہے سے لو اور رہاء آمدنی سال حال لیکر باقی کیواسطے اینجانب کو تحریر کرو تجویز کیجائیگی
چنانچہ اونھون نے ا بسوہ ۱۵ بسوانسی کا بعینامہ تاریخ ۲۴ ستمبر ۱۹۱۸ء کو میراجی بیگم زوجہ منیرخان سے
بعیوض للعہ للعہ تحریر کرایا اور ۲۰ جنوری ۱۹۱۹ء اف مالک پنچم سنگہ کو دیکر ا بسوہ ۱۵ بسوانسی
۳ کچوانسی ۶ نوانسی زمینداری بجوری و ۹ بسوہ ضبط معافی بجوری کا بعینامہ لکھایا ایشر کا قرضہ
ادا کیا گیا کہ توبڑا اسامر تھہ وان ہے بماہ اساوہ سمبت ۱۹۷۸ شادی شیوبائی سے و بماہ اساوہ سمبت ۱۹۷۹
شادی بنی بائی سے فراغ حاصل ہوا ہر دو لڑکیون کو تین تین سو روپیہ نقد باقی سامان دیاگیا
قریب دو ہزار کے کل صرفہ ان دونون شادیون مین ہوا اب صرف نارائنی بائی کی شادی
کی فکر باقی ہے سو ایشر سے استدعا کرتا ہون کہ اس کام کو بھی میری حیات مین جیسا کہ اور
اونکی بہنون کو دیا گیا کرادی مین ناچیز ایشر پرماتما دیا ساگر کرپالو کا دہن باد دیتا ہون۔
کہ تریوکی ناتھ نے میری اچھا کو کہ جو من مین کلپت ہوی پورن کیا۔
مین جہان نوکری کو گیا ہفتہ عشرہ سے زیادہ امیدواری نہین کرنی پڑی کہ نوکر ہوگیا۔
نمبر ۲۔ بایام ملازمت ضلع اونام پرارتہنا کی کہ ایک اولاد لایق دینا اوسی نے ایک اولاد
عنایت فرمائے

نمبر ۳- سررشتہ فوجداری حضور دربار کی ملازمت مین بارہا پرارتھنا کرتا رہا کہ عدالت دیوانی کی نظارت پرماتما کردی سو جوتی سروپ نے میری خواہش کے مطابق اس عہدہ نظارت صدر امینی شہر اوجین پر سرفراز کیا ہے۔

نمبر ۴- جب سے منگو لال صاحب کے پاس حقیت لالہ پرمیشر یداس بیع ہوئی حرص ہوئی کہ ہی پرماتما مجکو بھی اِنکے برابر صاحب ثروت کردے چنانچہ دیا ساگر نے اونکے برابر صاحب جائداد منقولہ و غیر منقولہ کا کردیا۔

مین کون کون سی بات کی تشریح کرون جو جو کلپنا ہوتی گئین سب نرانکار جوتی سروپ نے اختتام کو پہونچائین صرف اب خواہش کرنے شادی نارائنی بائی باقی ہے سو ہی جگدیشر اسکو بھی پوری کردے اوم شانتی شانتی شانتی۔ دوسرے وقت چھوڑنے قالب کے سیکا قرضہ مجھپر نہ رہ جاے تیسرے جیسے آج تک سری مہاراج سے دہیان رہا دن بدن ادہک شوق بڑھے فقط شیام سندر لال ناظر عدالت صدر امینی اوجین۔

وصیت نامہ شیام سُندر لال ناظر عدالت صدر ہنی اوجین

چونکہ زندگی کا کچھ بھروسہ نہین۔ بھروسہ کیا ہی دم آیا نہ آیا اور عمر بھی ۔۔۔ سال ہو چکی ہے جہت چند امور لخت جگر کرپاشنکر کو وصیتاً تحریر کرتا ہون کہ وہ بروقت چھوڑنے قالب انجانب کے عمل مین لاوین۔

نمبر ا۔ اگر کرپاشنکر وقت چھوڑنے قالب حاضر ہون تو کسی پنڈت آریہ سماج کو بولا کر واہ کریا کرادین۔

نمبر ۲۔ مین سمجھتا ہون کہ وقت چھوڑنے اس قالب کے میرے اعمال ہمراہ میرے جاوینگے ایکادشا دوادشہ کا سامان نہین سو میرے واسطے صرفہ ناجائز کہ نہ میرے کام آویگا نہ اوسکا کچھ فائدہ مجکو ملیگا نکرین اور خود زیربار نہ ہون ہان برادری کی رسم ادا کرنیکو مانع نہین ہوتا ہون

نمبر ۳۔ نارائنی کی شادی مین اوسیقدر صرفہ کرین جیسا کہ اور بہنون کی شادی مین کیا ہے اور پابندی قواعد کانفرنس مقدم سمجھین۔

نمبر ۴۔ جو شخص اپنا قرضہ میرے ذمہ بتلاوے اوسکو معہ سود ادا کرین اگر بروقت روپیہ نہو تو اطمینان بہ تحریر رقعہ وغیرہ کردین تاکہ قرض خواہ کو مایوسی نہو جاوے اور میرے حق مین بددعا نکرے

نمبر ۵۔ مینے اپنے بھائیون سے ترکہ پدری بجز حصہ زمینداری جائداد منقولہ سے مٹی کا برتن تک نہین پایا اور منجھلے صاحب نے بہت کڑھایا اور ستایا تم اپنے بھائیون سے کبھی تکرار نکرنا بلکہ روپیہ سے غم کھانا خدمت سے راضی رکھنا۔

نمبر ۶۔ میرے عقائد پورانون کی عبارت سے بالعکس ہین تمکو نصیحت نہین کرتا ہون ہان یہ کہتا ہون کہ ہر کام دنیوی مین کفایت کو ملحوظ خاطر رکھنا تنخواہ سے زیادہ صرف مت رکھنا زمینداری کی آمدنی کو اپنی مت سمجھنا جو کوئی تقریب شادی وغیرہ پیش آوے آمدنی یکسالہ زمینداری سے اوس کام کو کرلینا۔

نمبر ۷۔ زمینداری پر قرضہ مت لینا کیونکہ تمہاری پیدا کردہ نہین ہے یہہ سمجھنا کہ مین صرف

اسکا محافظ ہون موروثی چلی آتی ہے اسکے بڑھانے مین اپکی آمدنی سے کوشش کروگے تو یادگار عمدہ ہوگا جیساکہ مینے کیا۔

نمبر ۸۔ خیرات کے در کو بند مت کرنا مگر حیثیت سے زیادہ خیرات مت کرنا مستحقونکا حق غیر مستحق کو نہ دینا۔

نمبر ۹۔ تعلیم بابو رام ناراین مین کوشش بلیغ کرنا اور علم سنسکرت اور انگریزی پڑھانا ویدک کالج لاہور مین یا کایستھ پاٹ شالہ الہ آباد مین تعلیم کو بھیجدینا اور تعلیم کا صرفہ زمینداری سے کرنا۔

نمبر ۱۰ شادی بابو رام نارائن بعد مدت ۲۰ سال کے بپابندی قواعد کانفرنس کرنا۔

تحریر تاریخ ۱۰۔ فروری سنہ ۹۴ء

العبد

شیام سندر لال ناظر عدالت صدر منصفی ایٹہ جلیسر



انڈین ریفارمر

ہمی خواہان قوم و ملک - آپ کئی رنگ کے اخبارات ملاحظہ فرما چکے مگر سچ فرمائیگا کہ پوری دلچسپی مین کمی رہی یا نہین اس کمی کو پورا کرنے کیواسطے انڈین ریفارمر یکم جنوری ۱۸۹۹ء سے شائع ہوتا ہی اسکا اردو لٹریچر وہ نہین ہے جسکو دیکھکر لوگ منھ پر رومال رکھ لین اسکے ہر فقرہ مین موتی پروئے ہوتے ہین اب تک تمام اخبارات مین اس ضروری امر کی کمی کسی سے دور نہوئی لیکن انڈین ریفارمر نے اسکو بھی دور کیا اسکی زبان اسکے مضامین اسکے نظم و نثر خیالات مہذبانہ ظرافت کے پیرایہ مین جادو کا کام کرتے ہین ممکن نہین کہ ہر قسم کے سبجکٹ کی چار سطرین پڑھنے والا پڑھے اور اخبار کو تہ کرکے ردی خانہ مین ڈال دے اسکی آزادی وہ آزادی نہین ہی جسکو اپنے منھ سے آزادی آزادی پکارتے ہین بلکہ وہ آزادی ہے جسے دنیا آزادی کے پیارے نام سے پکارتی ہی کھرا کھوٹا پرکھنے مین یہ ایک ایماندار جوہری کی بے لوث نظر کا کام کر رہا ہی خوشامد کے الفاظ اسکے لغات سے محکوک ہین ہر انگریزی مہینہ کی پہلی و سولھوین تاریخ کو شائع ہوتا ہی قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک عوام سے دو روپیہ اور امرا سے چار روپیہ مقرر ہے ہمکو دیکھنا ہی کہ اس آزاد اور سیف زبان پرچہ کی قدردانی کیواسطے بھی خواہان قوم اور ملک کی کہانتک توجہ مبذول ہوتی ہی درخواست خریداری مشتہر کے نام آنی چاہیے۔

المشتہر

رام نراین چترورما سابق انسپکٹر کایستھ صدر سبھا ہند

ممبر کایستھ پراونشل سبھا اودھ و صدر سبھا ہند

مالک مطبع آرین ورما و برادران پریس و اخبار انڈین ریفارمر مولوی گنج لکھنؤ

ایجنسی

ہمارے کارخانہ کے متعلق ایک ایجنسی بھی ہے جس سے ہر قسم کی اشیاء ساخت لکھنؤ نہایت کفایت کے ساتھ نقد قیمت پر یا بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتے ہیں

کلاہ سادی و بیلری و چوگوشیہ و پنجگوشیہ ادہی اور شربتی کی

نہایت عمدہ سلائی کی۔ ۸ر سے ۱ر تک

کلاہ چکن ہر قسم مُری و گیتی و پنڈہ ۲۵ر سے ۶ر تک

کلاہ کامدانی ہر وضع کی۔ ۱۲ر سے للعہ تک

کلاہ کمخواب شال مخمل و سوزنی و کلابتونی و ریشم و غیرہ کے

کام کی نہایت نفیس۔ ۱۲ر سے ۶ر تک

کلاہ زردوزی سار لیٹ و گرنٹ وادہی وغیرہ پر طلہ ستارے

کا کام ڈولچی نما و کشتی نما و سار پسند۔ ۲ر سے ۵ر تک

تھان شربتی و ادہی و چکن ریشمی و سوتی بیل دار بوٹے دار

ساخت لکھنؤ ہر قسم کے عمدہ عمدہ۔ ۱۲ر سے ۵ر تک

عبا و انگرکھا چکن بیلدار و حاشیہ دار عمدہ ۸ر سے ۵ر تک

پائجامہ و کرتہ و چکن سنگین و نفیس کپڑے پر ۲ر سے ۶ر تک

رومال و دوپٹہ چکن ہر قسم کے سوتی و ریشمی ۲ر سے ۵ر تک

ساری چکن بیلدار بوٹے دار عمدہ ۸ر سے ۶ر تک

فیتہ ریشمی و سوتی ہر رنگ کا ۳ر گز سے ۶ر گز تک

فیتہ نقرئی و طلائی چوڑا اور پتلا فی تولہ ۱۲ر سے ۱ر تک

گوٹہ و پٹی پتلی اور چوڑی نقرئی فی تولہ ۱۲ر سے ۱ر تک

ایضاً طلائی ہر قسم کا سادہ و اتو دار فی تولہ ۱۲ر

بانکڑی طلائی نہایت خوشنما فی تولہ ۱۲ر

بنت سنہری و روپہلی و گنگا جمنی فی گز ۱ر سے ۶ر تک

فرد رضائی حاشیہ دار جن میں زری یا بیل بوٹے چھاپے جائیں

و بار کین و بین سلکھہ پر ۱۲ر سے ۶ر تک

فرد لحاف و پلنگپوش ہر قسم کے ۱۲ر سے للعہ تک

توشک ساخت لکھنؤ۔ ۱۲ر سے ۱ر تک

دری خرد و کلاں ساخت لکھنؤ ۶ر سے ۵ر

چٹنی ڈلی دو رخی و یکرخی فی سیر ۲ر سے ۶ر تک

تمباکو کشیدنی فی روپیہ ۴ تار و ۳ تار و ۲ تار۔

تمباکو کی گولیاں خوشبودار پان میں کھانے کی اور قوام

۱۲ر تولہ سے ۸ر تولہ تک اور جنوب تمباکو کھانے کی تولہ

عطر موتیا کیوڑہ جوہی چنبیلی گلاب حنا و سہاگ و شمامہ ۱۲ر تولہ

۲۔ حسب فرمایش ہر زبان و ہر قسم کی کتابوں کی چھپائی کھائی جاتی

ہیں اور ہر قسم کے بیل بوٹے لوح وغیرہ تیار کرائے جاتے ہیں

۳۔ ہر زبان کی کتابیں اور ہر قسم کی ادویات و ہر قسم

کا سامان ساخت لکھنؤ فی روپیہ ار کمیشن پر روانہ ہوتا ہے

۴۔ جو اصحاب اپنی کتابیں کارخانہ ہذا کے ذریعہ سے فروخت

کرنا چاہیں وہ بذریعہ خط و کتابت طے ہو سکتے ہیں

۵۔ کارخانہ ہذا میں ہر زبان کی کتابیں و نقشہ جات چھاپے

ہیں نرخ خط و کتابت سے دریافت ہو سکتا ہے

منیجر آریہ درپن و برادران پریس و اخبار انڈین ریفارمر مولوی گنج لکھنؤ۔

نام کتاب	قیمت
ضونکا جواب	
...ہی - فی جلد	۱/
...ت پیامبر - روشن حاصل	
...اچھا اتالیق ہے - فی جلد	۱/
...ماسکر ہندی -	
...نا دو ہے چوپایون	
فی جلد -	۲/
...اسہ ہانے - منشی	
...پال صاحب جنرل سکرٹیری	
...سبھا کے کتاب کا جواب ہے	
...اقلیدس سے بحث کیگئی ہے	
...ت فی جلد	۴/
...شنہ دلچسپ - انتخاب	
...ب مڈل کلاس کی شرح ہے	
...ون ہاتھ فروخت ہو رہی ہے	
...جلد	۴/
...لیش - گویا دوسری	
قیمت فیجلد	۱۲/

نام کتاب	قیمت
حیرز سلیمانی -	۱۱/
مرقع تعلیمی مبتدیوں کے	
واسطے عجائب خانہ معلومات ہے	
ہر لفظ ہندی کے ساتھ الفاظ	
عربی و فارسی اور اوسی کی	
تصویر بھی قوت حافظہ کے لیے	
طلسم کا کام کرتی ہے - فیجلد	۱۸/
ہیملن کے توتنی باز کا	۱۰/
انگریزی قصہ قابل دید	
یہ ولایت انگلستان کا ایک	
ہر دلعزیز اور مشہور قصہ ہے	
بیانگنگ کہ بذریعہ منیر ریڈر مینز	
امروجہ مدارس سرشتہ تعلیم ممالک	
شمال و مغرب و اودھ ہندوستان	
مین بھی اسکی شہرت بڑھ رہی ہے	
اس قصہ کو اردو مین شاعرانہ	
مذاق کے ساتھ سحر بیانی سے	
ایک قافیہ مین تازہ رونق دیگئی ہے فیجلد	۱۸/

نام کتاب	قیمت
آرایش خلوت نثر و نظم	
عورت و مرد کے تعلقات و باہمی	
الفت و اوصاف کے ذکر	
مین جادو بیانی صرف کی گئی ہے	
نظم اور مطالب قابل دید ہین	
آخر مین باہمی برتاو کے حسب	
حال ہاویان مذہب اہل ہنود	
او اسلام کے نصیحت خیز اقوال	
درج ہین قیمت فی جلد -	۳/
گنجینہ جاجات - عملیات و	
نجوم مین ہے قیمت فی جلد	۲ہر
اعجاز سلیمانی یہ بھی علم نجوم مین ہے	۲ہر
تعویذ سلیمانی - نام سے ہی سمجھئے	۱۲/
تعبیر نامہ خواب -	۲ہر
نقش سلیمانی -	۱۲/
اندرجال کلان -	۱۲ہر
طلسم فرنگ -	۱۲ہر
سلک گوہر -	۱۸/

...ل ڈاک اسی مین شامل ہے -



شبیہ منشی شیام سندر لال صاحب مصنف کتاب ہذا

اشتہار

چونکہ مصنف کتاب ہذا نے حق تالیف و تصنیف اس رسالہ کا مطبع آر۔ این ورما و برادران پریس لکھنؤ کو عطا کر دیا ہے اسلیے مشتہر کیا جاتا ہے کہ کوئی صاحب بدون اجازت تحریری مالک مطبع کے قصد طبع نفرماوین۔ برجلال منیجر مطبع





